مقام و سیرت خلفاء الراشدین امیر المومنین علیؓ کی نظر میں

امیر المومنین سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، اللہ نے رسول اللہ کو بھیجا جنہوں نے لوگوں کو گمراہی سے دور کیا
ہلاکت سے بچایا اور منتشر ہونے کے بعد جمع کیا پھر اللہ نے ان کو اٹھا لیا رسول اللہ کے ذمہ جو کچھ تھا آپ نے اسکو
ادا کر دیا پھر ابو بکرؓ و عمرؓ خلیفہ بنے دونوں عالی سیرت والے تھے دونوں نے اس امت سے انصاف کیا

خطبة علي في رسل معاوية

أما بعد فإنّ الله بعث النبي صلى الله عليه وسلم فأنقذ به من الضلالة ، ونَعَش به من الهَلَكة[1] ، وجمع به بعدَ الفُرقة ، ثمّ قبضه الله إليه وقد أدّى ما عليه ، ثم استخلف الناس[2] أبا بكر ، ثم استخلف أبو بكر عمر ، وأحسنا السيرة ، وعَدَلا في الأمة ، وقد وجدْنا عليهما أنْ تَوَلَّيَا الأمرَ دوننا ونحن آلُ الرسول وأحقُّ بالأمر ، فغفرنا ذلك لهما ، ثم وَلِيَ أمرَ الناس عثمان فعمل

أما بعد فإنّ الله بعث النبي صلى الله عليه وسلم فأنقذ به من الضلالة ، ونَعَش به من الهَلَكة[1] ، وجمع به بعدَ الفُرقة ، ثمّ قبضه الله إليه وقد أدّى ما عليه ، ثم استخلف الناس[2] أبا بكر ، ثم استخلف أبو بكر عمر ، وأحسنا السيرة ، وعَدَلا في الأمة ، وقد وجدْنا عليهما أنْ تَوَلَّيَا الأمرَ دوننا ونحن

... معتزلٌ ... لا نرضى ... إلا ... الله له ... وحزبٌ ... دخلا في الإسلام كارهين مُكرَهين ؛ فعجبنا لكم[4] ولإجلابكم معه ، وانقيادكم له ، وتدعون أهلَ بيتِ نبيّكم صلى الله عليه وآله وسلم ، الذين لا ينبغي لكم شقاقُهم ولا خِلافُهم ، ولا أن تعدِلوا بهم أحداً من الناس . إني أدعوكم إلى كتاب الله عز وجل وسُنّةِ نبيّكم صلى الله عليه وسلم ، وإماتة الباطل ، وإحياء معالم الدين . أقولُ قولي هذا وأستغفر الله لنا ولكلّ مؤمنٍ ومؤمنةٍ ، ومسلم ومسلمة .

كلام شرحبيل ومعن بن يزيد

فقال له شرحبيل ومعن بن يزيد : أتشهد أنّ عثمان قتل مظلوماً ؟ فقال

---

(١) في الأصل : « وأنعش » صوابه في ح . ولا يقال أنعشه فهو من كلام العامة . نعشه : تداركه . وفي الطبري : « وانتاش به من الهلكة » . والانتياش : الاستدراك والاستنقاذ .

(٢) ح (١ : ٣٤٥) : « فاستخلف الناس » .

(٣) ح فقط : « قد بايعا » .

(٤) ح : « فيا عجبا لكم » . الطبري : « فلا غرو إلا خلافكم معه » .

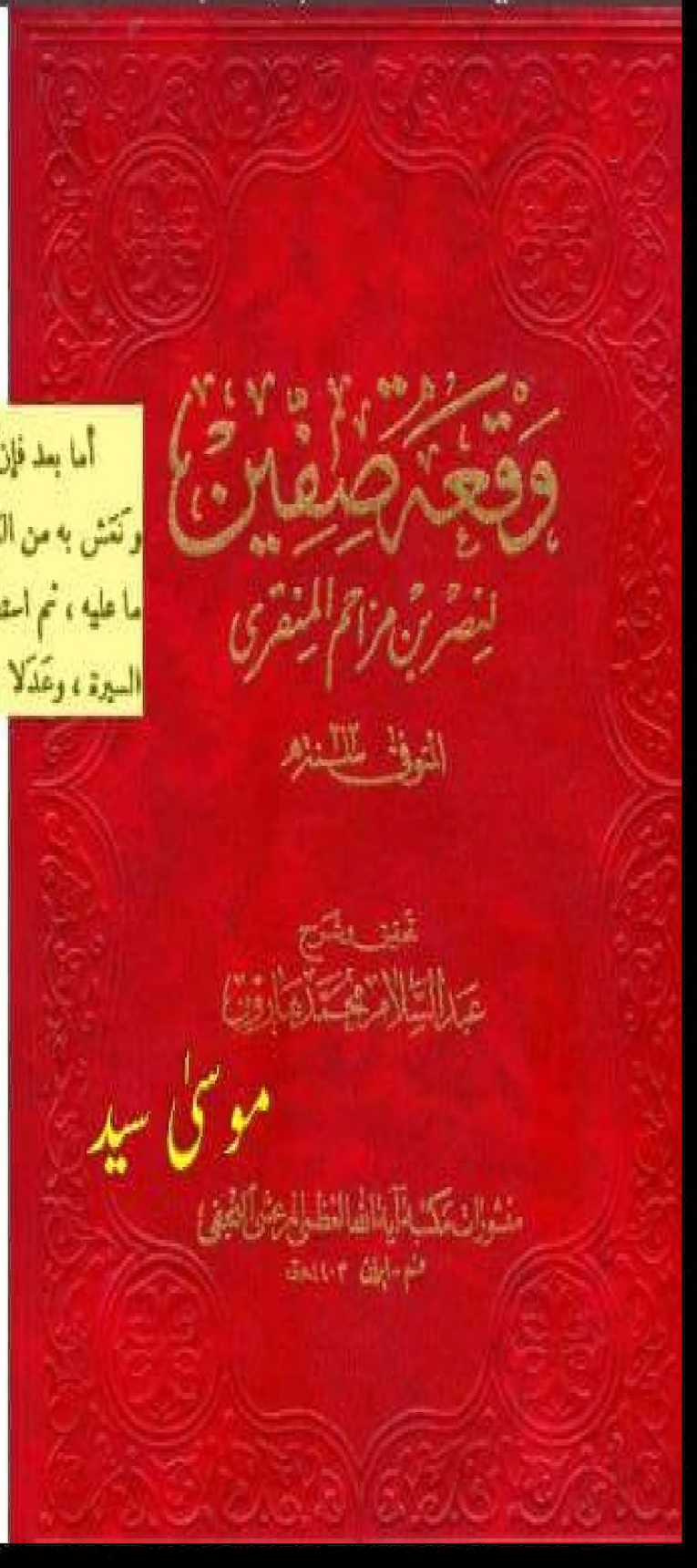

نبی آخر الزماں محمدؐ نے آپنی زبان مبارک سے فرمایا مجھے ملک شام ملک فارس اور ملک یمن کی چابیاں عطا کی گئی ہیں تاریخ گواہ ہے یہ تینوں ریاستیں سیدنا عمرؓ کے دور خلافت میں فتح ہوئی

(حوالہ شیعہ کتاب خصال مصنف شیخ صدوق)

sabeenuskns@gmail.com www.ziaraat.com

(۱۸۳) جس شخص کو تین چیزیں مل گئیں گویا اسے تمام چیزیں مل گئیں: رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے صحیح سلامتی اور امن میں کی کہ اس کی روزی خوراک بھی اس کے پاس ہو وہ ایسا ہے گویا اس کو تمام دنیا مل گئی ہو۔ اے فرزند تم تیرے نے کوئی ہے کہ تو میر ہو کر کھائے۔ جس چیز کا چھپانا ضروری ہے اس کو چھپائے اگر اپنے لئے گھر بنائے تو بہت اچھا ہے اگر سواری کے لئے گھوڑا بنائے تو بہت اچھا ہے اور اگر پانی پیالہ ہے تو اس میں حساب ہوگا یا عذاب ہوگا

(اگر مال حلال ہے تو حساب اگر حرام ہے تو عذاب ہوگا۔)

(۱۸۴) رسول اللہؐ نے خصلتی ضمن ثلاث مرتبہ کمال عادی اور ثلاث مرتبہ اللہ اکبر کہا: رسول اللہؐ نے خلق کھودنے کا حکم دیا۔ ایک بہت بڑا اور سخت پتھر خلق میں برآمد ہوا۔ کوئی کدال اس پر اثر نہیں کر رہی تھی۔ رسول اللہ کو حضرت جبرئیل نے اس کو دیکھا اپنے کپڑے کو چڑھا کر کدال کو پکڑا اور بسم اللہ کہہ کر کدال ماری پتھر کا تیسرا حصہ ٹوٹ گیا۔ آپؐ نے فرمایا اللہ اکبر اطلاق شام کی کنجیاں میرے حوالے کر دی گئی ہیں۔ خدا میں سرخ محلات دیکھ رہا ہوں۔ دوسری مرتبہ زور سے کدال ماری اور بسم اللہ کہا۔ تیسرا حصہ ٹوٹ گیا۔ اللہ اکبر کہا اور کہا مجھے فارس کی چابیاں دے دی گئی ہیں۔ میں مدائن کے سفید محل دیکھ رہا ہوں۔ تیسری مرتبہ پھر کدال ماری باقی پتھر بھی ٹوٹ گیا اللہ اکبر کہا کہ مجھے یمن کی کنجیاں دی گئی ہیں۔ میں یہاں سے کھڑے ہو کر صنعا کے دروازے دیکھ رہا ہوں۔

(۱۸۵) تین کلام پروردگار عالم کو زیادہ پسند ہیں: عبداللہ ابن مسعود نے کہا کہ میں نے رسول اللہؐ سے دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ کو کون کون سے کلام زیادہ پسند ہیں۔ (آپؐ نے) فرمایا وقت کے اندر نماز پڑھنا دوسرے والدین کے ساتھ نیکی کرنا تیسرے اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ اس مجھ سے کہا اگر میں زیادہ پوچھتا تو زیادہ بتاتے۔

(۱۸۶) تین چیزیں اس امت پر خوفناک ترین ہیں: رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میں اپنی امت سے تین چیزوں میں ڈرتا ہوں۔ ایک عالم کی

(۱۸۴) رسول اللہؐ نے خصلتی ضمن ثلاث مرتبہ کمال عادی اور ثلاث مرتبہ اللہ اکبر کہا: رسول اللہؐ نے خلق کھودنے کا حکم دیا۔ ایک بہت بڑا اور سخت پتھر خلق میں برآمد ہوا۔ کوئی کدال اس پر اثر نہیں کر رہی تھی۔ رسول اللہ کو حضرت جبرئیل نے اس کو دیکھا اپنے کپڑے کو چڑھا کر کدال کو پکڑا اور بسم اللہ کہہ کر کدال ماری پتھر کا تیسرا حصہ ٹوٹ گیا۔ آپؐ نے فرمایا اللہ اکبر اطلاق شام کی کنجیاں میرے حوالے کر دی گئی ہیں۔ خدا میں سرخ محلات دیکھ رہا ہوں۔ دوسری مرتبہ زور سے کدال ماری اور بسم اللہ کہا۔ تیسرا حصہ ٹوٹ گیا۔ اللہ اکبر کہا اور کہا مجھے فارس کی چابیاں دے دی گئی ہیں۔ میں مدائن کے سفید محل دیکھ رہا ہوں۔ تیسری مرتبہ پھر کدال ماری باقی پتھر بھی ٹوٹ گیا اللہ اکبر کہا کہ مجھے یمن کی کنجیاں دی گئی ہیں۔ میں یہاں سے کھڑے ہو کر صنعا کے دروازے دیکھ رہا ہوں۔

(شرح نعمت مال پر منحصر کا مطلب یہ ہے کہ اس چیز کو خرچ نہ کرو جو خدا کو پسند ہے۔ اور اس مال کے حقوق واجب ادا کر چکے گئے ہوں۔)

(۱۸۹) آنحضرت کو دنیا کی تین چیزیں پسند تھیں: نبیؐ نے فرمایا کہ میرے لئے دنیا میں عورتیں خوشبو اور میری آنکھوں کی

sabeenuskns@gmail.com www.ziaraat.com

زندگی گزارنے کے آداب
ائمہ علیہم السلام کے ارشادات کی روشنی میں

5

خصال

موسیٰ سید

شیخ الصدوقؒ

AL-KISA PUBLISHERS

Rao Sector 6 B/3 North Karachi Ph: 36...

03333989401 03333989401

سیدنا علی رضی اللہ عنہ خلفاء راشدین کی سنت پر قائم رہے

جب سیدنا علی رضہ برسر اقتدار آے تو اس قرآن کو چھپانے اور اس کے اظہار پر قادر نا ہوے کیونکہ
سکی وجہ سے انکے سابقہ "خلفاء" کی برائی اور عیب کا اظہار ہوتا ہے ایسے ہی وہ حج اور عورتوں کے متعے ک
جاری کرنے قاضی شریح کو منصب قضاء اور معاویہ کو گورنری سے معزول کرنے پر قادر نا ہوے

إنّ عثمان قد كان من كتّاب الوحي لمصلحة رآها ﷺ وهي أن لا يكذبوه في أمر القرآن بأن يقولوا إنّه مفترى أو إنّه لم ينزل به الروح الأمين، كما قاله أسلافهم، بل قالوه هم أيضاً، وكذلك جعل معاوية من الكتّاب[1] قبل موته بستّة أشهر لمثل هذه المصلحة أيضاً، وعثمان وأضرابه ما كانوا يحضرون إلّا في المسجد مع جماعة الناس؛ فما يكتبون إلّا ما نزل به جبرائيل عليه السلام بين الملأ.

أمّا الذي كان يأتي به داخل بيته ﷺ فلم يكن يكتبه إلّا غير المؤمنين عليه السلام لأنّ له المحرميّة دخولاً وخروجاً فكان يتفرّد بكتابة مثل هذا وهذا القرآن الموجود الآن في أيدي الناس هو خطّ عثمان؛ وسمّوه الإمام وأحرقوا ما سواه أو أخفوه؛ وبعثوا به زمن تخلّفه إلى الأقطار والأمصار. ومن ثمّ ترى قواعد خطّه تخالف قواعد العربيّة مثل كتابة الألف بعد واو المفرد وعدمها بعد واو الجمع وغير ذلك؛ وسمّوه رسم الخطّ القرآني ولم يعلموا أنّه من عدم اطّلاع عثمان على قواعد العربيّة والخطّ.

وقد أرسل عمر بن الخطّاب زمن تخلّفه إلى عليّ عليه السلام بأن يبعث له القرآن الأصليّ الذي هو ألّفه وكان عليه السلام يعلم أنّه طلبه لأجل أن يحرقه كقرآن ابن مسعود؛ أو يخفيه عنده حتّى يقول الناس أنّ القرآن هو هذا الكتاب الذي كتبه عثمان لا غير فلم يبعث به إليه وهو الآن موجود عند مولانا المهديّ عليه السلام مع الكتب السماويّة ومواريث الأنبياء، ولمّا جلس أمير المؤمنين عليه السلام على سرير الخلافة لم يتمكّن من إظهار ذلك القرآن وإخفاء هذا لما فيه من إظهار الشنعة على من سبقه كما لم يقدر على النهي عن صلاة الضحى؛ وكما لم يقدر على إجراء المتعتين متعة الحجّ ومتعة النساء، حتّى قال عليه السلام لولا ما سبقني بنو الخطّاب ما زنى إلّا شفا يعني إلّا جماعة قليلة لإباحة المتعة، وكما لم يقدر على عزل شريح عن القضاء ومعاوية عن الإمارة.

ومواريث الأنبياء، ولمّا جلس أمير المؤمنين عليه السلام على سرير الخلافة لم يتمكّن من إظهار ذلك القرآن وإخفاء هذا لما فيه من إظهار الشنعة على من سبقه كما لم يقدر على النهي عن صلاة الضحى؛ وكما لم يقدر على إجراء المتعتين متعة الحجّ ومتعة النساء، حتّى قال عليه السلام لولا ما سبقني بنو الخطّاب ما زنى إلّا شفا يعني إلّا جماعة

(١) لم يكن معاوية من كتاب الوحي كما هو محقق في محله.

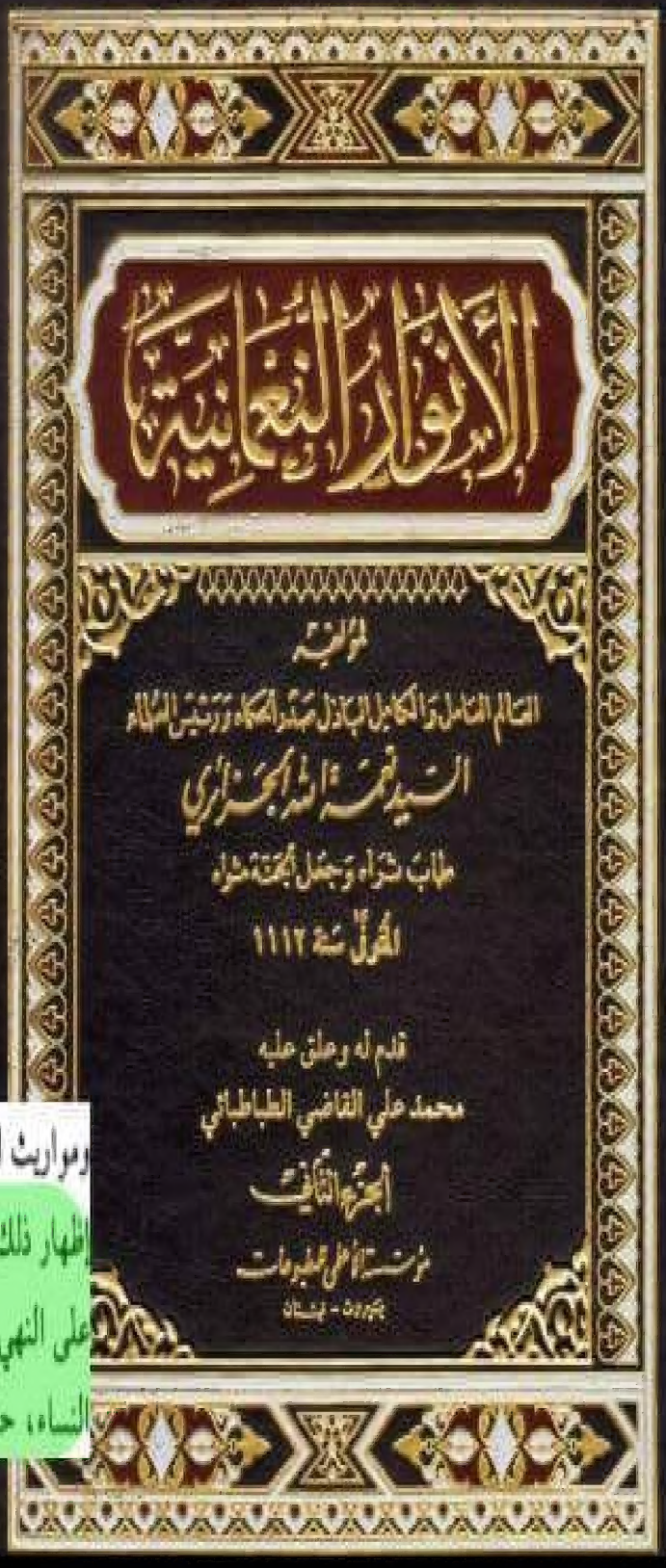

سیدنا علی رضی اللہ عنہ خلفاء راشدین کی سنت پر قائم رہے

جب سیدنا علی رضہ برسر اقتدار آے تو اس قرآن کو چھپانے اور اس کے اظہار پر قادر نا ہوے کیونکہ
سکی وجہ سے انکے سابقہ "خلفاء" کی برائی اور عیب کا اظہار ہوتا ہے ایسے ہی وہ حج اور عورتوں کے متعے ک
جاری کرنے قاضی شریح کو منصب قضاء اور معاویہ کو گورنری سے معزول کرنے پر قادر نا ہوے

إنّ عثمان قد كان من كتّاب الوحي لمصلحة رآها ﷺ وهي أن لا يكذبوه في أمر القرآن بأن يقولوا إنّه مفترى أو إنّه لم ينزل به الروح الأمين، كما قاله أسلافهم، بل قالوه هم أيضاً، وكذلك جعل معاوية من الكتّاب[1] قبل موته بستّة أشهر لمثل هذه المصلحة أيضاً، وعثمان وأضرابه ما كانوا يحضرون إلّا في المسجد مع جماعة الناس؛ فما يكتبون إلّا ما نزل به جبرائيل عليه السلام بين الملأ.

أمّا الذي كان يأتي به داخل بيته ﷺ فلم يكن يكتبه إلّا غير المؤمنين عليه السلام لأنّ له المحرميّة دخولاً وخروجاً فكان يتفرّد بكتابة مثل هذا وهذا القرآن الموجود الآن في أيدي الناس هو خطّ عثمان؛ وسمّوه الإمام وأحرقوا ما سواه أو أخفوه؛ وبعثوا به زمن تخلّفه إلى الأقطار والأمصار. ومن ثمّ ترى قواعد خطّه تخالف قواعد العربيّة مثل كتابة الألف بعد واو المفرد وعدمها بعد واو الجمع وغير ذلك؛ وسمّوه رسم الخطّ القرآني ولم يعلموا أنّه من عدم اطّلاع عثمان على قواعد العربيّة والخطّ.

وقد أرسل عمر بن الخطّاب زمن تخلّفه إلى عليّ عليه السلام بأن يبعث له القرآن الأصليّ الذي هو ألّفه وكان عليه السلام يعلم أنّه طلبه لأجل أن يحرقه كقرآن ابن مسعود؛ أو يخفيه عنده حتّى يقول الناس أنّ القرآن هو هذا الكتاب الذي كتبه عثمان لا غير فلم يبعث به إليه وهو الآن موجود عند مولانا المهديّ عليه السلام مع الكتب السماويّة ومواريث الأنبياء، ولمّا جلس أمير المؤمنين عليه السلام على سرير الخلافة لم يتمكّن من إظهار ذلك القرآن وإخفاء هذا لما فيه من إظهار الشنعة على من سبقه كما لم يقدر على النهي عن صلاة الضحى؛ وكما لم يقدر على إجراء المتعتين متعة الحجّ ومتعة النساء، حتّى قال عليه السلام لولا ما سبقني بنو الخطّاب ما زنى إلّا شفا يعني إلّا جماعة قليلة لإباحة المتعة، وكما لم يقدر على عزل شريح عن القضاء ومعاوية عن الإمارة.

ومواريث الأنبياء، ولمّا جلس أمير المؤمنين عليه السلام على سرير الخلافة لم يتمكّن من إظهار ذلك القرآن وإخفاء هذا لما فيه من إظهار الشنعة على من سبقه كما لم يقدر على النهي عن صلاة الضحى؛ وكما لم يقدر على إجراء المتعتين متعة الحجّ ومتعة النساء، حتّى قال عليه السلام لولا ما سبقني بنو الخطّاب ما زنى إلّا شفا يعني إلّا جماعة

(١) لم يكن معاوية من كتاب الوحي كما هو محقق في محله.

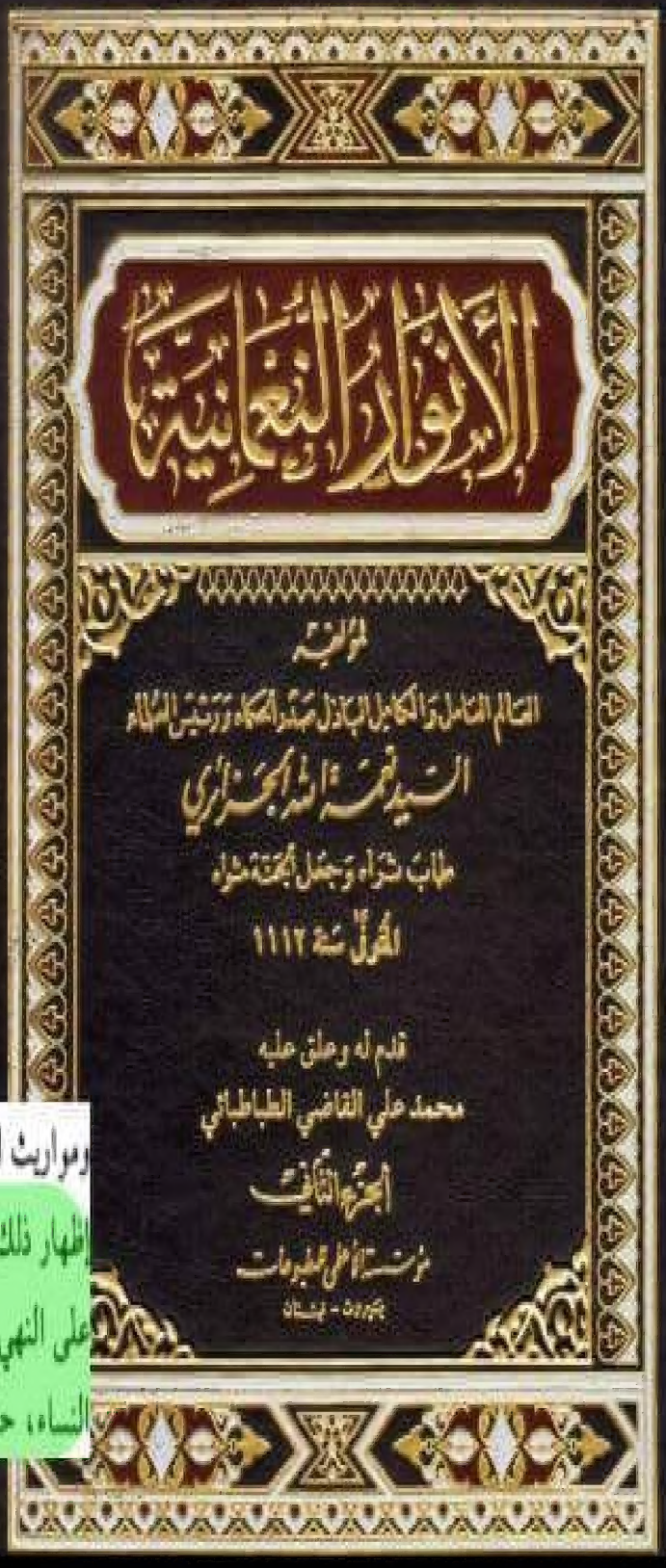

نبی آخر الزماں محمدؐ نے آپنی زبان مبارک سے فرمایا مجھے ملک شام ملک فارس اور ملک یمن کی چابیاں عطا کی گئی ہیں تاریخ گواہ ہے یہ تینوں ریاستیں سیدنا عمرؓ کے دور خلافت میں فتح ہوئی

(حوالہ شیعہ کتاب خصال مصنف شیخ صدوق)

sabeenuskra@gmail.com www.zarait.com

(۱۸۳) جس شخص کو تین چیزیں مل گئیں گویا اسے تمام چیزیں مل گئیں: رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے صحیح سلامتی اور امن میں کی کہ اس کی روزی خوراک بھی اس کے پاس ہو وہ ایسا ہے گویا اس کو تمام دنیا مل گئی ہو۔ اے فرزند مکرم تیرے لئے لازمی ہے کہ تو سیر ہو کر کھائے۔ جس چیز کا چھپانا ضروری ہے اس کو چھپائے اگر اپنے لئے گھر بنائے تو بہت اچھا ہے اگر سواری کے لئے گھوڑا بنائے تو بہت اچھا ہے اور اگر پانی پیا ہے تو اس میں حساب ہوگا یا عذاب ہوگا

(اگر مال حلال ہے تو حساب اگر حرام ہے تو عذاب ہوگا۔)

(۱۸۴) رسول اللہؐ نے خصلتی ضمن لی ضمنہ کمال طاری اور تین ضمنہ اللہ اکبر کہا: رسول اللہؐ نے خلق کھودنے کا حکم دیا۔ ایک بہت بڑا اور سخت پتھر خلق میں برآمد ہوا۔ کوئی کدال اس پر اثر نہیں کر رہی تھی۔ رسول اللہؐ کو بشریت لاحق ہوئی اس کو دیکھا اپنے کپڑے کو چڑھا کر کدال کو پکڑا اور بسم اللہ کہہ کر کدال ماری پتھر کا تیسرا حصہ ٹوٹ گیا۔ آپؐ نے فرمایا اللہ اکبر الملک شام کی کنجیاں میرے حوالے کر دی گئی ہیں۔ بخدا میں سرخ محلات دیکھ رہا ہوں۔ دوسری مرتبہ ضرب لگا کر کدال ماری اور بسم اللہ کہا۔ تیسرا حصہ ٹوٹ گیا۔ اللہ اکبر کہا اور کہا مجھے فارس کی چابیاں دے دی گئی ہیں۔ میں مدائن کے سفید محل دیکھ رہا ہوں۔ تیسری مرتبہ پھر کدال ماری باقی پتھر بھی ٹوٹ گیا اللہ اکبر کہا کہ مجھے یمن کی کنجیاں دی گئی ہیں۔ میں یہاں سے کھڑے ہو کر صنعا کے دروازے دیکھ رہا ہوں۔

(۱۸۵) تین کلام پروردگار عالم کو زیادہ پسند ہیں: عبداللہ ابن مسعود نے کہا کہ میں نے رسول اللہؐ سے دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ کو کون کون سے کلام زیادہ پسند ہیں۔ (آپؐ نے) فرمایا وقت کے اندر نماز پڑھنا دوسرے والدین کے ساتھ نیکی کرنا تیسرے اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ اگر مجھ سے کہا گیا کہ میں زیادہ بولوں تو میں زیادہ نہ بولتا۔

(۱۸۶) تین چیزیں اس امت پر خوفناک ترین ہیں: رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میں اپنی امت سے تین چیزوں میں ڈرتا ہوں۔ ایک عالم کی

(۱۸۴) رسول اللہؐ نے خصلتی ضمن لی ضمنہ کمال طاری اور تین ضمنہ اللہ اکبر کہا: رسول اللہؐ نے خلق کھودنے کا حکم دیا۔ ایک بہت بڑا اور سخت پتھر خلق میں برآمد ہوا۔ کوئی کدال اس پر اثر نہیں کر رہی تھی۔ رسول اللہؐ کو بشریت لاحق ہوئی اس کو دیکھا اپنے کپڑے کو چڑھا کر کدال کو پکڑا اور بسم اللہ کہہ کر کدال ماری پتھر کا تیسرا حصہ ٹوٹ گیا۔ آپؐ نے فرمایا اللہ اکبر الملک شام کی کنجیاں میرے حوالے کر دی گئی ہیں۔ بخدا میں سرخ محلات دیکھ رہا ہوں۔ دوسری مرتبہ ضرب لگا کر کدال ماری اور بسم اللہ کہا۔ تیسرا حصہ ٹوٹ گیا۔ اللہ اکبر کہا اور کہا مجھے فارس کی چابیاں دے دی گئی ہیں۔ میں مدائن کے سفید محل دیکھ رہا ہوں۔ تیسری مرتبہ پھر کدال ماری باقی پتھر بھی ٹوٹ گیا اللہ اکبر کہا کہ مجھے یمن کی کنجیاں دی گئی ہیں۔ میں یہاں سے کھڑے ہو کر صنعا کے دروازے دیکھ رہا ہوں۔

(شرح نعمت مال پر منحصر کا مطلب یہ ہے کہ اس چیز کو خرچ نہ کرو جو خدا کو پسند ہے۔ اور اس مال کے حقوق واجب ادا کر چکے گئے ہوں۔)

(۱۸۹) آنحضرتؐ کو دنیا کی تین چیزیں پسند تھیں: نبیؐ نے فرمایا کہ میرے لئے دنیا میں عورتیں خوشبو اور آنکھوں کی

sabeenuskra@gmail.com www.zarait.com

زندگی گزارنے کے آداب
ائمہ علیہم السلام کے ارشادات کی روشنی میں

5

خصال

شیخ الصدوقؒ

موسیٰ سید

AL-KISA PUBLISHERS
Rida Sector 8B/3 North Karachi Ph: 36850

03333989401 03333989401

صحابہ کرامؓ نے نبیؐ کی رسالت یا اللہ کی واحدنیت سے منہ نہیں موڑا بلکہ امامت کے انکار کی وجہ سے کافر ہو گیے تھے

عصر حاضر کا ایک معروف رافضی عالم شہاب الدین الحسینی المشرعی لکھتا ہے اسکی دلیل صحابہؓ کا نبیؐ کی رخلت کے بعد مرتد اور دوبارہ کافر ہو جانا ہے اور یہ معلوم بات ہے کہ نبی کی رخلت کے بعد صحابہؓ سے ایسا کوئی کام سرزد نہیں ہوا جو کفر کی جانب پھیرنے کا سبب و باعث ہوتا انہوں نے نبیؐ کی رسالت و واللہ کی واحدنیت سے منہ نا موڑا سوائے اس کے کہ انہوں نے امامت کا انکار کر دیا تھا

کتاب الرافضۃ احقاق الحق شہاب الدین المشرعی الجزء الثانی الصفحہ ۲۹۵

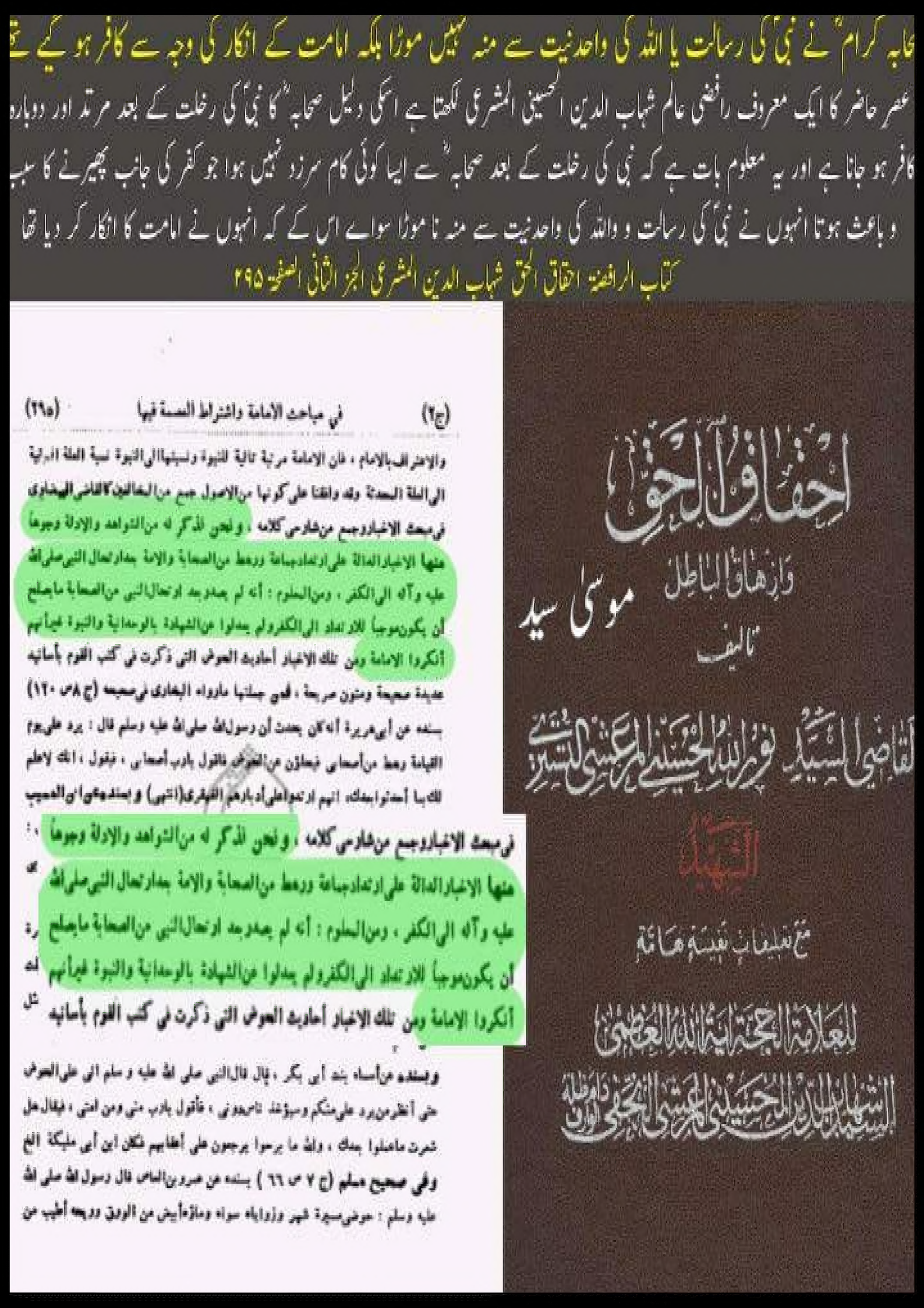

حضرت علیؓ کا حضرت عمرؓ کی سیرت پر عمل کرنا

شیعہ مصنف دینوری لکھتا ہے جب حضرت علیؓ کوفہ آئے تو آپ سے پوچھا گیا اے امیر المومنین علیؓ کیا آپؓ محل میں ٹھہریں گے؟ حضرت علیؓ فرماتے ہیں مجھے ایسی جگہ ٹھہرنے کی ضرورت نہیں جس کو عمرؓ بن خطاب ناپسند کرتے تھے میں کھلے میدان میں ٹھہروں گا پھر آپؓ سب سے بڑی مسجد میں گئے وہاں دو رکعت نماز ادا کی پھر آپؓ کھلے میدان میں ٹھہرے

وايم الله ليأتين عليها زمان لا يُرى منها إلا شُرُفات مسجدها في البحر ، مثل جُؤجؤ[1] السفينة ، انصرفوا إلى منازلكم » . ثم نزل ، وانصرف إلى معسكره ، وقال لمحمد بن أبي بكر : « سِرْ مع أختك حتى توصلها إلى المدينة ، وعجّل اللحوق بي بالكوفة » ، فقال : « أعفني من ذلك يا أمير المؤمنين » ، فقال علي : « لا أعفيك منه ، ومالك بُدّ » . فسار بها حتى أوردها المدينة .

فلما انتهى إلى ... من شرّ البقاع ... ثم سار ، ... ب هواك ، ... لا تذهب الأيام ... ر ، وتعمرين ، ... ة » .

قالوا : وكان مقدمه الكوفة يوم الإثنين لاثنتي عشرة ليلة خَلَتْ من رجب سنة ست وثلاثين ؛ فقيل له : « يا أمير المؤمنين ، أتنزل القصر ؟ » ، قال : « لا حاجة لي في نزوله ، لأنّ عمر بن الخطاب رضي الله عنه كان يبغضه ، ولكني نازل الرَّحْبَة » ، ثم أقبل حتى دخل المسجد الأعظم ، فصلّى ركعتين ، ثم نزل الرَّحْبَة ، فقال الشَّنِّيُّ يُحَرِّض عَلِيًّا على المسير إلى الشام :

قالوا : وكان مقدمه الكوفة يوم الإثنين لاثنتي عشرة ليلة خَلَتْ من رجب سنة ست وثلاثين ؛ فقيل له : « يا أمير المؤمنين ، أتنزل القصر ؟ » ، قال : « لا حاجة لي في نزوله ، لأنّ عمر بن الخطاب رضي الله عنه كان يبغضه ، ولكني نازل الرَّحْبَة » ، ثم أقبل حتى دخل المسجد الأعظم ، فصلّى ركعتين ، ثم نزل الرَّحْبَة ، فقال الشَّنِّيُّ يُحَرِّض عَلِيًّا على المسير إلى الشام :

قُلْ لِهٰذَا الْإِمَامِ قَدْ خَبَتِ الْحَرْ ... بُ ، وَتَمَّتْ بِذٰلِكَ النَّعْمَاءُ
وَفَرَغْنَا مِنْ حَرْبِ مَنْ نَكَثَ الْعَهْ ... دَ ، وَبِالشَّامِ حَيَّةٌ صَمَّاءُ
تَنْفُثُ السُّمَّ ، مَا لِمَنْ نَهَشَتْهُ ... فَارْمِهَا قَبْلَ أَنْ تَعَضَّ شِفَاءُ

قالوا : وإنّ أوّل جمعة صلّى بالكوفة خطب ، فقال : « الحمد لله أحمده ،

(١) الجؤجؤ : الصدر . (٢) المربد : فضاء وراء البيوت يرتفق به ، وبه سمي مربد البصرة .

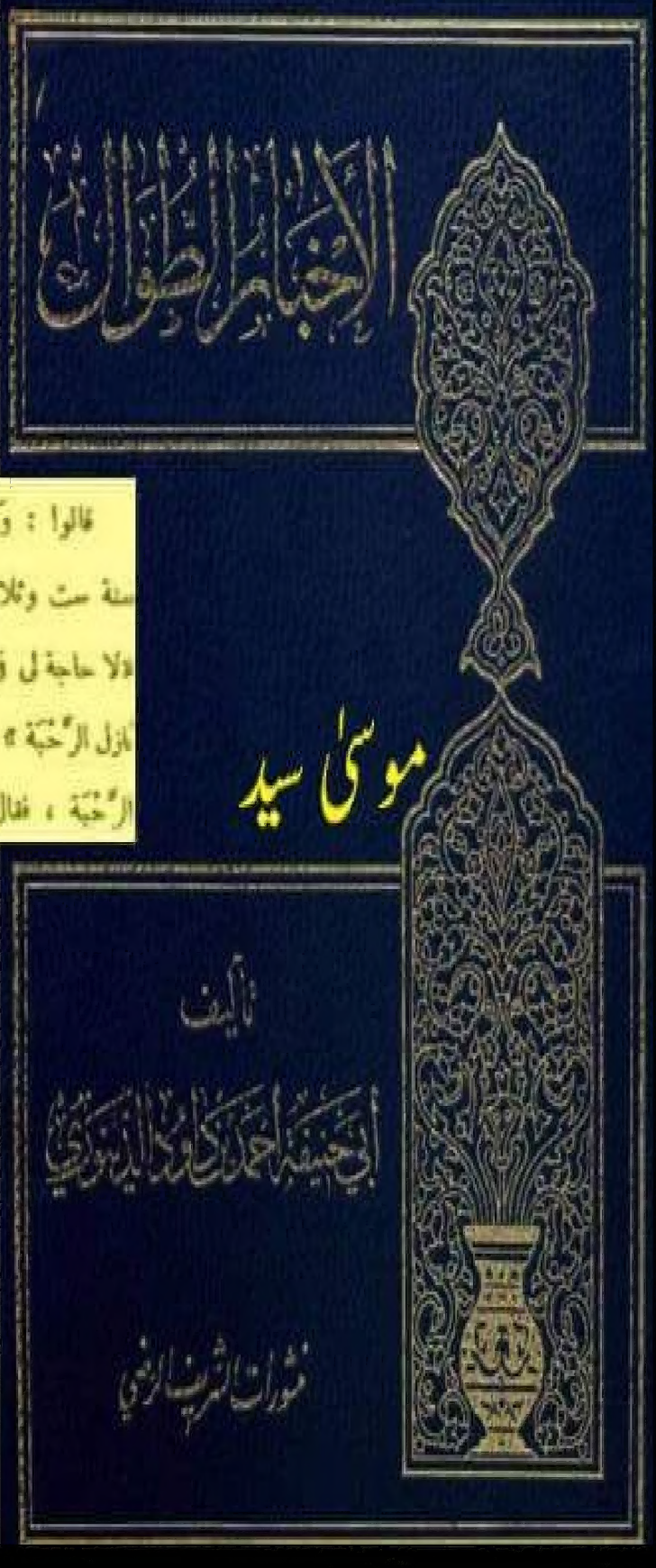

خلافت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ پر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی گواہی

رافضیوں کا مفسر فیض کاشانی اپنی تفسیر الصافی میں سورہ محمد کی تفسیر کے ضمن میں ایک روایت محمد باقرؒ سے نقل کرتا ہے رسول اللہ کی وفات کے بعد سیدنا علیؓ نے مسجد کے اندر باآواز بلند کہا میں رسول اللہ کے بارے میں شہادت دیتا ہوں کہ انہوں نے ابو بکرؓ کو اپنا خلیفہ مقرر کیا "اللہ اکبر"

سُورة محمد (ص) وتُسمّى سُورة القتال ايضاً وهي مدنيّة
عدد آيها اربعون آية بصريّ ثمان وثلاثون كوفي

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

(١) اَلَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ الفتي نزلت في اصحاب رسول الله صلّى الله عليه وآله الذين ارتدّوا بعد رسول الله صلّى الله عليه وآله وغصبوا اهل بيته حقّهم وصدّوا عن امر المؤمنين وعن ولاية الأئمّة عليهم السلام اضلّ جهاد

فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا فتشهد على رسول الله صلّى الله عليه وآله انّه استخلف ابا بكر قال ما سمعت رسول الله صلّى الله عليه وآله اوصى الّا اليك قال فهلّا بايعتني قال اجتمع الناس على ابي بكر فكنت منهم فقال امير المؤمنين عليه السلام كما شيئاً من القرآن قال لقد قلته لامر قال نعم انّ الله يقول في كتابه وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا فتشهد على رسول الله صلّى الله عليه وآله انّه استخلف ابا بكر قال ما سمعت رسول الله صلّى الله عليه وآله اوصى الّا اليك قال فهلّا بايعتني قال اجتمع الناس على ابي بكر فكنت منهم فقال امير المؤمنين عليه السلام كما اجتمع اهل العجل على العجل فيهنا فتنتم ومثلكم كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُورِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِي ظُلُمَاتٍ لَا يُبْصِرُونَ صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ .

(٢) وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَآمَنُوا بِمَا نُزِّلَ عَلَى مُحَمَّدٍ صلّى الله عليه وآله .

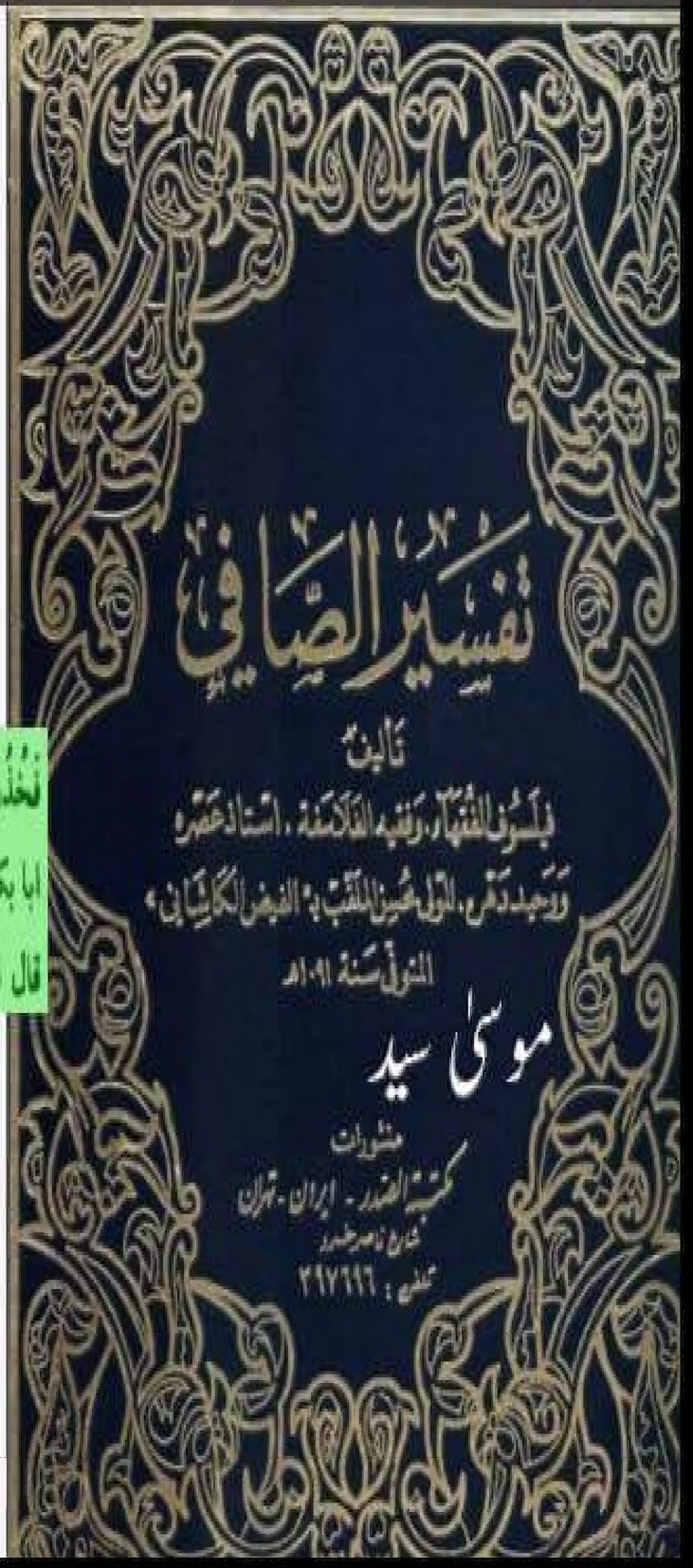

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں ان لوگوں کے ساتھ کھڑا تھا جو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے لیے دعائیں کر رہے تھے، اس وقت ان کا جنازہ چارپائی پر رکھا ہوا تھا۔

اتنے میں ایک صاحب نے میرے پیچھے سے آ کر میرے شانوں پر اپنی کہنیاں رکھ دیں اور (عمر رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے) کہنے لگے: اللہ آپ پر رحم کرے۔ مجھے تو یہی امید تھی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے دونوں ساتھیوں (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ) کے ساتھ (دفن) کرائے گا، میں اکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے سنا کرتا تھا کہ

''میں اور ابوبکر اور عمر تھے''

''میں نے اور ابوبکر اور عمر نے یہ کام کیا''

''میں اور ابوبکر اور عمر گئے''

اس لیے مجھے یہی امید تھی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ان ہی دونوں بزرگوں کے ساتھ رکھے گا۔

میں نے جو مڑ کر دیکھا تو وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔

صحیح بخاری، کتاب الفضائل اصحاب النبی

facebook.com/wafs.urdu

خلفاءِ راشدین ابو بکر و عمر عثمان و علی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ اجمعین

حضرت ابو بکرؓ صدیق حضرت عمرؓ فاروق حضرت عثمانؓ ذوالنورین و حضرت علیؓ المرتضیٰ حضورؐ کے بعد خلیفہ بنے شیعہ مفسر علامہ السید محمد حسین الطبا طبائی اپنی تفسیر المیزان میں قرآن مجید کی سورہ النور آیت ۵۵ کی تفسیر میں لکھتا ہے اللہ ان کو خلافت عطا کرے گا اس سے مراد وہ چار خلفاء ہیں جو نبیؐ کے بعد خلیفہ بنے جن کو خلفاءِ الراشدین کہا جاتا ہے

١٥٤ ..... الجزء الثامن عشر

وقوله : ﴿ومن كفر بعد ذلك فاولئك هم الفاسقون﴾ ظاهر السياق كون ﴿ذلك﴾ إشارة إلى الموعود والأنسب على ذلك كون ﴿كفر﴾ من الكفران مقابل الشكر ، والمعنى : ومن كفر ولم يشكر الله بعد تحقق هذا الوعد بالكفر أو الفساق أو سائر المعاصي الموبقة فاولئك هم الفاسقون الكاملون في الفسق وهو الخروج عن زي العبودية .

وقد اشتد الخلاف بين المفسرين في الآية :

فقيل : إنها واردة في أصحاب النبي ﷺ وقد أنجز الله وعده لهم باستخلافهم في الأرض وتمكين دينهم وتبديل خوفهم أمنا بما أعز الإسلام بعد رحلة النبي في أيام الخلفاء الراشدين ، والمراد باستخلافهم استخلاف الخلفاء الأربعة بعد النبي ﷺ أو الثلاثة الأول منهم ، ونسبة الاستخلاف إلى جميعهم مع اختصاصه ببعضهم وهم الأربعة أو الثلاثة من قبيل نسبة أمر البعض إلى الكل كقولهم : قتل

فقيل : إنها واردة في أصحاب النبي ﷺ وقد أنجز الله وعده لهم باستخلافهم في الأرض وتمكين دينهم وتبديل خوفهم أمنا بما أعز الإسلام بعد رحلة النبي في أيام الخلفاء الراشدين ، والمراد باستخلافهم استخلاف الخلفاء الأربعة بعد النبي

وعلى القولين الآية من ملاحم القرآن حيث أخبر بأمر قبل أوان تحققه ولم يكن مرجواً ذلك يومئذ .

وقيل : إنها في المهدي الموعود ﷺ الذي تواترت الأخبار على أنه سيظهر فيملأ الأرض قسطاً وعدلاً كما ملئت ظلماً وجوراً ، وإن المراد بالذين آمنوا وعملوا الصالحات النبي ﷺ والأئمة من أهل بيته عليهم السلام .

والذي يعطيه سياق الآية الكريمة على ما تقدم من البحث بالتحرز عن المسامحات التي ربما يرتكبها المفسرون في تفسير الآيات هو أن الوعد لبعض الأمة لا لجميعها ولا لأشخاص خاصة منهم وهم الذين آمنوا منهم وعملوا الصالحات فالآية نص في ذلك ، ولا قرينة من لفظ أو عقل يدل على كونهم هم الصحابة أو

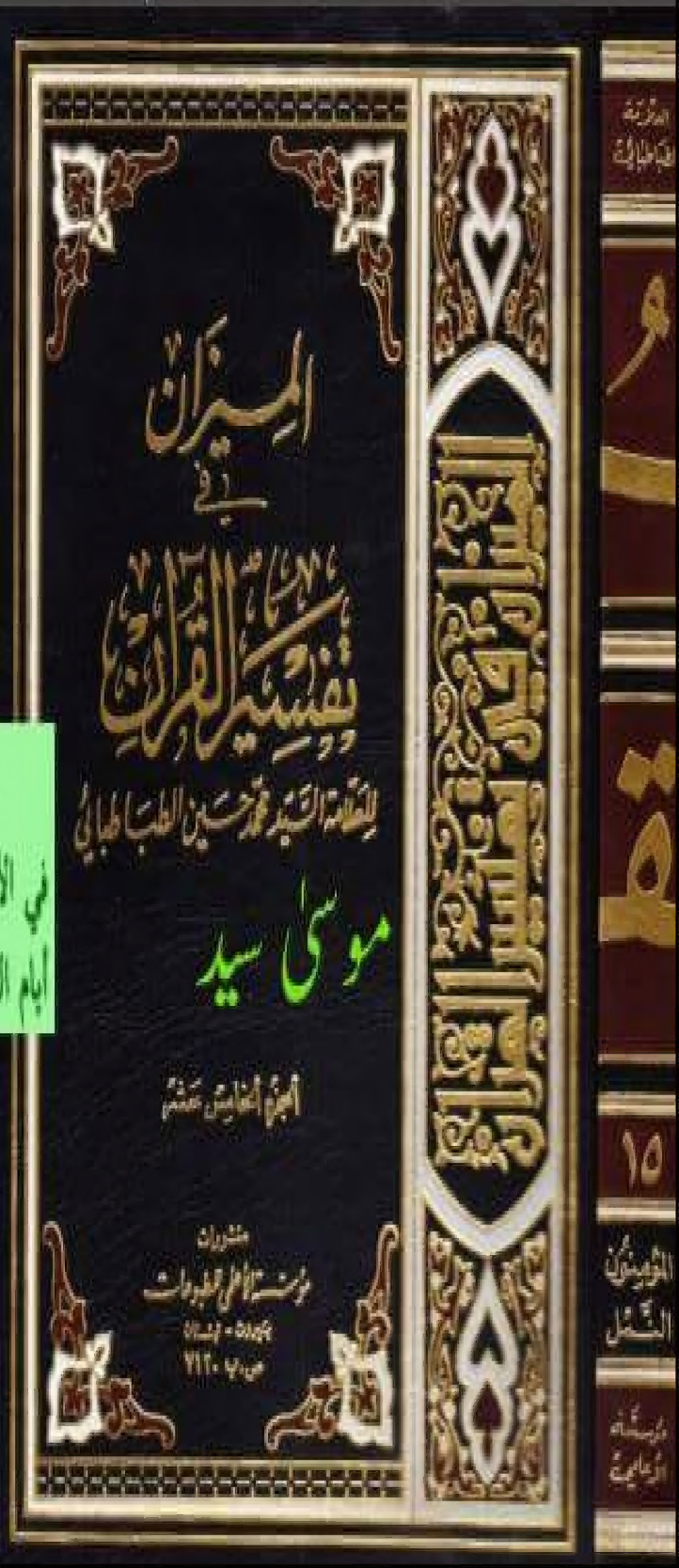

Fb.com/MajlisEilmi

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانۂ خلافت میں انہیں دیکھا کہ ان کے دونوں کندھوں کے درمیان (کُرتے میں) 3 پیوند لگے ہوئے تھے اور پیوند ہی کو ایک دوسرے کے ساتھ جوڑا گیا تھا۔

(مؤطأ امام مالك:3400, باب ماجاء في لبس الثياب)

فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کا طواف فرما رہے تھے کہ مقامِ ابراہیم کے پاس آئے تو حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ کیا یہ ہمارے باپ ابراہیمؑ کا مقام ہے؟ تو فرمایا کہ ہاں۔ عرض کیا کہ کیا ہم اسے جائے نماز نہ بنالیں؟ اللہ نے قرآن نازل فرمادیا "وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى" (کہ میرے عمرؓ کی خواہش پوری کردو) مقامِ ابراہیم کو جائے نماز بنالو۔

(ابن ابی حاتم ج ۳ ص ۷۳، سندہ حسن)

@mohsinraniha019

یوم کرم اکرام، یوم شہادت
خلیفہ دوم امیر المومنین
عمر الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مجلس علمی سوسائٹی

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں

عُمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا مقام

fb.com/Majliseilmi

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتے تو عمر بن الخطاب ہوتے۔"

(سنن الترمذی:3686،باب مناقب عمر)

(١)، مبعوثين بها، غير

مشاركين للناس - على مشاركتهم لهم في الخلق والتركيب - في شئ

من أحوالهم

مؤيدين (٢) من عند الحكيم العليم بالحكمة، ثم ثبت ذلك في كل

دهر وزمان مما

أتت به الرسل والأنبياء من الدلائل والبراهين، لكيلا تخلو أرض الله

من حجة يكون

معه علم يدل على صدق مقالته وجواز عدالته.

٢ - محمد بن إسماعيل، عن الفضل بن شاذان، عن صفوان بن

يحيى، عن منصور

ابن حازم قال: قلت لأبي عبد الله عليه السلام: إن الله أجل وأكرم

من أن يعرف بخلقه، بل

الخلق يعرفون بالله، قال: صدقت، قلت: إن من عرف أن له ربا،

فينبغي له

---

(١) في بعض النسخ [مؤدبين في الحكمة].

(٢) في بعض النسخ [مؤيدون عند الحكيم العليم].

باب حجج الله على خلقه ١٦٤

باب الهداية أنها من الله عز وجل ١٦٥

* كتاب الحجة * ١٦٨

باب الاضطرار إلى الحجة ١٦٨

باب طبقات الأنبياء والرسل والأئمة ١٧٤

باب الفرق بين الرسول والنبي والم... ١٧٦

باب أن الحجة لا تقوم لله على خل.. ١٧٧

باب أن الأرض لا تخلو من حجة ١٧٨

باب أنه لو لم يبق في الأرض إلا رج... ١٧٩

باب معرفة الإمام والرد إليه ١٨٠

باب فرض طاعة الأئمة ١٨٥

نوک سے رات دن ایک نور چمکتا رہے گا۔ عبداللہ نے اُسی علامت کے ذریعہ اپنی قوم کی ہدایت کی۔!
دیگر روایت ہے کہ قریش نے طفیل بن عمرو سے کہا کہ جب مسجد الحرام میں تو جایا کرے تو اپنے کانوں میں روئی بھر لیا کرتا کہ محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا قرآن پڑھنا تو نہ سُنے ایسا نہ ہو کہ تو بھی اُن کے فریب میں آجائے غرض وُہ جب کعبہ میں جاتا تھا تو جس قدر روئی کانوں میں زیادہ بھرتا تھا اسیقدر آنحضرتؐ کی آواز زیادہ سنائی دیتی تھی۔ اسی معجزہ سے وُہ مسلمان ہو گیا اور عرض کی یا رسولؐ اللہ میں اپنی قوم کا سردار ہوں اگر آپؐ مجھے کوئی نشانی عطا فرمائیں تو میں اپنی قوم کو اسلام کی دعوت دوں۔ حضرتؐ نے دُعا کی کہ خداوندا اس کو کوئی علامت عطا فرما۔ غرض جب وُہ اپنی قوم کی جانب واپس گیا اُس کے تازیانہ سے ایک نور قندیل کے مانند ظاہر ہوتا تھا۔

بیالیسواں معجزہ۔ خاصہ و عامہ نے روایت کی ہے کہ جنگ احزاب میں آنحضرتؐ نے صحابہ کے درمیان خندق کھودنا تقسیم فرمایا کہ ہر چالیس ہاتھ دس آدمی کھودیں۔ سلمانؓ اور حذیفہؓ کے حصہ میں جو زمین آئی اُس کے نیچے پتھر نکلا جس پر پھاوڑہ اثر نہیں کرتا تھا۔ سلمانؓ نے آنحضرتؐ سے عرض کی۔ آنحضرتؐ مسجد احزاب سے باہر آئے اور پھاوڑہ لے کر تین بار پتھر پر مارا۔ ہر مرتبہ ایک تیسرا حصہ پتھر سے جدا ہوتا اور برق سی چمکتی جس سے تمام دُنیا روشن ہو جاتی اور حضرتؐ اللہ اکبر فرماتے صحابہ بھی اللہ اکبر کہتے۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ پہلی روشنی میں یمن کے قصر نظر آئے اور خدا نے اُن سب کو مجھے عطا فرمایا۔ دوسری مرتبہ شام کے قصر دکھائی دیئے اور خدا نے اُن سب کو مجھے کرامت فرمایا۔ اور تیسری بار مدائن کے قصر میں نے دیکھے اور خدا نے بادشاہان عجم کے ملک مجھے بخشے۔ اُس کے بعد خدا نے یہ آیت نازل فرمائی۔ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ (پ ۱۰ آیت ۳۳ سورۃ توبہ)۔ "خدا اُس کے دین کو تمام دینوں پر غالب کر دے گا اگرچہ مشرکین کراہت کریں۔" دوسری روایت میں ہے کہ جب وُہ زمین سخت ظاہر ہوئی اور کدال کا اُس پر اثر نہ ہوا تو حضرتؐ نے ایک پیالہ میں پانی منگوایا اور اپنے معجز نما آب دہن کو اُس میں ڈالا اور اپنے ہاتھ سے اُس زمین پر چھڑک دیا۔ تو آنحضرتؐ کے اعجاز سے اس قدر نرم ہو گئی کہ جب کدال اُس پر مارتے وُہ اندر گھس جاتا تھا۔

تینتالیسواں معجزہ۔ ابن شہر آشوب وغیرہ نے روایت کی ہے کہ جنگ بدر میں عکاسہ کی تلوار ٹوٹ گئی۔ حضرتؐ نے ایک لکڑی اُن کے ہاتھ میں دے دی کہ اس سے جنگ کرو۔ جب عکاسہ کے ہاتھ میں وُہ لکڑی پہنچی تلوار بن گئی۔ وہ ہمیشہ اُسی سے جنگ کیا کرتے تھے۔

چوالیسواں معجزہ۔ روایت ہے کہ جنگ اُحد میں عبداللہ بن جحش کو حضرتؐ نے ایک لکڑی دی اور ابو دجانہ کو خرمے کی ایک شاخ عطا فرمائی۔ وُہ دونوں شمشیر قاطع بن گئیں۔ وہ اُس سے جنگ کیا کرتے تھے۔

پینتالیسواں معجزہ۔ روایت ہے کہ فتح مکہ کے روز آنحضرتؐ نے جناب امیرؑ سے فرمایا کہ ایک بھی کنکریاں لاؤ۔ حضرتؐ نے اُن کو بتوں کی جانب پھینک دیا اور فرمایا جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا (پ ۱۵ آیت ۸۱۔ سورۃ بنی اسرائیل) "حق آیا اور باطل مٹا۔ اور باطل مٹنے ہی والا ہے۔" تو وُہ تمام بت زمین پر گر پڑے۔ اہل مکہ نے کہا کہ ہم نے محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے بڑھ کر کوئی جادوگر نہیں دیکھا۔

حضرها: فوالذي بعثه بالحق لانثالت حتى عادت كالكثدر (٣) ما ترد فأسا ولا مسحاة (٤).

ومنها: ما رواه جابر من إطعام الخلق الكثير من الطعام القليل. وقد ذكرناه فيما قبل (٥).

ومنها: ما رواه سلمان الفارسي رضي الله عنه، قال: ضربت في ناحية في الخندق، فعطف علي رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وهو قريب مني، فلما رآني أضرب ورأى شدة المكان علي نزل فأخذ المعول من يدي فضرب به ضربة فلمعت تحت المعول برقة، ثم ضرب ضربة أخرى فلمعت تحته برقة أخرى، ثم ضرب به الثالثة فلمعت برقة أخرى. فقلت: يا رسول الله بأبي أنت أو أمي ما هذا الذي رأيت؟

فقال: (أما الأولى فإن الله تعالى فتح علي بها اليمن، وأما الثانية فإن الله تعالى فتح علي بها الشام والمغرب، وأما الثالثة فإن الله فتح علي بها المشرق) (١).

وأقبلت الأحزاب إلى النبي صلى الله عليه وآله وسلم، فهال المسلمين أمرهم، فنزلوا ناحية من الخندق، وأقاموا بمكانهم بضعا وعشرين ليلة، لم يكن بينهم حرب إلا الرمي بالنبل والحصى.

ثم انتدب فوارس قريش للبراز، منهم عمرو بن عبد ود، وعكرمة بن أبي جهل، وهبيرة بن أبي وهب، وضرار بن الخطاب، تهيؤوا للقتال، وأقبلوا على خيولهم حتى وقفوا على الخندق، فلما تأملوه قالوا: والله إن هذه مكيدة ما كانت العرب تكيدها، ثم تيمموا مكانا من الخندق فيه ضيق فضربوا خيولهم فاقتحمته، فجالت بهم في السبخة بين الخندق وسلع (٢)، وخرج علي بن أبي طالب عليه السلام في

Pk Khan Pk Khan

عرف انهم

الحجة وأن لهم الطاعة المفترضة.

وقلت للناس: تعلمون (١) أن رسول الله صلى الله عليه وآله كان هو الحجة من الله على خلقه؟

قالوا: بلى قلت فحين مضى رسول الله صلى الله عليه وآله من كان الحجة على خلقه؟ فقالوا: القرآن

فنظرت في القرآن فإذا هو يخاصم به المرجي (٢) والقدري والزنديق الذي لا يؤمن به حتى

يغلب الرجال بخصومته، فعرفت أن القرآن لا يكون حجة إلا بقيم، فما قال فيه من شئ

كان حقا، فقلت لهم: من قيم القرآن (٣)؟ فقالوا ابن مسعود قد كان يعلم وعمر يعلم وحذيفة

يعلم، قلت: كله؟ قالوا: لا، فلم أجد أحدا يقال: إنه يعرف ذلك كله إلا عليا عليه السلام

وإذا كان الشئ بين القوم فقال هذا: لا أدري، وقال هذا: لا أدري، وقال هذا: لا ادرى،

وقال هذا: أنا أدري، فأشهد أن عليا عليه السلام كان قيم القرآن، وكانت طاعته مفترضة وكان

شیعہ مفسر "ابو علی طبرسی" اپنی تفسیر "تفسیر مجمع البیان میں" سُوْرَةُ الْأَنفَال " کی آیت

"لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَآ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿٦٨﴾"

"اگر اللہ کا نوشتہ پہلے نہ لکھا جا چکا ہوتا تو جو کچھ تم لوگوں نے لیا ہے اس کی پاداش میں تم کو بڑی سخت سزا دی جاتی۔(٦٨)"

کی تفسیر میں لکھتا ہے:

٣٦٥ سورة الأنفال

فقالوا يا رسول الله: قتلنا سبعين، وهم قومك وأسرتك، أتجد أصلهم[1]؟ فخذ يا رسول الله منهم الفداء، وقد كانوا أخذوا ما وجدوه من الغنائم في عسكر قريش، فلما طلبوا إليه وسألوه نزلت الآية ﴿مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَن يَكُونَ لَهُ أَسْرَىٰ﴾ الآيات. فأطلق لهم ذلك، وكان أكثر الفداء أربعة آلاف درهم، وأقله ألف درهم، فبعثت قريش بالفداء أولاً فأولاً، فبعثت زينب بنت رسول الله ﷺ فداء زوجها أبي العاص بن الربيع، وبعثت قلائد لها كانت خديجة جهزتها بها، وكان أبو العاص ابن أخت خديجة، فلما رأى رسول الله ﷺ تلك القلائد، قال: «رحم الله خديجة، هذه قلائد هي جهزتها بها»، فأطلقه رسول الله ﷺ بشرط أن يبعث إليه زينب، ولا يمنعها من اللحوق به، فعاهده على ذلك ووفى له. وروي أن النبي ﷺ كره أخذ الفداء حتى رأى سعد بن معاذ كراهية ذلك في وجهه، فقال: يا رسول الله، هذه أول حرب لقينا فيها المشركين، والإثخان في القتل أحب إلي من استبقاء الرجال. وقال عمر بن الخطاب: يا رسول الله، كذبوك وأخرجوك، فقدمهم واضرب أعناقهم، ومكن علياً من عقيل فيضرب عنقه، ومكني من فلان أضرب عنقه، فإن هؤلاء أئمة الكفر. وقال أبو بكر: أهلك وقومك، استأن بهم واستبقهم وخذ منهم فدية، فيكون لنا قوة على الكفار. قال ابن زيد: فقال رسول الله ﷺ: «لو نزل عذاب من السماء ما نجا منكم غير عمر، وسعد بن معاذ». وقال أبو جعفر الباقر عليه السلام: كان الفداء يوم بدر كل رجل من المشركين بأربعين أوقية، والأوقية أربعون مثقالاً، إلا العباس، فإن فداءه كان مائة أوقية، وكان أخذ منه حين أسر [illegible]

فداء نفسك، وابني أخيك، نوفلاً وعقيلاً [illegible] سلمته إلى أم الفضل؟ وقلت: إن حدث [illegible] من أخبرك بهذا؟ قال: الله تعالى، فقال: [illegible] الله تعالى».

قوله تعالى: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِيُّ قُل [illegible] قُلُوبِكُمْ خَيْرًا يُؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّآ أُخِذَ مِنْ [illegible] يُرِيدُوا خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا ٱللَّهَ مِن قَبْلُ [illegible]

● القراءة: قرأ أبو جعفر، وأبو [illegible] وقد ذكرنا الفرق بين الأسرى والأسارى فيما [illegible]

● المعنى: ثم خاطب الله سبحا[illegible] الأسارى، إنما ذكر الأيدي، لأن من كان [illegible] لاستيلائهم عليه ﴿بِنَ ٱلْأَسْرَىٰ﴾ يعني [illegible]

(١) جده: قطعه مستأصلاً.

رسولؐ خدا نے بدر کے دن قیدیوں کے باب میں اپنے یاروں سے کہا کہ اگر تم چاہو ان کو مار ڈالو، اور چاہو جانے دو۔

تب حضرت عمرؓ نے کہا یا رسولؐ اللہ انہوں نے آپؐ کی آیات کو جھٹلایا، اور آپؐ کو نکالا، اس لیے ان کی گردنیں مارنا چاہئیں۔

عقیل کو علیؓ کے سپرد فرمائیے کہ وہ انکو ماریں اور فلاں شخص میرے سپرد کیجیے کہ میں اس کو قتل کروں اور یہ سب سردارانِ کفار سے ہیں۔

اور حضرت ابو بکرؓ نے کہا یا رسولؐ اللہ!

یہ آپؐ کی قوم اور رشتے کے لوگ ہیں، فدیہ لے کر چھوڑ دینا چاہیے۔

چنانچہ اسی طرح پر حضرتؐ نے کیا، تب یہ آیت نازل ہوئی،

اور رسولؐ خدا نے فرمایا کہ اگر عذاب نازل ہوتا آسمان سے!

تو سوائے عمرؓ اور سعدؓ بن معاذ کے کوئی نجات نہ پاتا۔

سلام یا عمر ابن الخطاب

حلالی ہو تو روکو آج عمرؓ کی اس سواری کو

جو کُفر کے چھکے چھڑوائے اُسے فاروق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں

غزوة بني النضير ١٨٨

غزوة بني لحيان ١٨٨

غزوة ذات الرقاع ١٨٩

غزوة بدر الأخيرة ١٩٠

غزوة الخندق ١٩٠

غزوة بني المصطلق ١٩٦

سرية عكاشة بن محصن إلى الغمرة ٢٠٠

سرية أبي عبيدة الجراح إلى القصة ٢٠٠

سرية محمد بن مسلمة إلى هوازن ٢٠١

سرية زيد بن حارثة إلى الجموم ٢٠١

انچاسواں معجزہ۔ بطریق متعدد منقول ہے کہ جب آنحضرتؐ نے جناب جعفر طیار کو جنگ تبوک کے لیے روانہ فرمایا تو اسی درمیان میں ایک روز خبر دی کہ اس وقت زید بن حارثہ شہید ہوگئے اور جعفر نے علم سنبھال لیا۔ تھوڑی دیر بعد فرمایا کہ اب جعفر کے ہاتھ قطع کیے گئے اور اب وہ بھی شہید ہوگئے اور خدا نے دو پر ان کو عنایت فرمائے جن سے وہ بہشت میں پرواز کریں گے اور اب عبداللہ بن رواحہ نے علم اٹھایا؛ اور وہ بھی شہید ہوگئے۔ اور اب علم کو خالد نے لیا اور اب دشمن بھاگ گئے۔ پھر اسی وقت اٹھے اور جعفر کے گھر گئے اُن کے بچوں کو بلایا اور تعزیت ادا فرمائی۔

پچاسواں معجزہ۔ ابن شہر آشوب وغیرہ نے روایت کی ہے کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سراقہ بن مالک کے ہاتھوں کو دیکھا جو پتلے اور بالوں سے بھرے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا تمہارا کیا حال ہوگا جبکہ اپنے ہاتھوں میں بادشاہِ عجم کے ہاتھوں کے کڑے پہنو گے چنانچہ عمر کے زمانہ میں مدائن فتح ہوا عمر نے اس کو بلا کر بادشاہِ عجم کے کڑے پہنائے۔ پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ جب مدائن کو فتح کرنا قبطیوں کو قتل مت کرنا کیونکہ ماریہ ابراہیمؑ کی ماں اُسی قبیلہ سے ہے۔ پھر فرمایا کہ رُوم فتح کرو گے۔ جب فتح کرنا تو اُس کلیسہ کو جو شرقی جانب ہے مسجد بنا دینا۔

فرمانِ سیدنا علی رضہ اللہ عنہ ۔۔۔!!!

حضرت علیؓ نے خلیفہ ثانی (سیدنا عمر فاروقؓ) کو کفن میں دیکھ کر ارشاد فرمایا : ساری زمین پر اس آدمی کے سوا کوئی ایسا آدمی نہیں ہے جس کے بارے میں میری خواہش ہو کہ میرے اعمال اسکے عملوں کے ساتھ ملا دیئے جائیں جو تمہارے سامنے کفن میں صحیفہ کے ساتھ لپٹا پڑا ہے

حوالہ کتاب الرافضہ معانی الاخبار للشیخ الصدوق الصفحہ ۴۱۳

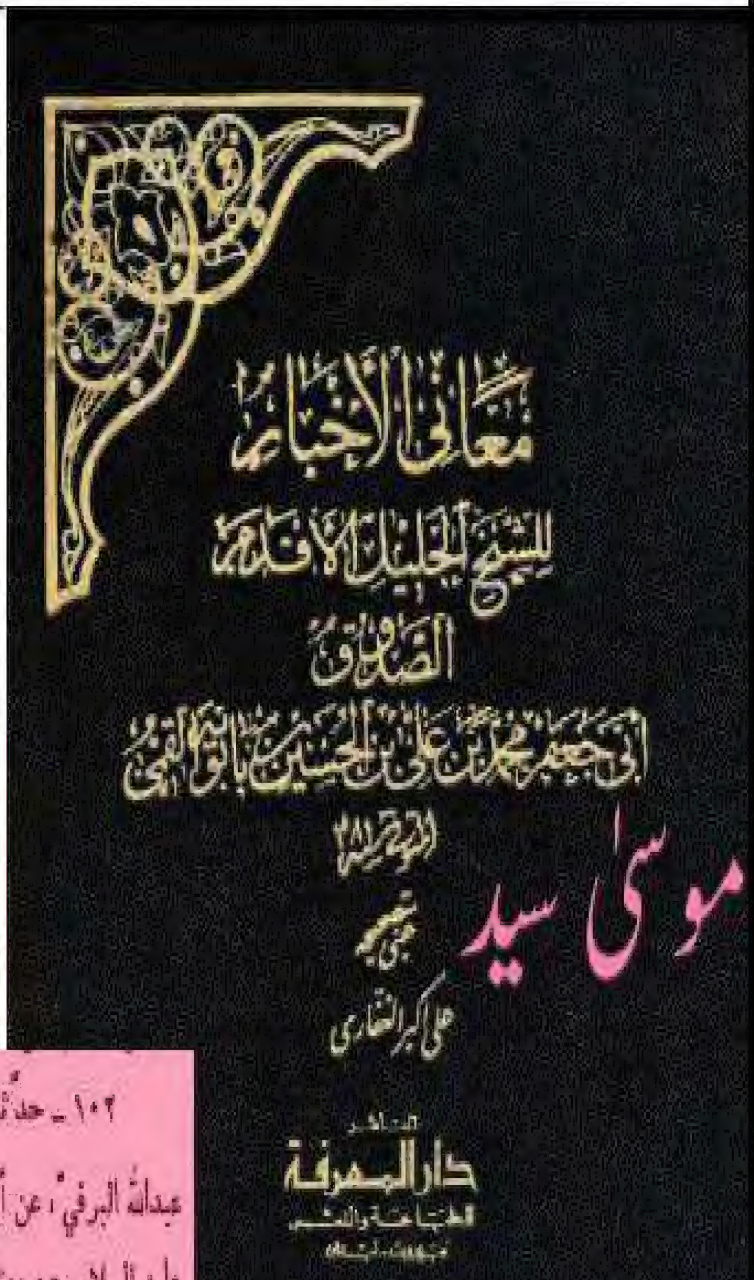

إليه فإذا انتشر في إبتغاء ماقسم الله له انتشر وقد حطّت عنه سيّئاته وغفرت لذنوبه ، و إذا ذكر الله عزّ وجلّ بالآصال وهي العشيّات راجع نفسه فيما كان منه في يومه ذلك من سرف على نفسه وإضاعة لأمر ربّه فإذا ذكر الله عزّ وجلّ واستغفر الله تعالى وأناب راجع إلى أهله وقد غفرت له ذنوبه يومه . وإنّما تحمد[1] الشهادة أيضاً إذا كانت من تائب إلى الله استغفر من معصية الله عزّ وجلّ .

١٠١ ـ حدّثنا أبو الحسن ، قال : حدّثنا علي بن أحمد الطبري ، قال : حدّثنا أبو سعيد قال : حدّثنا خراش ، قال : حدّثنا مولاي أنس قال : كان أصحاب رسول الله ﷺ يتّجرون في البحر ـ يعني أنّ التجارة في البحر ركوبه وليس بهيج[2] ليس من المكر وهو من الانتشار والابتغاء الذي أذن الله عزّ وجلّ فيه بقوله عزّ وجلّ : « فإذا قضيت الصلوة فانتشروا في الأرض وابتغوا من فضل الله »[3] وقد روي في ركوب البحر والنهي عنه حديث .

١٠٢ ـ حدّثنا محمد بن علي ماجيلويه ، عن عمّه محمد بن أبي القاسم ، عن أحمد بن أبي عبدالله البرقي ، عن أبيه ، عن محمد بن سنان ، عن مفضّل بن عمر ، قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام ، عن معنى قول أمير المؤمنين صلوات الله عليه لمّا نظر إلى الثاني وهو مسجّى[4] بثوبه « ما أحدٌ أحبّ إليّ أن ألقى الله بصحيفة من هذا المسجّى ، فقال : عنى بها الصحيفة التي كتبت في الكعبة .

١٠٢ ـ حدّثنا محمد بن علي ماجيلويه ، عن عمّه محمد بن أبي القاسم ، عن أحمد بن أبي عبدالله البرقي ، عن أبيه ، عن محمد بن سنان ، عن مفضّل بن عمر ، قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام ، عن معنى قول أمير المؤمنين صلوات الله عليه لمّا نظر إلى الثاني وهو مسجّى[4] بثوبه « ما أحدٌ أحبّ إليّ أن ألقى الله بصحيفة من هذا المسجّى ، فقال : عنى بها الصحيفة التي كتبت في الكعبة .

١٠٣ ـ حدّثنا علي بن أحمد ... حدّثنا محمد بن أبي عبدالله ... عن علي ... أنه قال : « إنّ ولد ... ومن ذلا .

... عن أحمد ، قال : ... [1] وغيره ، عن ...

(٤) راجع ٦ البحر .

حرمتِ متعہ، کتابِ شیعہ

كتاب النكاح ٥٤١

٥ - فَأَمَّا مَا رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ: حَرَّمَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله لُحُومَ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ وَنِكَاحَ الْمُتْعَةِ.

فَالْوَجْهُ فِي هَذِهِ الرِّوَايَةِ أَنْ نَحْمِلَهَا عَلَى التَّقِيَّةِ لِأَنَّهَا مُوَافِقَةٌ لِمَذَاهِبِ الْعَامَّةِ وَالْأَخْبَارُ الْأُوَلُ مُوَافِقَةٌ لِظَاهِرِ الْكِتَابِ وَإِجْمَاعِ الْفِرْقَةِ الْمُحِقَّةِ عَلَى مُوجِبِهَا فَيَجِبُ أَنْ يَكُونَ الْعَمَلُ بِهَا دُونَ هَذِهِ الرِّوَايَةِ الشَّاذَّةِ.

٩٣ - باب: أنه لا ينبغي أن يتمتع إلا بالمؤمنة العارفة العفيفة دون المخالفة الفاجرة

١ - مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مُوسَى عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي سَارَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام عَنْهَا يَعْنِي الْمُتْعَةَ فَقَالَ لِي: حَلَالٌ وَلَا تَتَزَوَّجْ إِلَّا عَفِيفَةً إِنَّ اللهَ تَعَالَى يَقُولُ: ﴿وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ﴾ فَلَا تَضَعْ فَرْجَكَ حَيْثُ لَا تَأْمَنُ عَلَى دِينِكَ.

٢ - عَنْهُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام عَنِ الْمَرْأَةِ الْحَسْنَاءِ الْفَاجِرَةِ هَلْ يَجِبُ لِلرَّجُلِ أَنْ يَتَمَتَّعَ بِهَا يَوْماً أَوْ أَكْثَرَ؟ فَقَالَ: إِذَا كَانَتْ مَشْهُورَةً بِالزِّنَا فَلَا يَتَمَتَّعْ مِنْهَا وَلَا يَنْكِحْهَا.

٣ - عَنْهُ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيِّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ إِسْحَاقَ الْحَذَّاءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ

"حضرت زیدؓ بن زین العابدینؓ نے اپنے آباء کے واسطہ سے حضرت امیر المومنین حضرت علیؓ سے روایت کی ہے کہ رسولؐ اللہ نے پالتو گدھوں اور نکاح متعہ کو حرام قرار دیا۔"

قال: لا تمتع بالمؤمنة فتبتلها.

المتوفى ٤٦٠ هـ

سیدنا عمرؓ پر شیعہ رافضین الزام دیتے ہیں کہ انہوں نے متعہ جیسی عظیم نعمت کو حرام قرار دیا اور اس طرح لوگ ایک عظیم ترین نعمت سے محروم ہو گئے۔
جب کہ یہ بات اہلسنت کتب میں موجود ہے کہ رسول اللہ نے متعہ کی حرمت کا خود اعلان کیا اس لئے ایسا کہنا کہ حضرت عمرؓ نے اپنی طرف سے متعہ کی حرمت کا اعلان کیا یہ غلط ہے۔
شیعہ کا عظیم مجتہد طوسی اپنی کتاب الاستبصار میں لکھتا ہے کہ "سیدنا علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے پالتو گدھوں اور نکاح متعہ کو حرام قرار دیا۔"
یہ روایت لکھنے کے بعد طوسی لکھتا ہے کہ "ہم اس کو تقیہ پر محمول کریں کیونکہ یہ جمہور اہل اسلام یعنی اہل السنت کے موافق ہے۔"
مگر اسکو کیا کہئے کہ بدبختوں کو تقیہ گھڑنا ہی نہ آیا۔ ارے کمبختو اول تو یہ حدیث پاک ہے،
اس لئے کوئی بھی تقیہ کر کے یا کسی بھی صورت میں حضورؐ پاک پر جھوٹ نہیں بول سکتا اور ایسے کام کی امید کی جائے سیدنا علیؓ سے۔۔۔ چہ معنی دارد
دوم اس روایت میں دو چیزوں کو حرام قرار دیا گیا ہے یعنی پالتو گدھوں اور متعہ کو۔ اس لئے اگر تقیہ کو لیا جائے گا تو دونوں پر لیا جائے گا۔

جہاں تقیہ کر کے متعہ حرام نہ ہوا وہاں پالتو گدھوں کا گوشت کیوں حرام ہو گیا؟

لہذا اب رافضین سے گزارش ہے کہ تقیہ کر کے متعے بھی کرو اور گدھے کا گوشت بھی کھاؤ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سیرت پر عمل کرنا

الأخبار الطوال

تأليف

أبي حنيفة

أحمد بن داود الدينوري

(٢٨٢هـ)

تحقيق

عبد المنعم عامر

إدارة إحياء التراث

وزارة الثقافة والإرشاد القومي

مراجعة

الدكتور جمال الدين الشيال

أستاذ التاريخ الإسلامي بكلية الآداب

جامعة الإسكندرية

General Organization Of the Alexandria Library (GOAL)
Bibliotheca Alexandrina

وزارة الثقافة والإرشاد القومي
الإقليم الجنوبي

وايم الله ليأتين عليها زمان لا يُرى منها إلا شُرُفات مسجدها في البحر ، مثل جُؤجؤ[1] السفينة ، انصرفوا إلى منازلكم » . ثم نزل ، وانصرف إلى معسكره ، وقال لمحمد بن أبي بكر : « سِرْ مع أختك حتى توصلها إلى المدينة ، وعجِّل اللحوق بي بالكوفة » ، فقال : « أعفني من ذلك يا أمير المؤمنين » ، فقال علي : « لا أعفيك منه ، ومالك بُدّ » . فسار بها حتى أوردها المدينة .

وشخص عليّ عن البصرة ، واستعمل عليها عبد الله بن عباس ، فلما انتهى إلى المربد[2] التفت إلى البصرة ، ثم قال : « الحمد لله الذي أخرجني من شرّ البقاع تُرابا ، وأسرعها خرابا ، وأقربها من الماء ، وأبعدها من السماء » . ثم سار ، فلما أشرف على الكوفة ، قال : « ويحك يا كوفان ، ما أطيب هواءك ، وأغذى تربتك ، الخارج منك بذنب ، والداخل إليك برحمة ، لا تذهب الأيام والليالي ، حتى يجيء إليك كل مؤمن ، ويبغض المقام بك كل فاجر ، وتعمرين ، حتى إن الرجل من أهلك ليبكّر إلى الجمعة فلا يلحقها من بُعد المسافة » .

قالوا : وكان مقدمه الكوفة يوم الإثنين لاثنتي عشرة ليلة خلت من رجب سنة ست وثلاثين ؛ فقيل له : « يا أمير المؤمنين ، أتنزل القصر ؟ » ، قال : « لا حاجة لي في نزوله ، لأن عمر بن الخطاب رضي الله عنه كان يبغضه ، ولكني نازل الرحبة » ، ثم أقبل حتى دخل المسجد الأعظم ، فصلى ركعتين ، ثم نزل الرحبة ، فقال الشنّي يحرّض عليا على المسير إلى الشام :

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے اپنی زندگی کی قسم میں حق کے خلاف چلنے والوں اور گمراہی میں بھٹکنے والوں سے جنگ میں کسی قسم کی رو رعایت اور سستی نہیں کروں گا

نہج البلاغ اردو مترجمہ مفتی جعفر حسین حضرت علی کے خطبات خطبہ نمبر ۲۴ صفحہ ۱۳۶

إلى تمام الكلام فإن السكت عنه عُيّ عن عُمَيْر به إنما يسكت نقعة بها واجدة فإذا احتاج إلى نصرتهم واضطر إلى مرا فدائهم قعدوا عن نصرته وتثاقلوا عن صوته فيغير ترافد الأيدي الكثيرة وتناهض الأقدام الجمة۔

ہے کہ جو شخص اپنے قبیلے سے کمک طلب نہیں کرتا تو اس نے ایک بڑی طاقت کی حفاظت کو رد کیا۔ لیکن جب اس کی امداد کی ضرورت پڑے گی اور ان کی ہمدردی و اعانت کیلئے اچانک مضطر ہوگا تو وہ ان کے ہمت سے بڑھنے والے ہاتھوں اور اٹھنے والے قدموں کی ہمدردیوں اور چارہ سازیوں سے محروم ہو جائے گا۔

خطبہ ۲۴

وَمِنْ خُطْبَةٍ لَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلَعَمْرِي مَا عَلَيَّ مِنْ قِتَالِ مَنْ خَالَفَ الْحَقَّ وَخَابِطَ الْغَيِّ مِنْ إِدْهَانٍ وَلَا إِيهَانٍ

مجھے اپنی زندگی کی قسم! میں حق کے خلاف چلنے والوں اور گمراہی میں بھٹکنے والوں سے جنگ میں کسی قسم کی رو رعایت اور سستی نہیں کروں گا۔ اللہ کے بعد اللہ سے ڈرو اور اس کے غضب

وَمِنْ خُطْبَةٍ لَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلَعَمْرِي مَا عَلَيَّ مِنْ قِتَالِ مَنْ خَالَفَ الْحَقَّ وَخَابِطَ الْغَيِّ مِنْ إِدْهَانٍ وَلَا إِيهَانٍ
مجھے اپنی زندگی کی قسم! میں حق کے خلاف چلنے والوں اور گمراہی میں بھٹکنے والوں سے جنگ میں کسی قسم کی رو رعایت اور سستی نہیں کروں گا۔ اللہ کے بعد اللہ سے ڈرو اور اس کے غضب

لو اثرت عليه الأخبار باستيلاء أصحاب معاوية على البلاد وقدم عليه عماله على اليمن وهما عبيد الله بن العباس وسعيد بن نمران لما غلب عليها بسر بن أبي أرطاة فقام عليه السلام إلى المنبر ضجرا بتثاقل أصحابه عن الجهاد ومخالفتهم له في الرأي فقال۔

معاویہ کے اصحاب (آپ کے مقبوضہ) شہروں پر تسلط جما رہے ہیں اور یمن کے عامل عبید اللہ ابن عباس اور سپہ سالار لشکر سعید ابن نمران جب ابن ابی ارطات سے مغلوب ہو کر حضرت کے پاس پلٹ آئے تو آپ اپنے اصحاب کو جہاد میں سستی اور رائے کی خلاف ورزی سے بددل ہو کر منبر کی طرف بڑھے اور فرمایا۔

یہ عالم ہے اس کوفہ کا جس کا بند و بست میرے ہاتھ میں ہے (اے کوفہ) اگر تیرا یہی عالم رہا کہ تجھ میں آندھیاں چلتی

نہج البلاغہ

موسیٰ سید ترجمہ وحواشی
از
حجۃ الاسلام علامہ مفتی جعفر حسین صاحب قبلہ مرحوم و مغفور اعلی اللہ مقامہ

المعراج کمپنی
(لاہور پاکستان)

کتاب اللہ اور سنتِ رسولؐ کے بعد خلفاء راشدینؓ کی سنت پر عمل کرنا سیدنا امام حسنؓ جن کو شیعہ اپنا دوسرا امام معصوم مانتے ہیں یقیناً خلفاءِ راشدینؓ نیکوکار تھے حق پر مبنی فیصلہ کرنے والے تھے یہی وجہ ہے کہ حضرت امام حسنؓ کے ہاں ان کا یہ مقام تھا کہ وہ شرائط میں خلفاء راشدینؓ کی سیرت کو کتاب اللہ اور سنتِ رسولؐ کے بعد رکھتے تھے

کتاب الرافضۃ منتہی الامال الجز اول الصفحہ ۳۲۱

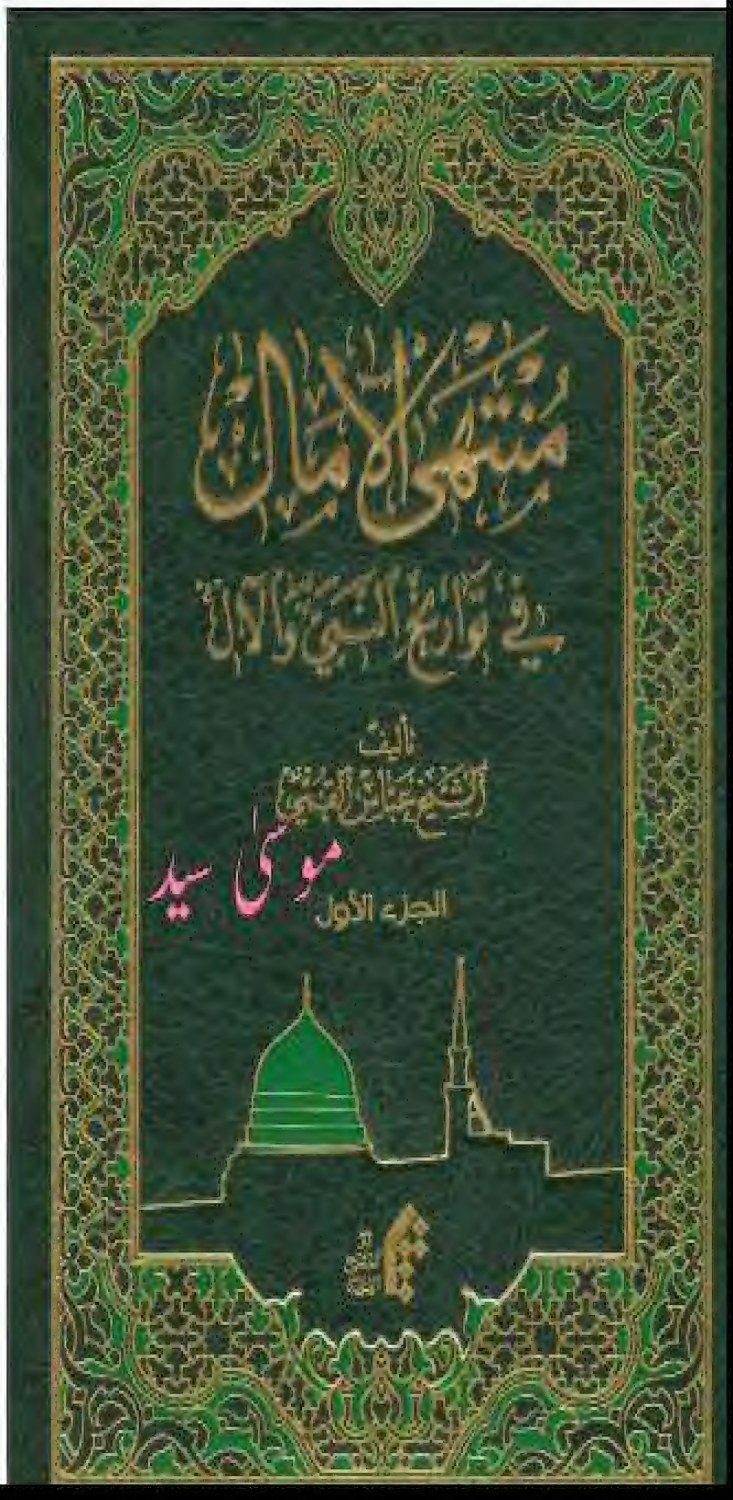

والآن فأنا أصالحك على شروط أعرف أنّك لن تفي بها ، فلا يسرّك أنّ الملك يسرّك لك ، فسرعان ما ستندم كما ندم من قبلوا الخلافة ، لكنّ ندمهم لم يعقب لهم نفعاً .

ثم أرسل ابن عمّه عبد الله بن الحارث[1] إلى معاوية ليأخذ عليه العهود والمواثيق ، ويكتب كتاب الصلح . وكان الكتاب كالآتي :

بسم الله الرحمن الرحيم

هذا ما صالح عليه الحسن بن عليّ بن أبي طالب (عليه السلام) معاوية بن أبي سفيان ، صالحه على أن لا يتعرّض له ، على أن يعمل في الناس بكتاب الله وسنّة رسوله (صلى الله عليه وآله) ، وسيرة الخلفاء الصالحين . وليس لمعاوية بن أبي سفيان أن يعهد إلى أحد من بعده عهداً ، وعلى أن الناس آمنون حيث كانوا من أرض الله . في شامهم وعراقهم وحجازهم ويمنهم ، وعلى أنّ أصحاب عليّ وشيعته آمنون على أنفسهم وأموالهم ونسائهم وأولادهم ، وعلى معاوية بن أبي سفيان بذلك عهد الله وميثاقه ، وعلى أن لا يبغي للحسن بن علي ولا لأخيه الحسين ولا لأحد من أهل بيت رسول الله (صلى الله عليه وآله) غائلة ، سرّاً ولا جهراً ، ولا يخيف أحداً منهم في أفق من الآفاق ، وأن يترك سبّ عليّ (عليه السلام) والقنوت عليه بالصلاة ، وأن لا يذكر علياً (عليه السلام) وشيعته إلاّ بخير .

ولما كتب الصلح شهد عليه بذلك ـ وكفى بالله شهيداً ـ عبد الله بن الحارث ، وعمرو بن أبي سلمة ، وعبد الله بن عامر ، وعبد الرحمن بن سمرة[2] ، وآخرون .

ولمّا تمّ عقد الصلح توجّه معاوية إلى الكوفة ، ولما بلغ النخيلة نزل فيها ، وكان يوم جمعة ، فصلّى بالناس وخطب خطبة قال في آخرها :

« إنّي والله ما قاتلتكم لتصلّوا ولا لتصوموا ولا لتحجّوا ولا لتزكّوا ، إنّما قاتلتكم لأتأمّر عليكم ، ولقد أعطاني الله ذلك وأنتم كارهون ؛ ألا وإنّي كنت منّيت الحسن (عليه السلام) وأعطيته أشياء ، وجميعها تحت قدميّ لا ألي بشيء منها » .

ودخل معاوية الكوفة بعد فراغه من خطبته بالنخيلة ، وبعد أيام قضاها في الكوفة أتى

---

(١) هو عبد الله بن الحرث بن نوفل بن الحرث بن عبد المطّلب .

(٢) هو عبد الرحمن بن سمرة بن حبيب بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصيّ ، ويكنّى أبا سعيد ، أسلم يوم الفتح ، وسكن البصرة ، واستعمله عبد الله بن عامر لمّا كان أميراً على البصرة ، وتولّى بالبصرة سنة خمسين ، وقيل سنة إحدى وخمسين ، وكان متواضعاً .

سیدنا علیؓ کا خطبہ ملاحظہ فرمائیں۔

یہ روایت امام باقرؒ اور امام جعفرؒ سے مروی ہے اے اللہ جس طرح تو نے خلفائے راشدینؓ کی اصلاح فرمائی اسی طرح ہماری اصلاح فرما پوچھا گیا وہ کون ہیں ؟ فرمایا وہ میرے دوست میرے بزرگ ابو بکرؓ اور عمرؓ ہیں جو ہدایت کے امام ہیں قریش کے دو عظیم فرد ہیں رسول کریم ﷺ کے بعد مقتدا ہیں اور شیخ الاسلام ہیں جس نے انکی پیروی کی بچ گیا جس نے انکی اتباع کی صراط مستقیم پر چل پڑا۔

تلخیص الشافی شیخ الطائفہ جعفر الطوسی جلد سوم الصفحہ ۲۱۸

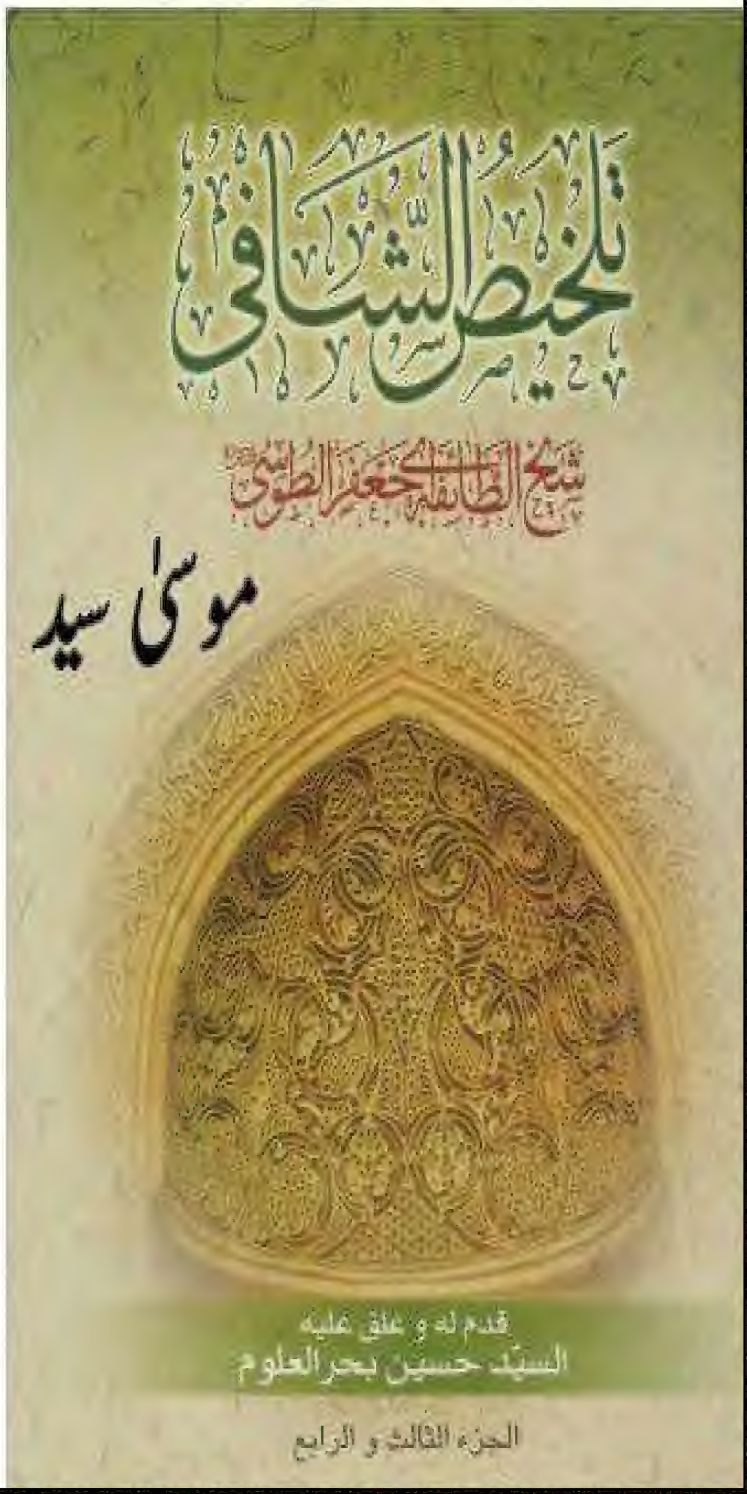

منها قبل وفاته .

واستدلوا : بماروي عن النبي ﷺ أنه قال في ابي بكر وعمر : « هذان سيدا كهول أهل الجنة » قالوا : والمراد بذلك أنهما سيدا من يدخل الجنة من كهول الدنيا ، كما قال ﷺ في الحسن والحسين عليهما السلام « سيدا شباب أهل الجنة » قالوا : والمراد بذلك أنهما سيدا من يدخل الجنة من شباب الدنيا .

وروي عن جعفر بن محمد عن أبيه : أن رجلا من قريش جاء إلى أمير المؤمنين ﷺ ، فقال : سمعته يقول في الخطبة ـ أنفا ـ « اللهم أصلحنا بما أصلحت به الخلفاء الراشدين » قلت فمن هما قال : حبيباي وعماك أبو بكر وعمر اماما الهدى ، وشيخا الاسلام ورجلا قريش ، والمقتدى بهما بعد رسول الله ﷺ من اقتدى بهما عصم ، ومن اتبع آثارهما هدي إلى صراط مستقيم » .

وروى أبو جحيفة ومحمد بن علي وعبد خير وسويد بن غفلة وأبو حكيمة

وروي عن جعفر بن محمد عن أبيه : أن رجلا من قريش جاء إلى أمير المؤمنين ﷺ ، فقال : سمعته يقول في الخطبة ـ أنفا ـ « اللهم أصلحنا بما أصلحت به الخلفاء الراشدين » قلت فمن هما قال : حبيباي وعماك أبو بكر وعمر اماما الهدى ، وشيخا الاسلام ورجلا قريش ، والمقتدى بهما بعد رسول الله ﷺ من اقتدى بهما عصم ، ومن اتبع آثارهما هدي إلى صراط مستقيم » .

فوالله لأملأنها على أبي فصيل خيلا ورجلا » فانروى عنه علي ﷺ ، وقال « ويحك يا أبا سفيان ، هذه من دواهيك ، وقد اجتمع الناس على أبي بكر مازلت تبغي الاسلام العوج في الجاهلية والاسلام ووالله ما ضر للاسلام ذلك شيئا مازلت صاحب فتنة » .

درآمدن رسول خدا به شعب ابوطالب شش هزار و دویست و ده سال بعد از هبوط آدم علیه السلام بود

[بیرون آمدن بنی‌هاشم از محاصره]

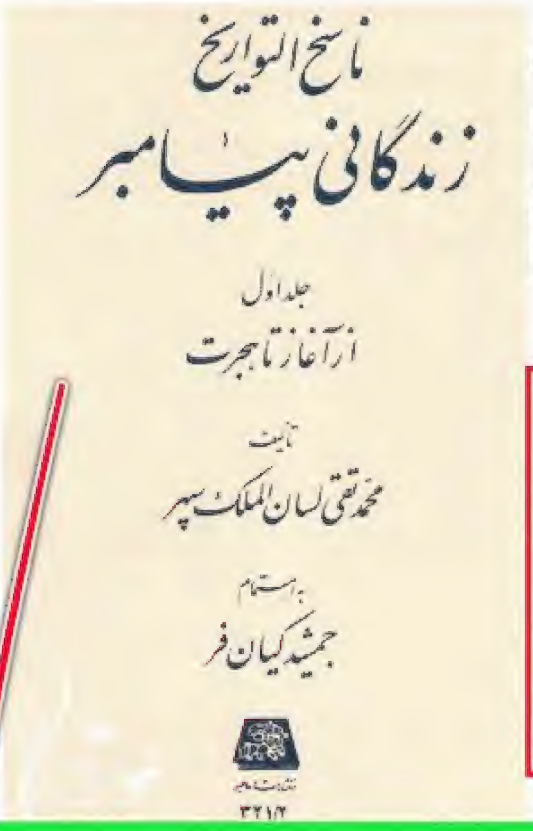

ناسخ التواریخ
زندگانی پیامبر
جلد اول
از آغاز تا هجرت
تألیف
محمدتقی لسان الملک سپهر
به اهتمام
جمشید کیان فر
۳۲۱/۲

تا رقوم ...
صحیفه را
ست، از ک
مقتول ...

[بیرون آمدن بنی‌هاشم از محاصره]

و از اینجا در میان قریش سخن به درازکشید و هرکس چیزی گفت. در این هنگام ابوطالب با جمعی از مردم خود از شعب بیرون شده به کعبه اندر آمده و در انجمن قریش بنشست، ابوجهل گمان داشت که او از زحمت و رنجی که در شعب برده صبرش اندک گشته و اکنون از بهر آن آمده که محمّد را تسلیم کند و ایشان او را به قتل آرند و حکم صحیفه را برگیرند، اما ابوطالب سخن آغاز کرد و گفت: ای مردمان سخنی گویم که جز بر خیر شما نیست، برادرزاده‌ام محمّد ﷺ مرا خبر داده که

شعب ابی طالب کی گھاٹی میں نبی کریم کے ساتھ حضرت ابوبکر صدیق بھی موجود تھے۔ حضرت ابو طالب نے بصورت شعر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق کا موجود ہونا صراحت کے ساتھ ذکر کیا ہے۔(شیعہ کتاب ناسخ التواریخ جلد اوّل صفحہ 511)

هفتم بعثت که آن جماعت به شعب رفته بودند تا این‌قوت سه سال تمام بود؛ و ابوطالب این شعرها در تمجید آن پنج تن فرماید که در خرق صحیفه اقدام نمودند:

اَلاٰ هَلْ أتىٰ بَحْرِينا صُنْعُ رَبِّنا ... عَلَى نَائِيهِمْ وَاللهُ بِالنَّاسِ أرْوَدُ
فَيُخْبِرَهُمْ اَنَّ الصَّحِيفَةَ مُزِّقَتْ ... وَ أنْ كُلَّ ما لَمْ يَرْضَهُ اللهُ مُفْسَدُ
جَزَى اللهُ رَهْطاً بِالْحَجُونِ تَبايَعُوا ... عَلىٰ مَلاءٍ يَهْدِي لِحَزْمٍ وَ يُرْشِدُ
قُعُوداً لَدَى خَطْمِ الحَجُونِ كَأَنَّهُم ... مَقاوِلَةٌ بَلْ هُمْ اَعَزُّ وَ اَمْجَدُ
اَعانَ عَلَيْها كُلُّ صَفْرٍ كَأَنَّهُ ... اِذا ما مَشىٰ فِي رَفْرَفِ الدَّرْعِ أحْرَدُ
جَرِيٌّ عَلىٰ جُلِّ الخُطُوبِ كَأَنَّهُ ... شِهابٌ بِكَفَّى قابِسٍ يَتَوَقَّدُ
قَضَوْا ما قَضَوْا فِي لَيْلِهِمْ ثُمَّ أصْبَحوا ... عَلىٰ مَهَلٍ وَ سائِرُ النَّاسِ رُقَّدُ
هُمُ رَجَعُوا سَهْلَ بْنَ بَيْضاءَ راضِياً ... وَ سَرَّ اَبُوبَكْرٍ بِها وَ مُحَمَّدُ

۱. ارضه: موریانه

شعب ابی طالب کے واقعہ میں شیخین کریمین (حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر) رضی اللہ عنہما کی عدم شرکت کا دعویٰ ہی باطل و مردود ہے اس لیے کہ اس نے اپنے گمان فاسد سے یہ تحریر کیا ہے اس نے اپنے دعویٰ کی دلیل میں کوئی صریح بسندِ صحیح روایت نقل نہیں کی ہے۔ اس لیے کہ ائمہ نے شعب ابی طالب کے حالات بیان فرماتے ہوئے صراحت کے ساتھ ذکر کیا ہے کہ جب سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایذاء رسانی پر قریش مجتمع ہو گئے اور انہوں نے ایک صحیفہ (عہد نامہ) لکھا، حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اسی مشکل ترین وقت میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اس وجہ سے جناب ابو طالب نے اس واقعہ کو بصورت شعر ذکر کیا ہے جس میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سرکار سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ہونا صراحت کے ساتھ مذکور ہے۔

وهم رجعوا سهل بن بيضا راضيا فسر ابوبكر بها و محمد

جناب ابو طالب نے کہا: قبیلۂ قریش نے سہل بن بیضاء کو راضی کر کے واپس کیا ایک جماعت قریش کی صحیفہ کے نقض اور توڑنے کے لیے کھڑی ہو گئی، ان میں سہل بن بیضا بھی تھا۔ جنہوں نے ابھی قبول اسلام نہ کیا تھا بعد میں مسلمان ہوئے۔ پس اس بات پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی راضی ہوئے، اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی مسرور ہوئے۔

(ازالۃ الخفاء ۲/۱۰ از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی)

دیگر ائمہ محدثین نے بھی اس واقعہ کو نقل کیا ہے مذکور شعر کے ساتھ۔ حوالہ جات ملاحظہ ہوں۔ (البدایہ والنہایہ ۳/۹۸، سیرت ابن ہشام ۱/۳۷۹، الاستیعاب مع الاصابہ ۲/۹۲)

اس واقعہ کو شیعہ کے علماء نے بھی نقل کیا، مذکور شعر کے ساتھ۔ (تاریخ التواریخ ۵/۲۲۴)

معلوم ہوا کہ شیعہ مذکور کا یہ اعتراض بر بنائے جہالت و خباثت ہے اس کا حقیقت سے دور کا بھی تعلق نہیں ہے۔

اختصار مانع ہونے کی وجہ سے ہم نے صرف سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ہی ذکر کیا ہے یہ بات قابلِ غور ہے کہ شعب ابی طالب کے واقعہ کا سبب ہی حضرت عمر اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا قبول اسلام تھا۔ (دیکھئے طبری ۲/۳۳۵، البدایہ ۳/۷۹، روضۃ الصفاء للشیعی میں یہی مذکور ہے ۲/۴۹)

پھر دوسری بات یہ ہے کہ عدم ذکر عدم شے کو مستلزم نہیں ہوا کرتا۔ شیعہ کا یہ کہنا بغیر دلیل کے باطل و مردود ہے۔

ہوں ان کو وہ ان کے حوالے کر دے۔ یہ دونوں اس کام کے لیے نجاشی کے پاس آئے اس سے اپنے آنے کی غرض بیان کی مگر ان کو اس میں قطعی کامیابی نہیں ہوئی اور وہ اپنا منہ لے کر واپس آ گئے۔

بنو ہاشم کے خلاف معاہدہ:

عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اسلام لے آئے' یہ ایک نہایت زبردست طاقتور اور جری آدمی تھے۔ ان سے پہلے حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اسلام لا چکے تھے ان دونوں کے مسلمان ہو جانے سے اب اصحاب رسولؐ نے اپنے میں زیادہ قوت محسوس کی اور اسلام قبائل میں پھیلنے لگا۔ نجاشی نے بھی اپنے یہاں کے پناہ گزینوں کی حفاظت وحمایت کی' اس سے قریش بہت طیش میں آئے انھوں نے آپس میں مشاورت کر کے یہ عہد کیا اور اس کے لیے باقاعدہ عہد نامہ لکھا کہ ان میں سے اب آئندہ کوئی بنو ہاشم اور بنوالمطلب سے نہ مناکحت کرے اور نہ تجارت کرے' اس کے لیے انھوں نے ایک باضابطہ تحریری معاہدہ لکھا اور اس کی بجا آوری کے لیے سب نے سخت عہد و پیمان کیے اور اس کی شرائط کی پابندی کو اپنے اوپر زیادہ شدت سے لازم کرنے کے لیے اس معاہدہ کو کعبہ کے وسط میں لٹکا دیا۔

شعب ابی طالب:

قریش کے اس بندوبست پر بنو ہاشم اور بنوالمطلب ابوطالب کے پاس چلے گئے اور ان کے ساتھ ان کی گھاٹی میں جا رہے۔ بنو ہاشم میں سے ابولہب عبدالعزیٰ بن المطلب قریش کے پاس گیا اور اس نے ابوطالب کے مقابلے میں ان کی امداد کی۔ دو یا تین سال مسلمان اسی بے کسی کی حالت میں رہے یہاں تک کہ ان کو زندگی گزارنا مشکل ہو گیا۔ کھانے پینے کی تکلیف ہونے لگی کوئی چیز ان کو پہنچتی نہ تھی البتہ اگر قریش میں سے کوئی ان پر ترس کھا کر کوئی چیز بھیجنا چاہتا تو خفیہ طور پر پہنچاتا۔ اسی اثنا میں ایک دن ابوجہل کی حکیم بن حزام بن خویلد بن اسد سے مڈبھیڑ ہو گئی' اس کے ہمراہ ایک غلام تھا جس پر گیہوں بار تھا یہ اسے اپنی پھوپھی خدیجہؓ بن خویلد رضی اللہ عنہا کے پاس جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ابوطالب کی گھاٹی میں تھیں لے جا رہا تھا۔ ابوجہل نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ تم بنو ہاشم کے لیے کھانا لے جا رہے ہو' بخدا تم اسے لے کر یہاں سے آگے نہیں بڑھ سکتے ورنہ میں تمام مکہ میں تم کو رسوا کر دوں گا۔ اتنے میں ابو

شعب ابی طالب کے واقعہ کا سبب ہی حضرت عمر فاروق اور دوسرے صحابہ کرام کا قبول اسلام تھا۔

منگوا [illegible] کا ڈاہٹا اٹھایا اور اس [illegible] ناشہ دیکھ رہے تھے قریش اس بات کو پسند نہیں کرتے تھے کہ اس واقعہ کی اطلاع رسول اللہ ﷺ اور ان کے صحابہ کو ہو اور ان کو خوش ہونے کا موقع ملے۔

اس زمانے میں رسول اللہ ﷺ دن رات اپنی قوم کو علانیہ اور خفیہ طور پر دعوت دیتے رہے آپؐ پر متواتر وحی نازل ہوتی رہی جس میں آپ کو امر اور نہی کی جاتی تھی' آپؐ کے دشمنوں کے لیے وعید آتی تھی اور آپ کی نبوت کے ثبوت میں مخالفین کے لیے دلائل وبراہین نازل ہوتے تھے۔

کفار مکہ کی حضرت محمد ﷺ کو پیشکش:

ایک مرتبہ آپ کی قوم کے اشراف جمع ہوئے ا[illegible] میں دولت مند ترین شخص ہو جاؤ گے اور جس عورت [illegible]

ہے۔

حضرت ابوطالب کا قصیدہ

ابن اسحاق کہتے ہیں جب دیمک صحیفہ کو چاٹ کر گئی ہو اور ظالم معاہدہ ختم ہو گیا تو حضرت ابو طالب نے ایک قصیدہ لکھا جس میں ان افراد کی ستائش کی جنہوں نے اس معاہدہ کو ختم کرنے کی تگ ودو کی۔ وہ مشہور قصیدہ یہ ہے۔

أَلَا هَلْ أَتَى بَحْرَيْنَا صُنْعُ رَبِّنَا عَلَى نَأْيِهِمْ وَاللّٰهُ بِالنَّاسِ أَرْوَدُ

کیا ہمارے سمندر کا سفر طے کرنے والے مہاجروں کو اس دوری کے باوجود ہمارے رب نے جو کیا ہے انہیں معلوم ہو گیا ہے اور اللہ تعالیٰ لوگوں کے ساتھ حلم و بردباری کے ساتھ معاملہ کرتا ہے۔

هُمْ رَجَعُوْا سَهْلَ بْنَ بَيْضَاءَ رَاضِيًا وَ سُرَّ أَبُوْبَكْرٍ وَ مُحَمَّدٌ

انہوں نے سہل بن بیضاء کو راضی واپس کر دیا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور محمد مصطفیٰ ﷺ اس سے مسرور ہو گئے۔

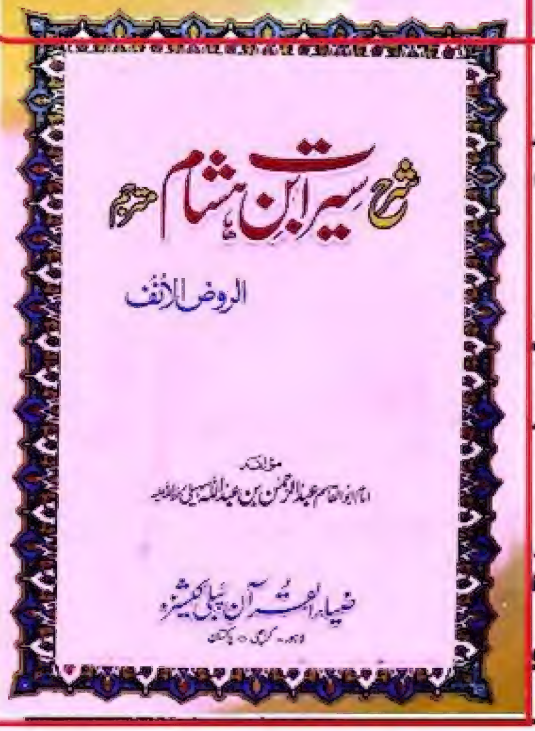

شعب ابی طالب کی گھاٹی میں نبی کریم کے ساتھ حضرت ابوبکر صدیق بھی موجود تھے۔ حضرت ابو طالب نے بصورت شعر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق کا موجود ہونا صراحت کے ساتھ ذکر کیا ہے۔
(شرح سیرت ابن ہشام جلد دوم 252)

انسان میں عیب ہوتی ہے وَهُمْ رَجَعُوْا..... سہل سے مراد ابن وھب بن ربیعہ بن ھلال بن ضبہ بن حارث بن فہر ہے۔ بیضاء اس کی ماں تھی اس کا نام وعد بنت تجدم بن امیہ بن ضرب بن حارث بن فہر تھا۔ یہ تین بھائی تھے۔ سہل، سہیل اور صفوان۔

اسود۔ یہ ایک پہاڑ کا نام ہے۔ اس پر ایک شخص قتل ہو گیا۔ جس کے قاتل کا پتہ نہ چل سکا اس وقت مقتول کے ورثاء نے یہ کہا لَدَيْكَ الْبَيَانُ لَوْ تَكَلَّمْتَ اَسْوَدُ۔ اسی سے یہ ضرب المثل بن گیا۔

شیعہ اعتراض

تاریخ شاہد ہے کہ قریش مکہ نے آنحضرت ﷺ سے مکمل طور پر بائیکاٹ کر لیا تھا۔ اس بائیکاٹ کا عرصہ تین سال کا ہے۔ حضرت ابو طالبؑ تمام بنی ہاشم کو شعب ابو طالب میں لے گئے تھے۔ یہ تین برس کا عرصہ بنی ہاشم نے نہایت عُسرت اور کٹھن تکالیف سے گزارا۔ ان تین سال کے دوران حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کہاں تھے۔ اگر یہ بزرگ مکہ میں ہی تھے تو انہوں نے حضرت کا ساتھ کیوں نہ دیا اور اگر شعب ابی طالب میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ نہ جا سکے تو کیا کسی وقت ان بزرگوں نے آب و دانہ ہی کی کوئی آنحضرت ﷺ کی مدد کی ہو۔ جب کہ کفارِ مکہ میں سے زہیر بن امیہ بن مغیرہ نے پانی اور کھانے پہنچانے اور عہد نامہ کو توڑنے پر دوستوں کو آمادہ کیا۔

خلفاءِ راشدین ابو بکر و عمر عثمان و علی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ اجمعین

شیعہ مفسر علامہ السید محمد حسین الطباطبائی اپنی تفسیر المیزان میں قرآن مجید کی سورۃ النور آیت ۵۵ کی تفسیر میں لکھتا ہے:

"اللہ ان کو خلافت عطا کرے گا اس سے مراد وہ چار خلفاء ہیں جو نبیؐ کے بعد خلیفہ بنے، جن کو خلفاءِ الراشدین کہا جاتا ہے۔"

تفسیر الرافضۃ تفسیر المیزان از علامہ السید محمد حسین الطباطبائی جلد ۱۵ صفحہ ۱۵۴

١٥٤ ..... الجزء الثامن عشر

وقوله : ﴿ومن كفر بعد ذلك فاولئك هم الفاسقون﴾ ظاهر السياق كون ﴿ذلك﴾ إشارة إلى الموعود والأنسب على ذلك كون ﴿كفر﴾ من الكفران مقابل الشكر ، والمعنى : ومن كفر ولم يشكر الله بعد تحقق هذا الوعد بالكفر أو النفاق أو سائر المعاصي الموبقة فاولئك هم الفاسقون الكاملون في الفسق وهو الخروج عن زي العبودية .

وقد اشتد الخلاف بين المفسرين في الآية .

فقيل : إنها واردة في أصحاب النبي ﷺ وقد أنجز الله وعده لهم باستخلافهم في الأرض وتمكين دينهم وتبديل خوفهم أمنا بما أعزّ الإسلام بعد رحلة النبي في أيام الخلفاء الراشدين ، والمراد باستخلافهم استخلاف الخلفاء الأربعة بعد النبي ﷺ أو الثلاثة الأول منهم ، ونسبة الاستخلاف إلى جميعهم مع اختصاصه

فقيل : إنها واردة في أصحاب النبي ﷺ وقد أنجز الله وعده لهم باستخلافهم في الأرض وتمكين دينهم وتبديل خوفهم أمنا بما أعزّ الإسلام بعد رحلة النبي في أيام الخلفاء الراشدين ، والمراد باستخلافهم استخلاف الخلفاء الأربعة بعد النبي

وعلى القولين الآية من ملاحم القرآن حيث أخبر بأمر قبل أوان تحققه ولم يكن مرجوّاً ذلك يومئذٍ .

وقيل : إنها في المهديّ الموعود ﷺ الذي تواترت الأخبار على أنه سيظهر فيملأ الأرض قسطاً وعدلاً كما ملئت ظلماً وجوراً ، وإن المراد بالذين آمنوا وعملوا الصالحات النبي ﷺ والأئمة من أهل بيته عليهم السلام .

والذي يعطيه سياق الآية الكريمة على ما تقدم من البحث بالتحرّز عن المسامحات التي ربما يرتكبها المفسرون في تفسير الآيات هو أن الوعد لبعض الأمة لا لجميعها ولا لأشخاص خاصة منهم وهم الذين آمنوا منهم وعملوا الصالحات فالآية نص في ذلك ، ولا قرينة من لفظ أو عقل يدلّ على كونهم هم الصحابة أو

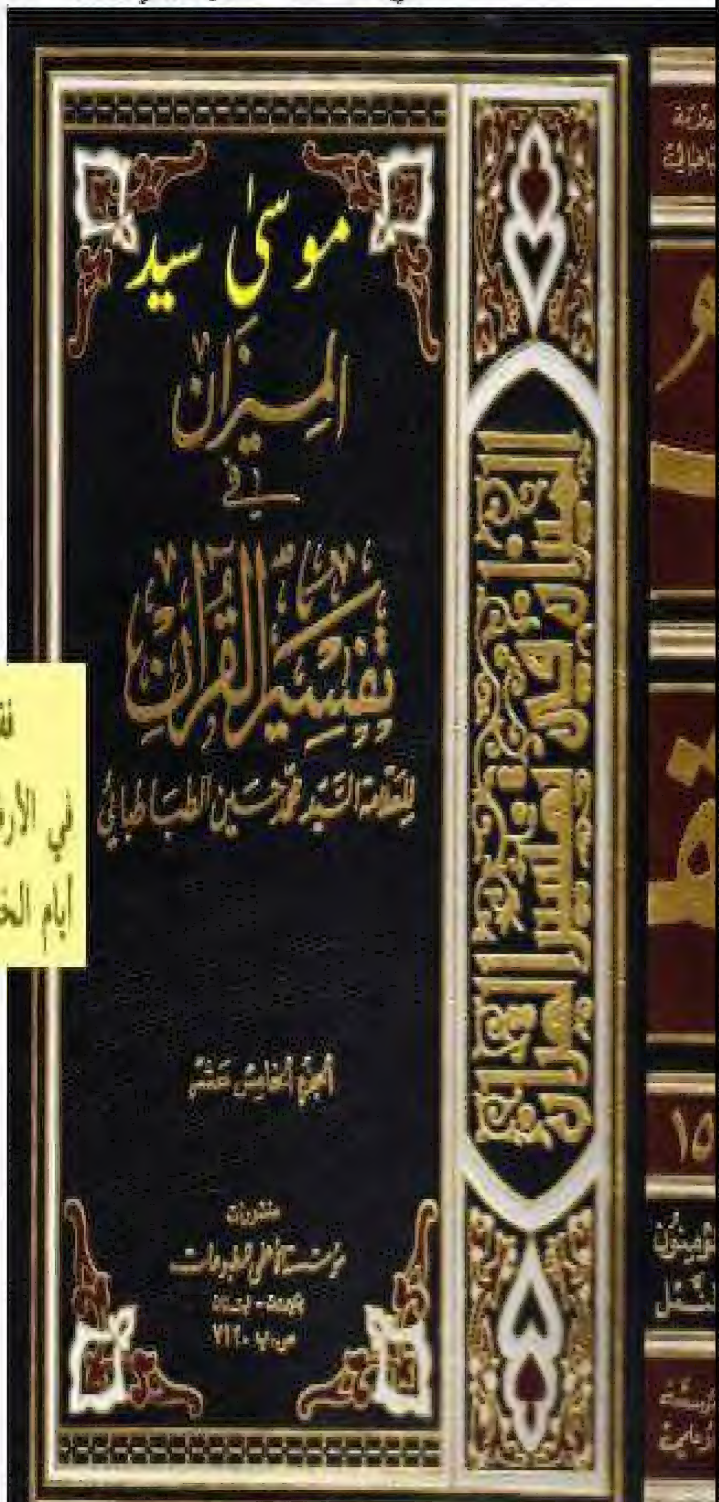

حضرت علیؓ نے اپنے خطبہ میں فرمایا:

نبی کریم کے بعد تمام امت سے افضل ابو بکرؓ و عمرؓ ہیں بعض روایتوں میں واقعہ یوں ذکر ہوا ہے کہ حضرت علیؓ کی خدمت میں اطلاع پہنچی کہ ایک شخص نے حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کی شان میں بدزبانی کی ہے جس کے بعد امیر المومنین حضرت علیؓ نے اس گالی بکنے والے کو بلایا شہادت طلب کی اور شہادت کے بعد (جب بدزبانی کرنا ثابت ہو گیا تو) سزا دی

کتاب رافضۃ الشافی فی الامامہ شریف المرتضیٰ جلد ۳ صفحہ ۹۴

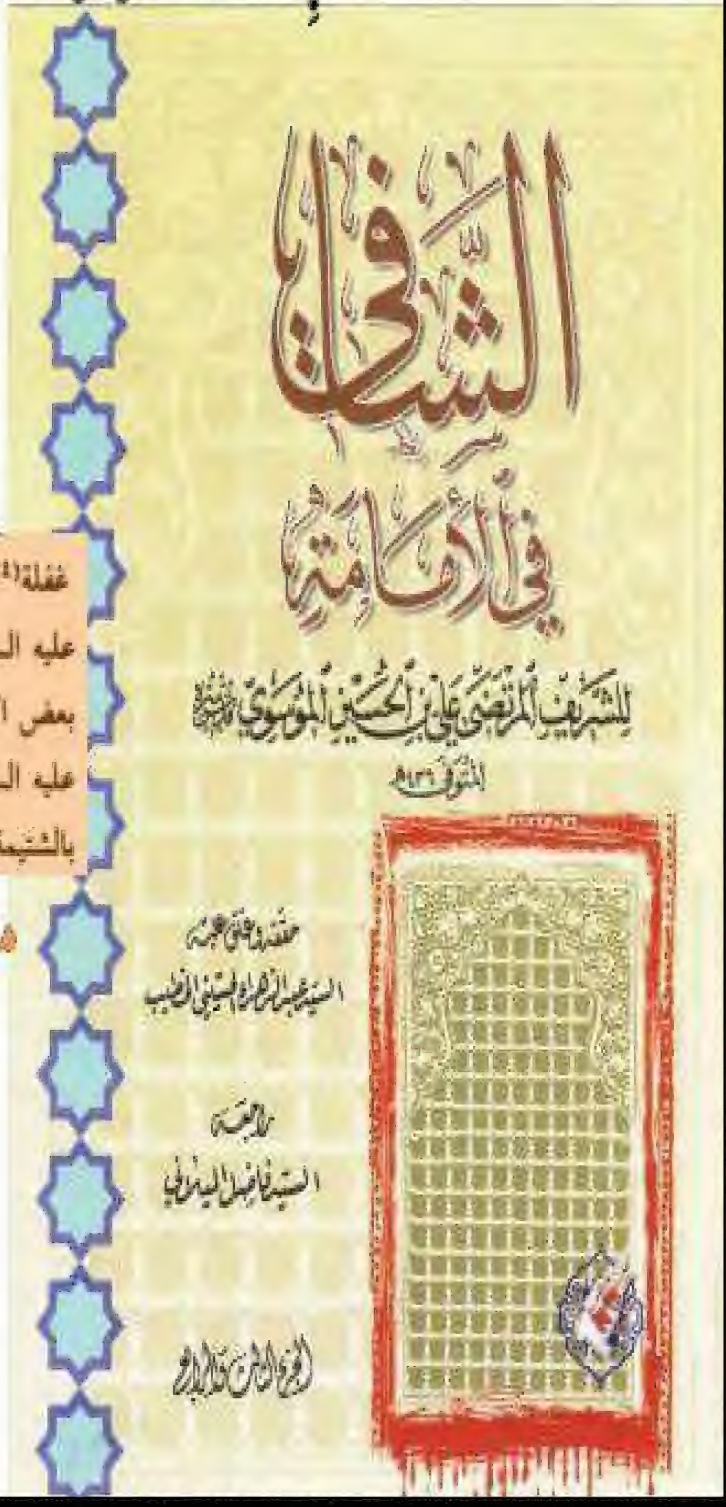

ومن اتبع آثارهما هدي الى صراط مستقيم)

وروى أبو جحيفة [1] ومحمد بن علي [2] وعبد خير [3] وسويد بن غفلة [4] وأبو حكيمة [5] وغيرهم وقد قيل انهم أربعة عشر رجلاً ان علياً عليه السلام قال في خطبة (خير هذه الأمة بعد نبيّها أبو بكر وعمر) وفي بعض الأخبار (ولو أشاء ان أسمي الثالث لفعلت) وفي بعض الأخبار أنه عليه السلام خطب بذلك بعدما أتي إليه أنّ رجُلاً تناول أبا بكر وعمر بالشتيمة فدعا به وتقدّم لعقوبته بعد أن شهدوا عليه بذلك ورُوي جعفر

غفلة[4] وأبو حكيمة[5] وغيرهم وقد قيل انهم أربعة عشر رجلاً ان علياً عليه السلام قال في خطبة (خير هذه الأمة بعد نبيّها أبو بكر وعمر) وفي بعض الأخبار (ولو أشاء ان أسمي الثالث لفعلت) وفي بعض الأخبار أنه عليه السلام خطب بذلك بعدما أتي إليه أنّ رجُلاً تناول أبا بكر وعمر بالشتيمة فدعا به وتقدّم لعقوبته بعد أن شهدوا عليه بذلك ورُوي جعفر

موسیٰ سید

(٢) يزيد الإمام محمد بن علي الباقر عليه السلام أو محمد بن الحنفية .

(٣) عبد خير هو عبد خير بن يزيد الهمداني يكنى أبا عمارة أدرك زمان النبي صلّى الله عليه وسلم وهو من أكابر أصحاب علي رضي الله عنه وسكن الكوفة وهو ثقة مأمون (أسد الغابة ٣/ ٢٧٧) .

(٤) سويد بن غفلة ـ بالغين المعجمة والفاء مفتوحتين وقيل بالعين المهملة وهو خلاف المشهور ـ الجعفي مخضرم من كبار التابعين ، قدم المدينة يوم دفن رسول الله صلّى الله عليه وآله وسلم وكان مسلماً في حياته توفي بالكوفة سنة ١ أو ٢ أو ٨٣.

(٥) أبو حكيمة أحد الرواة عن علي عليه السلام (انظر الكنى والأسماء للدولابي ص١٥٥)

(٦) انظر شرح نهج البلاغة ١/ ٢٢٢

حضرت علیؓ کا حضرت عمرؓ کی سیرت پر عمل کرنا

شیعہ مصنف دینوری لکھتا ہے جب حضرت علیؓ کوفہ آئے تو آپ سے پوچھا گیا اے امیر المومنین علیؓ کیا آپؓ محل میں ٹھہریں گے؟ حضرت علیؓ فرماتے ہیں مجھے ایسی جگہ ٹھہرنے کی ضرورت نہیں جس کو عمرؓ بن خطاب ناپسند کرتے تھے میں کھلے میدان میں ٹھہروں گا پھر آپؓ سب سے بڑی مسجد میں گئے وہاں دو رکعت نماز ادا کی پھر آپؓ کھلے میدان میں ٹھہرے

وايم الله ليأتين عليها زمان لا يُرى منها إلا شُرُفات مسجدها في البحر ، مثل جُؤجؤ[1] السفينة ، انصرفوا إلى منازلكم » . ثم نزل ، وانصرف إلى معسكره ، وقال لمحمد بن أبي بكر : « سِرْ مع أختك حتى توصلها إلى المدينة ، وعجّل اللحوق بي بالكوفة » ، فقال : « أعفني من ذلك يا أمير المؤمنين » ، فقال علي : « لا أعفيك منه ، ومالك بُدّ » . فسار بها حتى أوردها المدينة .

فلما انتهى إلى ... من شرّ البقاع ... ثم سار ، ... ب هواك ، ... تذهب الأيام ... ر ، وتعمرين ، ... ة » .

قالوا : وكان مقدمه الكوفة يوم الإثنين لاثنتي عشرة ليلة خَلَتْ من رجب سنة ست وثلاثين ؛ فقيل له : « يا أمير المؤمنين ، أتنزل القصر ؟ » ، قال : « لا حاجة لي في نزوله ، لأنّ عمر بن الخطاب رضي الله عنه كان يبغضه ، ولكني أنزل الرَّحْبَة » ، ثم أقبل حتى دخل المسجد الأعظم ، فصلّى ركعتين ، ثم نزل الرَّحْبَة ، فقال الشَّنِّيُّ يُحَرِّض عَلِيًّا على المسير إلى الشام :

قالوا : وكان مقدمه الكوفة يوم الإثنين لاثنتي عشرة ليلة خَلَتْ من رجب سنة ست وثلاثين ؛ فقيل له : « يا أمير المؤمنين ، أتنزل القصر ؟ » ، قال : « لا حاجة لي في نزوله ، لأنّ عمر بن الخطاب رضي الله عنه كان يبغضه ، ولكني أنزل الرَّحْبَة » ، ثم أقبل حتى دخل المسجد الأعظم ، فصلّى ركعتين ، ثم نزل الرَّحْبَة ، فقال الشَّنِّيُّ يُحَرِّض عَلِيًّا على المسير إلى الشام :

قُلْ لِهٰذَا الْإِمَامِ قَدْ خَبَتِ الْحَرْ ... بُ ، وَتَمَّتْ بِذٰلِكَ النَّعْمَاءُ
وَفَرَغْنَا مِنْ حَرْبِ مَنْ نَكَثَ الْعَهْ ... دَ ، وَبِالشَّامِ حَيَّةٌ صَمَّاءُ
تَنْفُثُ السُّمَّ ، مَا لِمَنْ نَهَشَتْهُ ... فَارْمِهَا قَبْلَ أَنْ تَعَضَّ شِفَاءُ

قالوا : وإنّ أوّل جمعة صلّى بالكوفة خطب ، فقال : « الحمد لله أحمده ،

(١) الجؤجؤ : الصدر . (٢) المربد : فضاء وراء البيوت يرتفق به ، وبه سمي مربد البصرة .

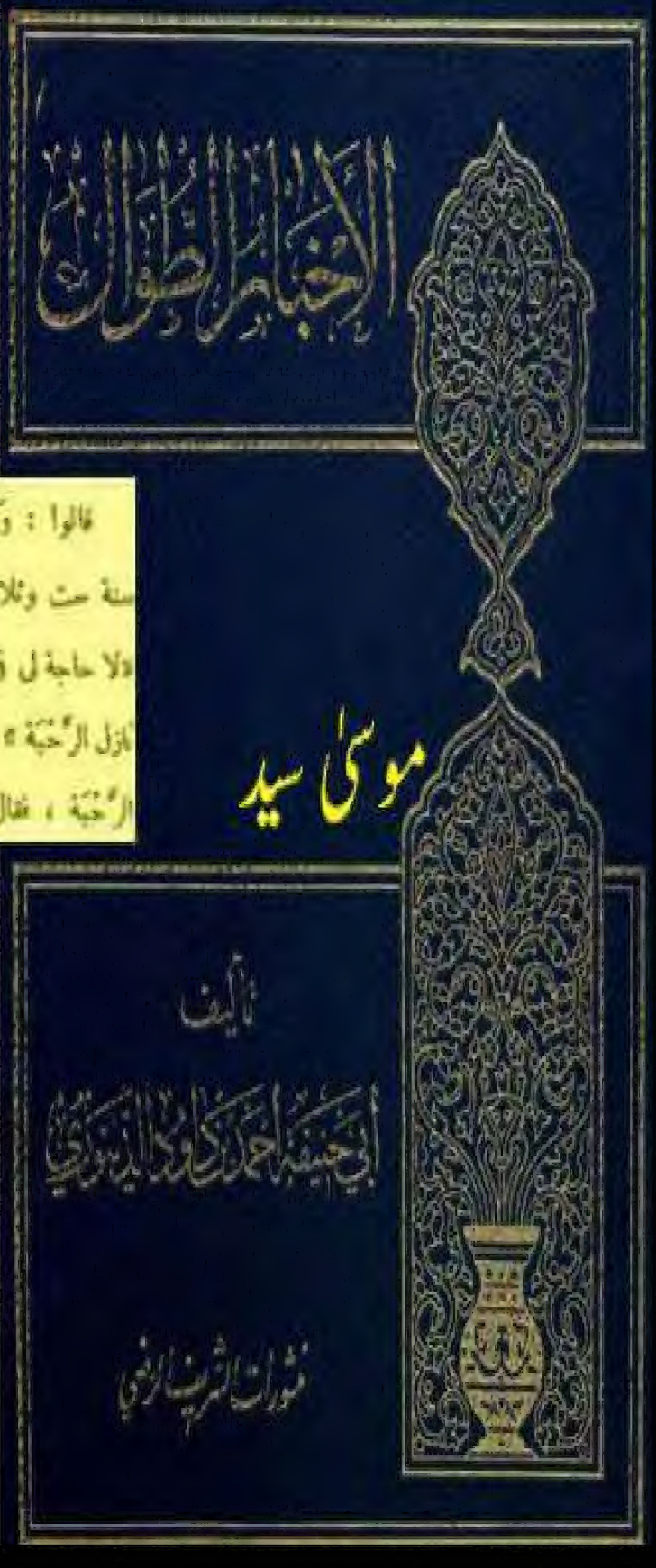

مقام و سیرت خلفاء الراشدین امیر المومنین علیؓ کی نظر میں

امیر المومنین سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، اللہ نے رسول اللہ کو بھیجا جنہوں نے لوگوں کو گمراہی سے دور کیا
ہلاکت سے بچایا اور منتشر ہونے کے بعد جمع کیا پھر اللہ نے ان کو اٹھا لیا رسول اللہ کے ذمہ جو کچھ تھا آپ نے اسکو
ادا کر دیا پھر ابو بکرؓ و عمرؓ خلیفہ بنے دونوں عالی سیرت والے تھے دونوں نے اس امت سے انصاف کیا

خطبة علي في رسل معاوية

أما بعد فإنّ الله بعث النبي صلى الله عليه وسلم فأنقذ به من الضلالة ، ونَعَش به من الهَلَكة[1] ، وجمع به بعدَ الفُرقة ، ثمّ قبضه الله إليه وقد أدّى ما عليه ، ثم استخلف الناس[2] أبا بكر ، ثم استخلف أبو بكر عمر ، وأحسنا السيرة ، وعَدَلا في الأمة ، وقد وجدْنا عليهما أنْ تَوَلَّيا الأمرَ دوننا ونحن آلُ الرسول وأحقُّ بالأمر ، فغفرنا ذلك لهما ، ثم وَلِيَ أمرَ الناس عثمان فعمل

أما بعد فإنّ الله بعث النبي صلى الله عليه وسلم فأنقذ به من الضلالة ، ونَعَش به من الهَلَكة[1] ، وجمع به بعدَ الفُرقة ، ثمّ قبضه الله إليه وقد أدّى ما عليه ، ثم استخلف الناس[3] أبا بكر ، ثم استخلف أبو بكر عمر ، وأحسنا السيرة ، وعَدَلا في الأمة ، وقد وجدْنا عليهما أنْ تَوَلَّيا الأمرَ دوننا ونحن

... فا معتزلٌ ... لا نرضى ... إلا ... الله له ... وحزبٌ ... دخلا في الإسلام كارهين مُكرَهين ؛ فعجبنا لكم[4] ولإجلابكم معه ، وانقيادكم له ، وتَدَعُون أهلَ بيتِ نبيِّكم صلى الله عليه وآله وسلم ، الذين لا ينبغي لكم شقاقُهم ولا خِلافُهم ، ولا أن تعدِلوا بهم أحداً من الناس . إني أدعوكم إلى كتاب الله عز وجل وسُنّةِ نبيِّكم صلى الله عليه وسلم ، وإماتة الباطل ، وإحياء معالم الدين . أقولُ قولي هذا وأستغفر الله لنا ولكلِّ مؤمنٍ ومؤمنةٍ ، ومسلم ومسلمة .

كلام شرحبيل ومعن بن يزيد

فقال له شرحبيل ومعن بن يزيد : أتشهد أنّ عثمان قتل مظلوماً ؟ فقال

---

(١) في الأصل : « وأنعش » صوابه في ح . ولا يقال أنعشه فهو من كلام العامة . نعشه : تداركه . وفي الطبري : « وانتاش به من الهلكة » . والانتياش : الاستدراك والاستنقاذ .

(٢) ح (١ : ٣٤٥) : « فاستخلف الناس » .

(٣) ح فقط : « قد بايعا » .

(٤) ح : « فيا عجبا لكم » . الطبري : « فلا غرو إلا خلافكم معه » .

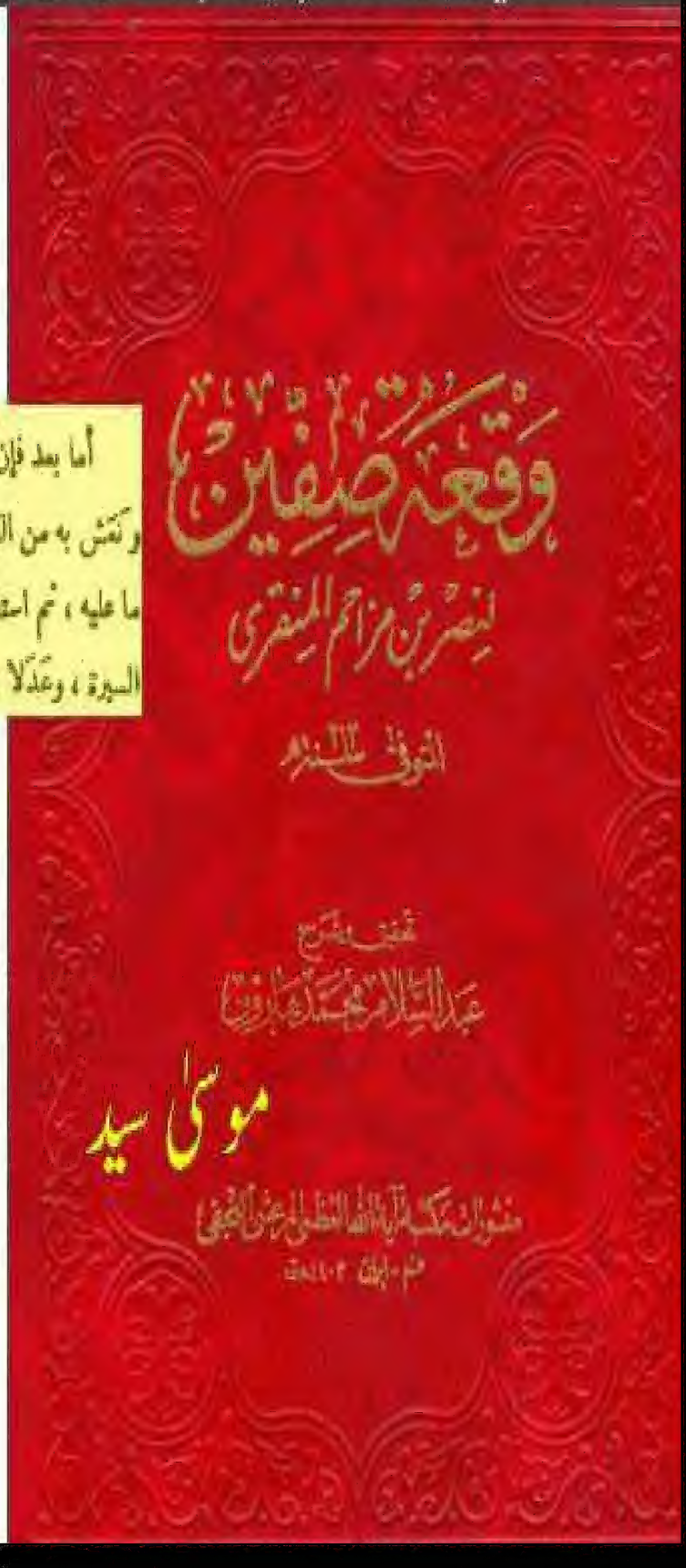

مكتبة الجوادين العامة
مؤسسة السيد عبد الله الحسيني
الشرستاني
تأسست سنة ١٣٦٠هـ - ١٩٤١م
مخطوطات كاظمية - العراق

شرح نهج البلاغة

ابن أبي الحديد

تحقيق

محمد إبراهيم

المجلد الثامن

١٥ - ١٦

النبيّ ﷺ يُنفق عليه فأنا أنفق عليه. فقالت: يا أبا بكر، أيرثك بناتُك ولا يرثُ رسول الله ﷺ بناته؟ فقال: هو ذاك. قال أبو بكر: وأخبرنا أبو زيد قال: حدثنا محمد بن عبد الله بن الزبير قال: حدثنا فضيل بن مرزوق قال: حدثنا البحتري بن حسان قال: قلت لزيد بن عليّ عليه السلام وأنا أريد أن أهجّن أمرَ أبي بكر، إن أبا بكر انتزع فَدَك من فاطمة عليها السلام، فقال: إن أبا بكر كان رجلاً رحيماً، وكان يكره أن يغيّر شيئاً فَعَلَه رسول الله ﷺ، فأتته فاطمة فقالت: إن رسول الله ﷺ أعطاني فَدَك، فقال لها: هل لك على هذا بيّنة؟ فجاءت بعليّ عليه السلام، فشهد لها، ثم جاءت أم أيمنَ فقالت: ألستما تشهدان أني من أهل الجنة! قالا: بلى - قال أبو زيد يعني أنّها قالت لأبي بكر وعمر - قالت: فأنا أشهد أن رسول الله ﷺ أعطاها فَدَك، فقال أبو بكر: فرجل آخر أو امرأة أخرى لتستحقي بها القضيّة. ثم قال أبو زيد: وايم الله لو رجع الأمر إليّ لقضيتُ فيها بقضاء أبي بكر.

قال أبو بكر: وأخبَرنا أبو زيد قال: حدثنا محمد بن الصباح قال: حدثنا يحيى بن المتوكل أبو عقيل، عن كثير النوال قال: قلت لأبي جعفر محمد بن علي عليه السلام: جعلني الله فداك! أرأيت أبا بكر وعمر، هل ظلماكم من حقكم شيئاً - أو قال: ذهبا من حقّكم بشيء؟ - فقال: لا، والذي أنزل القرآن على عبده ليكون للعالمين نذيراً، ما ظلمنا من حقنا مثقال حبّة من خردل، قلت: جعلت فداك أفأتولاهما؟ قال: نعم ويحك! تولّهما في الدنيا والآخرة، وما أصابك ففي عنقي، ثم قال: فعل الله بالمغيرة وبُنان، فإنهما كذبا علينا أهل البيت.

قال أبو بكر: وأخبرنا أبو زيد، قال: حدثنا عبد الله بن نافع والقعنبي، عن مالك عن الزهري، عن عروة، عن عائشة أن أزواج النبي ﷺ أردْن لما توفّيَ أن يبعثن عثمان بن عفان إلى أبي بكر يسألنه ميراثهنّ - أو قال ثمَنَهنّ - قال: فقلت لهن: أليس قد قال النبي ﷺ «لا نُورث، ما تركنا صدقة».

قال أبو بكر: وأخبرنا أبو زيد، قال: حدثنا عبد الله بن نافع والقعنبي وبشر بن عمر، عن مالك، عن أبي الزّناد، عن الأعرج، عن أبي هريرة، عن النبي ﷺ. قال: «لا يقسم ورثتي ديناراً ولا درهماً، ما تركتُ بعدَ نفقة نسائي ومؤونة عيالي فهو صدقة»[1].

قلت: هذا حديث غريب، لأن المشهور أنه لم يرو حديث انتفاء الإرث إلا أبو بكر وحده.

وقال أبو بكر: وحدثنا أبو يزيد، عن الحزامي، عن ابن وهب، عن يونس عن ابن شهاب، عن عبد الرحمن الأعرج أنه سمع أبا هريرة يقول: سمعتُ رسول الله ﷺ يقول: «والذي

---

(١) أخرجه أحمد، كتاب: باقي مسند المكثرين، باب: باقي المسند السابق (٢٧٢٤٤)، وابن حبان (٦٦٠٩).

خلفاءِ راشدین ابو بکر و عمر عثمان و علی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ اجمعین

حضرت ابو بکرؓ صدیق حضرت عمرؓ فاروق حضرت عثمانؓ ذوالنورین و حضرت علیؓ المرتضیٰ حضورؐ کے بعد خلیفہ بنے شیعہ مفسر علامہ السید محمد حسین الطباطبائی اپنی تفسیر المیزان میں قرآن مجید کی سورہ النور آیت ۵۵ کی تفسیر میں لکھتا ہے اللہ ان کو خلافت عطا کرے گا اس سے مراد وہ چار خلفاء ہیں جو نبیؐ کے بعد خلیفہ بنے جن کو خلفاءِ الراشدین کہا جاتا ہے

١٥٤ ..... الجزء الثامن عشر

وقوله : ﴿ومن كفر بعد ذلك فاولئك هم الفاسقون﴾ ظاهر السياق كون ﴿ذلك﴾ إشارة إلى الموصوف والأنسب على ذلك كون ﴿كفر﴾ من الكفران مقابل الشكر ، والمعنى : ومن كفر ولم يشكر الله بعد لحقق هذا الوعد بالكفر أو الفسق أو سائر المعاصي الموبقة فاولئك هم الفاسقون الكاملون في الفسق وهو الخروج عن زي العبودية .

وقد اشتد الخلاف بين المفسرين في الآية .

فقيل : إنها واردة في أصحاب النبي ﷺ وقد أنجز الله وعده لهم باستخلافهم في الأرض وتمكين دينهم وتبديل خوفهم أمنا بما أعز الإسلام بعد رحلة النبي في أيام الخلفاء الراشدين ، والمراد باستخلافهم استخلاف الخلفاء الأربعة بعد النبي ﷺ أو الثلاثة الأول منهم ، ونسبة الاستخلاف إلى جميعهم مع اختصاصه ببعضهم وهم الأربعة أو الثلاثة من قبيل نسبة أمر البعض إلى الكل كقولهم : قتل

فقيل : إنها واردة في أصحاب النبي ﷺ وقد أنجز الله وعده لهم باستخلافهم في الأرض وتمكين دينهم وتبديل خوفهم أمنا بما أعز الإسلام بعد رحلة النبي في أيام الخلفاء الراشدين ، والمراد باستخلافهم استخلاف الخلفاء الأربعة بعد النبي

وعلى القولين الآية من ملاحم القرآن حيث أخبر بأمر قبل أوانه فحققه ولم يكن مرجواً ذلك يومئذ .

وقيل : إنها في المهدي الموعود الذي تواترت الأخبار على أنه سيظهر فيملأ الأرض قسطاً وعدلاً كما ملئت ظلماً وجوراً ، وإن المراد بالذين آمنوا وعملوا الصالحات النبي ﷺ والأئمة من أهل بيته عليهم السلام .

والذي يعطيه سياق الآية الكريمة على ما تقدم من البحث بالتحرز عن المسامحات التي ربما يرتكبها المفسرون في تفسير الآيات هو أن الوعد لبعض الأمة لا لجميعها ولا لأشخاص خاصة منهم وهم الذين آمنوا منهم وعملوا الصالحات فالآية نص في ذلك ، ولا قرينة من لفظ أو عقل يدل على كونهم هم الصحابة أو

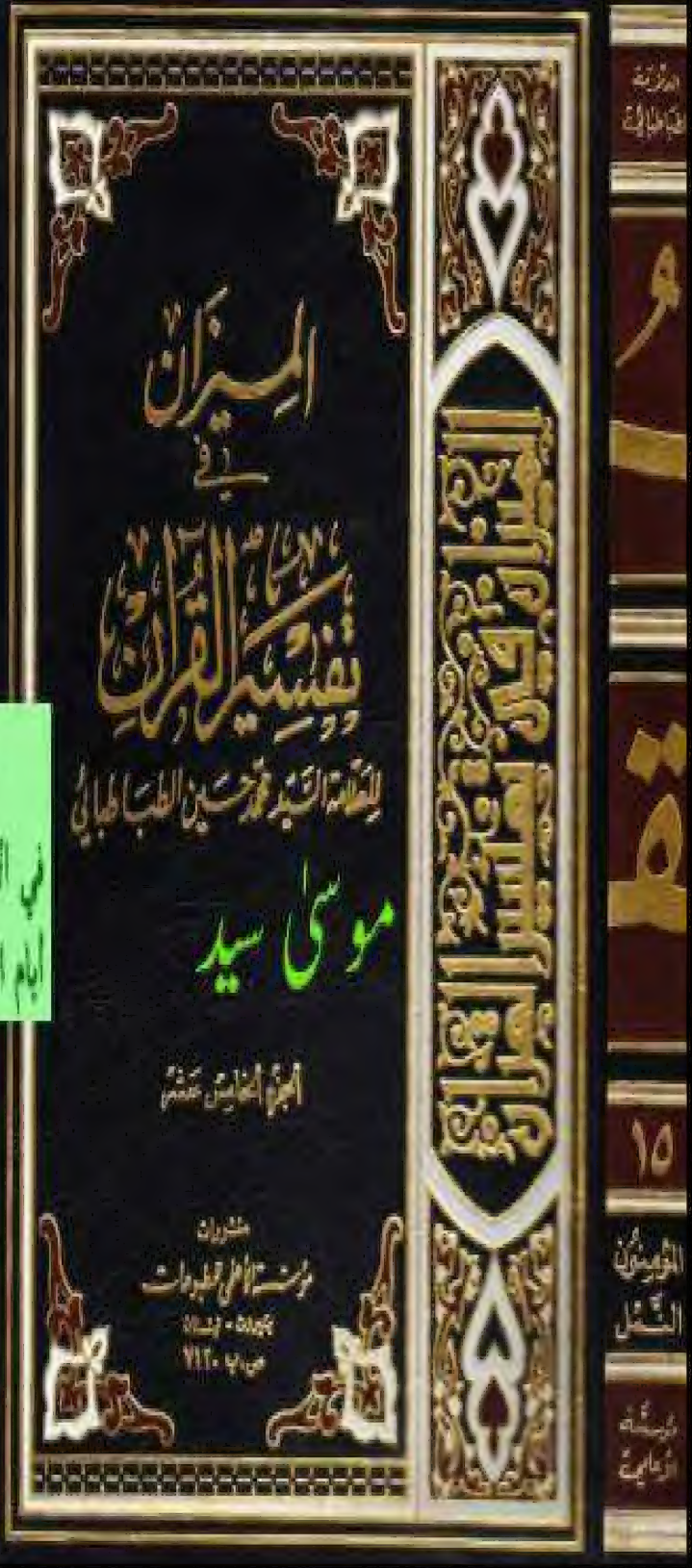

هذا حدیث غریب وروی بعضهم هذا الحدیث عن معن وقال عن موسی بن طلحة عن عائشة **باب حدثنا** ابوسعید الاشج نا تلید بن سلیمان عن ابی الجحاف عن عطیة **عن** ابی سعید الخدری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من نبی الا وله وزیران من اهل السماء ووزیران من اهل الارض فاما وزیرای من اهل السماء فجبرئیل ومیکائیل واما وزیرای من اهل الارض فابوبکر وعمر

هذا حدیث حسن غریب ابوالجحاف اسمه داود بن ابی عوف ویروی عن سفین الثوری قال نا ابوالجحاف وکان مرضیا **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابوداود انبا شعبة عن سعد بن ابراهیم قال سمعت ابا سلمة عن عبد الرحمن یحدث **عن** ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم بینما رجل راکب بقرة اذ قالت لم اخلق لهذا انما خلقت للحرث فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم امنت بذلک انا وابوبکر وعمر قال ابوسلمة وما هما فی القوم یومئذ **حدثنا** محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة بهذا الاسناد نحوه هذا حدیث حسن صحیح **مناقب ابی حفص عمر بن الخطاب** رضی الله عنه **حدثنا** محمد بن بشار ومحمد بن رافع قالا نا ابوعامر العقدی نا خارجة بن عبد الله الانصاری عن نافع **عن** ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اللهم اعز الاسلام باحب هذین الرجلین الیک بابی جهل او بعمر بن الخطاب قال وکان احبهما الیه عمر هذا حدیث حسن صحیح غریب من حدیث ابن عمر

باب حدثنا محمد بن بشار نا ابوعامر هو العقدی نا خارجة بن عبد الله هو الانصاری عن نافع **عن** ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان الله جعل الحق علی لسان عمر وقلبه قال وقال ابن عمر ما نزل بالناس امر قط فقالوا فیه وقال فیه عمر او قال ابن الخطاب فیه شک خارجة الا نزل فیه القرآن علی نحو ما قال عمر **وفی** الباب عن الفضل بن عباس ابی ذر وابی هریرة هذا حدیث حسن صحیح غریب من هذا الوجه **باب حدثنا** ابوکریب نا یونس بن بکیر عن النضر ابی عمر عن عکرمة **عن** ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم قال اللهم اعز الاسلام بابی جهل او بعمر بن الخطاب قال فاصبح فغدا عمر علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فاسلم هذا حدیث غریب من هذا الوجه وقد تکلم فی النضر ابی عمر وهو یروی مناکیر **باب حدثنا** احمد بن المنتشر نا عبد الله بن داود الواسطی ابو محمد شنی عبد الرحمن بن ابی محمد بن المنکدر عن محمد بن المنکدر **عن** جابر بن عبد الله قال قال عمر لابی بکر

الشمس علی رجل خیر من عمر هذا حدیث غریب لا نعرفه الا من هذا الوجه لیس اسناده بذلک **وفی** الباب عن ابی الدرداء **حدثنا** محمد بن المثنی نا عبد الله بن داود عن حماد بن زید عن ایوب **عن** محمد بن سیرین قال ما اظن رجلا ینقص ابابکر وعمر یحب النبی صلی الله علیه وسلم هذا حدیث غریب حسن **باب حدثنا** سلمة بن شبیب نا المقرئی عن حیوة بن شریح عن بکر بن عمرو عن مشرح ابن هاعان **عن** عقبة بن عامر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لو کان نبی بعدی لکان عمر بن الخطاب هذا حدیث حسن غریب لا نعرفه الا من حدیث مشرح بن هاعان **باب حدثنا** قتیبة نا اللیث عن عقیل عن الزهری عن حمزة بن عبد الله بن عمر

اولیس یا رسول الله قال العم هذا حدیث حسن صحیح غریب **حدثنا** علی بن حجر نا اسمعیل بن جعفر عن حمید **عن** انس ان النبی صلی الله علیه وسلم قال دخلت الجنة فاذا انا بقصر من ذهب فقلت لمن هذا القصر قالوا لشاب من قریش فظننت انی انا هو فقلت ومن هو فقالوا لعمر بن الخطاب هذا حدیث صحیح **باب حدثنا** الحسین بن حریث ابوعمار المروزی نا علی بن الحسن بن واقد قال شنی ابی قال شنی عبد الله بن بریدة قال **شنی** ابی بریدة قال اصبح رسول الله صلی الله علیه وسلم فدعا بلالا فقال یا بلال بم سبقتنی الی الجنة ما دخلت الجنة قط الا سمعت خشخشتک امامی دخلت البارحة الجنة فسمعت خشخشتک امامی فاتیت علی قصر مربع مشرف من ذهب فقلت لمن هذا القصر قالوا لرجل من العرب فقلت انا عربی لمن هذا القصر قالوا لرجل من قریش فقلت انا قرشی لمن هذا القصر قالوا لرجل من امة محمد صلی الله علیه وسلم فقلت انا محمد لمن هذا القصر قالوا لعمر بن الخطاب فقال بلال یا رسول الله ما اذنت قط الا صلیت رکعتین وما اصابنی حدث قط الا توضأت عندها ورایت ان لله علی رکعتین فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم بهما **وفی** الباب عن جابر ومعاذ وانس وابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال رایت فی الجنة قصرا من ذهب فقلت لمن هذا فقیل لعمر بن الخطاب هذا حدیث حسن صحیح غریب **ومعنی** هذا الحدیث انی دخلت البارحة الجنة یعنی رایت فی المنام کانی دخلت الجنة هکذا روی فی بعض الحدیث **ویروی** عن ابن عباس انه قال رؤیا الانبیاء وحی **باب حدثنا** الحسین بن حریث نا

ل قوله الوزیر من الوزر الکسر بمعنی الثقل لانه یحمل عن الملک ویعینه برایه وکان صلی الله علیه وسلم اذا حزبه امر شاوره وهما کالوزیر بالنسبة الی السلطان ۱۲ اللمعات
ل تخصیص ابی بکر وعمر بالذکر للاشارة الی قوة ایمانهما وکمالهما ۱۲ اللمعات
ل قوله اعز الاسلام ای قوه وانصره واجعله غالبا علی الکفر کما فی اللمعات وفی روایة فتعلق علی النبی صلی الله علیه وسلم ثم صلی فی المسجد ظاهرا ۱۲
ل قوله ان الله جعل الحق علی لسان عمر ای اجراه علی لسانه وذلک امر خلقی جبلی له وفی روایة اخری وضع الحق علی لسان عمر ای جعله مستقرا او موضعا للحق ۱۲ لمعات
ل قوله فاصبح فغدا ای اقبل غادیا ای ذاهبا اول النهار ۱۲ مرقاة
ل قوله خیر من عمر وهو اما محمول علی ایام خلافته او مقید بعهد ابی بکر او المراد فی باب العدالة او فی طریق السیاسة او نحو ذلک قاله علی القاری وفی اللمعات وجوه الخیریة مختلفة متعددة فلا منافاة بین کون کل منها خیرا مع کون ابی بکر افضل من جهة کثرة الثواب انتهی
ل مشرح بکسر اوله وسکون ثانیه فتح ناشره وآخره مهملة ابن هاعان کذا فی التقریب ای بتقدیم الهاء علی العین وفی القاموس مشرح کمنبر ابن هاعان بتقدیم العین المکسورة علی الهاء قال فی ضبط مشرح بفتح وسکون وکسر فتشدید حرة فمهملة انتهی وضبط فی کتاب المدرسة کما فی المغنی ان هاعان بتقدیم الهاء وفی جمیع النسخ الموجودة کما فی التقریب والله اعلم بالصواب ۱۲
ل الخشخشة حرکة لها صوت کصوت السلاح ونحوه کذا فی الجمع قال علی القاری فی المرقاة ومشی بین یدی محذوم وانما اخبر صلی الله علیه وسلم لیطیب قلبه ویداوم علی ذلک العمل ولترغیب الناس امین الیه انتهی ۱۲

قوت المغتذی

وان الله جعل الحق علی لسان عمر قال الطیبی فضمن جعل معنی اجری فعداه بعلی وفیه معنی ظهور الحق واستعلائه علی لسانه ولو وضع جعل

مستقرا بانما نزل بالناس امر قط فقالوا فیه وقال فیه عمر الا نزل فیه القرآن علی نحو ما قال عمر قلت کامره بالحجاب وامره لهم الصلاة علی انا فقین (یا بلال بم سبقتنی الی الجنة) دخلت الجنة قط الا سمعت خشخشتک (امامی) بفتح فضم فشین قال العراقی فی شرح التقریب ان قیل ما معنی رویا صلی الله تعالی علیه وآله وسلم لبلال امامه فیما کان یفعل مع کونه صلی الله تعالی علیه وآله وسلم اول داخل فجوابه انه لم یقل بهذه الرؤیة انه اول داخل کذلک الی القیامة وانما رآه کذلک بنورما اما الدخول حقیقة فهو صلی الله تعالی علیه وآله وسلم اول من یدخلها مطلقا واما الدخول سبقا فانما اراد به سریان الروح فی حالة نوم فلا اشکال فیه قلت وانا دخلها بمرکبته صلی الله تعالی علیه وآله وسلم فتشیر بذلک اذ عذب علی ترک الاسلام فلم یترک رضی الله تعالی عنه مما خشخشت بفتح فضم فشین معجمة کذا فی المغانی بالنهایة هی حرکة لها صوت کصوت السلاح ۱۲

امام باقر کے نزدیک ہے کہ جو شخص ہمیں نبی کہے اس پر اللہ کی لعنت

رجال کشی صفحہ نمبر ۲۱۷ پر لکھا ہے کہ امام باقر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص ہمیں نبی کہے اس پر اللہ کی لعنت اور جو اس میں شک لائے وہ بھی اللہ کی لعنت کا مستحق ہے

الوشا عن بعض أصحابنا عن أبي عبد الله عليه السلام قال: من قال بأننا أنبياء فعليه لعنة الله ومن شك في ذلك فعليه لعنة الله.

سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول: قوم يزعمون أني لهم إمام، والله ما أنا لهم بإمام ما لهم لعنهم الله كلما سترت ستراً هتكوه هتك الله ستورهم، أقول كذا يقولون إنما يعني كذا، أنا إمام من أطاعني.

محمد بن مسعود قال: حدثني عبد الله بن محمد بن خالد قال: حدثني الحسن الوشا عن بعض أصحابنا عن أبي عبد الله عليه السلام قال: من قال بأننا أنبياء فعليه لعنة الله ومن شك في ذلك فعليه لعنة الله.

قال: حدثني الحسين بن الحسن بن بندار ومحمد بن قولويه القميان قالا: حدثنا سعد بن عبد الله بن أبي خلف قال: حدثنا يعقوب بن يزيد عن محمد بن أبي عمير عن ابن بكير عن زرارة عن أبي جعفر عليه السلام قال: سمعته يقول: لعن الله بنان البيان، وإن بناناً لعنه الله كان يكذب على أبي أشهد أن أبي علي بن الحسين كان عبداً صالحاً.

سعد قال: حدثنا محمد بن الحسين والحسن بن موسى قالا: حدثنا صفوان ابن يحيى عن ابن مسكان عمن حدثه من أصحابنا عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سمعته يقول: لعن الله المغيرة بن سعيد، إنه كان يكذب على أبي فأذاقه الله حر الحديد، لعن الله من قال فينا ما لا نقوله في أنفسنا، ولعن الله من أزالنا عن العبودية لله الذي خلقنا وإليه مآبنا ومعادنا وبيده نواصينا.

سعد قال: حدثني أحمد بن محمد بن عيسى وأحمد بن الحسن بن فضال ومحمد بن الحسين بن أبي الخطاب ويعقوب بن يزيد عن الحسن بن علي بن فضال عن داود بن أبي يزيد العطار عمن حدثه من أصحابنا عن أبي عبد الله عليه السلام قال في قول الله عز وجل: ﴿هَلْ أُنَبِّئُكُمْ عَلَىٰ مَن تَنَزَّلُ الشَّيَاطِينُ ﴿٢٢١﴾ تَنَزَّلُ عَلَىٰ كُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ﴾[1] قال: هم سبعة. المغيرة بن سعيد وبنان وصائد النهدي وحمزة بن عمارة الزبدي والحارث الشامي وعبد الله بن عمرو بن الحارث وأبو الخطاب[2].

---

(١) الشعراء: الآية ٢٢١ - ٢٢٢

(٢) هذا الكلام مر في الحديث عن أبي الخطاب رقم ١٣٥ وفيه حمزة بن عمار الزبيري، والصحيح حمزة بن عمارة البربري كما في دائرة المعارف الشيعية العامة.

خلفاء ثلاثہ کی خلافت کو برحق نہ سمجھنے والا حضرت علی کے نزدیک

مجمع الفضائل جلد نمبر دوم صفحہ نمبر ۲۰۸ پر لکھا ہے کہ حضرت امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو مجھے رابع آل خلفاء نہ کہے اس پر اللہ کی لعنت ہے

sabeelesakina@gmail.com www.ziarat.com

القیامۃ

اصبغ بن نباتہ سے مروی ہے کہ میں نے امیر المومنین سے سنا ہلاکت ہو اس کے لیے جو میری معرفت سے جاہل ہو اور میرا حق نہ پہچانے۔ آگاہ ہو میرا حق اللہ کا حق ہے اور اللہ کا حق میرا حق ہے۔

معتزلہ نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے فضیلت علیؑ پر اور امامیہ نے کہا ہے کہ اس حدیث سے عصمت اور وجوب اتباع لازم ہے کیونکہ آنحضرتؐ نے علیؑ کے ساتھ ہونے کو علی الاطلاق بیان فرمایا ہے۔ لہٰذا تبعیت کا صدور کسی وقت ممکن نہیں۔

(۹)

امیر المومنینؑ کا خلیفہ و امام و وارث ہونا

تفسیر ابو حمزہ اور علی بن الحرب الطائی میں ہے کہ عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ خلفاء چار ہیں اِنِّی جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً (سورہ البقرہ ۲/۳۰) یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰکَ خَلِیْفَۃً فِی الْاَرْضِ (سورہ ص ۲۶/۳۸) ہارون جیسا کہ موسیٰ نے کہا ہے۔ اخْلُفْنِیْ فِیْ قَوْمِیْ (سورہ الاعراف ۷/۱۴۲) علیؑ وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ (سورہ النور ۲۴/۵۵) لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ (سورہ النور ۲۴/۵۵) (یعنی آدم و داؤد و ہارون) وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ (سورہ النور ۲۴/۵۵) (یعنی اسلام) وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا (سورہ النور ۲۴/۵۵) یعنی اہل مکہ یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ (سورہ النور ۲۴/۵۵) (یعنی ولایت سے انکار) فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ (سورہ النور ۲۴/۵۵) یعنی خدا و رسول کے کہنے پر امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا جو مجھے رابع الخلفاء نہ کہے اس پر اللہ کی لعنت۔ امام جعفر صادقؑ سے مروی ہے کہ روز قیامت ایک منادی ندا دے گا کہاں ہے اللہ کے خلیفہ اس کی زمین پر دائود کھڑے ہوں گے آواز آئے گی تم مراد نہیں ہو تب امیر المومنین کھڑے ہوں گے۔ پھر ایک آواز آئے گی اے اہل محشر علی ابن ابی طالب اللہ کے خلیفہ ہیں۔ اس کی زمین پر اور اس کی حجت ہیں اس کے بندوں پر اور دنیا میں جو ان کی نسل سے متعلق رہا آج اس کے نور سے لوگ دنیا پائیں گے۔

کتاب ابوبکر ابن مردویہ اور محمد ثعالبی میں ابن مسعود سے مروی ہے کہ میں خدمت رسول میں حاضر ہوا تو آپ کو گہرے سانس لیتے ہوئے پایا میں نے کہا یا رسول اللہ کیا حال ہے فرمایا میری موت کا وقت قریب ہے میں نے کہا پھر کس کو اپنا جانشین بنائیے۔ فرمایا بھلا کس کو میں نے کہا ابوبکر کو خاموش ہو گئے۔ پھر حضرت نے ایک سردآہ بھری۔ میں نے عرض کی آقا حضور کو کیا

محمد عمیر

کتاب مستطاب

مجمع الفضائل

جلد اوّل و دوئم

۲۴/۵۵) (یعنی ولایت سے انکار) فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ (سورہ النور ۲۴/۵۵) یعنی خدا و رسول کے کہنے پر امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا جو مجھے رابع الخلفاء نہ کہے اس پر اللہ کی لعنت۔ امام جعفر صادقؑ سے مروی ہے کہ روز قیامت ایک

مناقب علامہ ابن شہر آشوبؒ

مترجم

سید المفسرین آذیب اعظم

مولانا سید ظفر حسن صاحب قبلہ امروہوی

(۲۱۶)

شیخ مفید کا اقرار

عمر بن خطابؓ کی حکومت کے زمانے میں آپ نے فیصلہ کیا اور آپ کے اسی قسم کے واقعات اور فیصلے عثمان بن عفانؓ کی حکومت کے زمانے کے ہیں

تذکرۃ الاطہار ۱۳۳

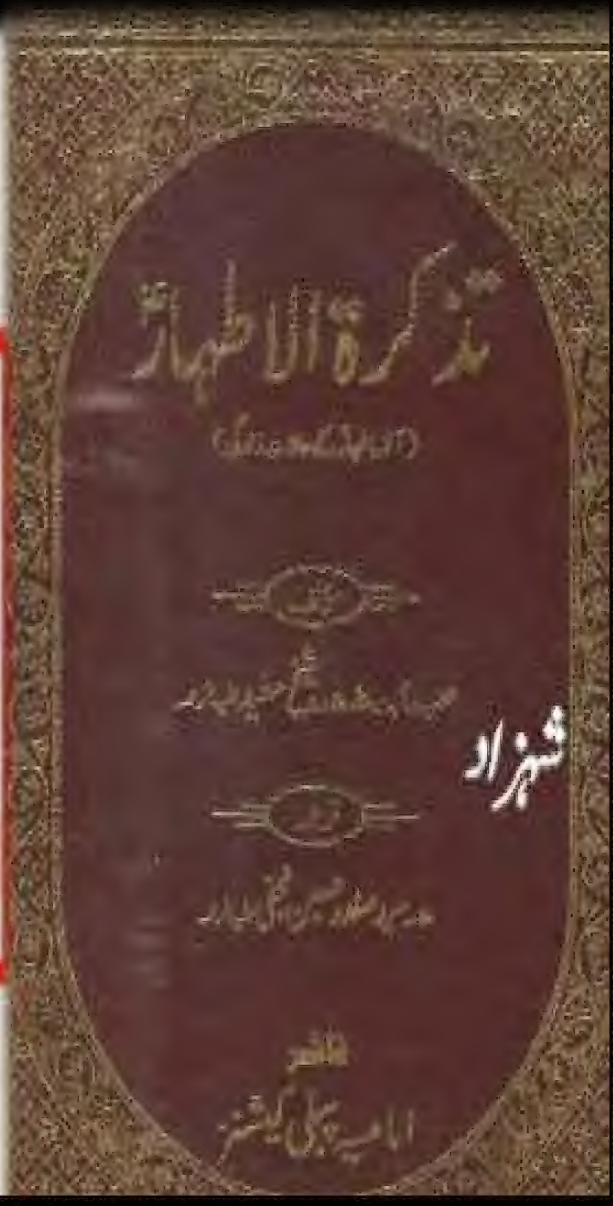

نہیں ہوگا۔

میرا رائے یہ ہے کہ باقی لوگوں کو ان کے حصوں میں برقرار رہنے دو اور اہل بصرہ کو مکمل کردہ تین گروہوں میں بانٹ جائیں ان میں سے ایک گروہ ہمارے ساتھ مل کر ایک گروہ اہل صابرہ کا قتل کرے کہیں وہ صابرہ کو توڑ دیں اور ان میں سے ایک گروہ اپنے بھائیوں کی مدد کرنے کے لیے آجائے تو عرض کیے بغیر شک رائے نہیں ہے اور میں دوست رکھتا تھا کہ

میں اس کی پیروی کرتا۔

شیخ مفید رضی اللہ عنہ نے فرمایا پس غور و فکر کرو اللہ تمہاری اس موقف پر تائید کرے جو رائے کی فضیلت کی خبر دیتا ہے جب اس سے صاحبان عقل و علم نزاع کریں اور تمہارے توفیق میں کہ جس کا اللہ نے اہل الفضیلت کو تمام حالات میں قرین بنایا اور تمام لوگ مشکل امور میں آپ کی پناہ تلاش کرتے تھے اور اس کے ساتھ ہاتھوں دینی فیصلوں کو جو ہم لکھ چکے ہیں کہ جن سے بڑے بڑے صحابہ عاجز تھے یہاں تک کہ وہ اس کو جاننے میں آپ کی طرف محتاج ہوتے تو اس کو تم عجز کے باب میں داخل کرو گے کہ جسے ہم پہلے بیان کر آئے ہیں اور فضل ہی توفیق کا مالک ہے پس یہ قصہ تم کو خبر دیتا ہے ان واقعات کے متعلق جن کا امیر المومنین خطاب کی حکومت کے زمانے میں آپ نے فیصلہ کیا اور آپ کے اسی قسم کے واقعات اور فیصلے عثمان بن عفان کی حکومت کے زمانے کے ہیں

فیصلے

(زمانہ حکومت عثمان)

حضرت عمرؓ کے دور میں حضرت علیؓ کے مشورے اور فیصلے

امیر المومنین نے فرمایا قدامہ اس آیات کا اہل نہیں ہے اور نا ہی وہ شخص جو کہ خدا کے حرام شدہ کو بجالانے کی طرف گامزن ہو بے شک جو ایمان لے آئے اور انہوں نے نیک عمل کیے تو وہ حرام کو حلال نہیں سمجھتے بس قدامہ کو واپس لاؤ اگر تو وہ اس بات سے جو اس نے کہی ہے توبہ کرے تو اس پر حد جاری کرو اگر نا کرے تو اس کو قتل کر دو کیونکہ وہ دین و مذہب سے خارج ہو گیا ہے پس عمرؓ اس سے بیدار ہوا اور قدامہ کو بھی خبر پہنچ گئی تو اس نے اظہار توبہ کیا اور گناہ سے رک گیا عمرؓ نے اس سے قتل تو دور کر دیا لیکن اسے یہ معلوم نہیں تھا کہ کس طرح اس پر حد جاری کرے تو امیر المومنین سے کہا مجھے حد کے سلسلہ میں مشورہ دیں تو آپ نے فرمایا اسے اسی کوڑے لگاؤ کیونکہ شراب پینے والا اسے پی لے تو وہ مست ہو جاتا ہے اور جب مست ہو تو بیہودہ باتیں کرتا ہے اور جب بیہودگی کرے تو افتراء و بہتان گھڑتا ہے پس عمرؓ نے اس کو اسی کوڑے لگائے اور آنحضرت ﷺ کے فرمان کی طرف رجوع کر لیا

تزکرۃ الاطہار ۱۲۸ تا ۱۲۹

فیصلے

(زمانہ حکومت عمرؓ)

ان فیصلوں کا ذکر جو عمر بن خطاب کی حکومت کے زمانے کے دوران بیان ہوئے ہیں ان میں سے ایک وہ ہے جو سنی و شیعہ کی روایات میں قدامہ بن مظعون کے واقعہ میں آیا ہے کہ اس نے شراب پی لی تو عمر نے چاہا کہ اس پر حد جاری کرے تو قدامہ کہنے لگا کہ مجھ پر حد واجب نہیں ہے کیونکہ خدا فرماتا ہے کہ

لیس علی الذین امنوا وعملوا الصلحت جناح فیما طعموا اذا ما اتقوا و امنوا و عملوا الصالحات "

نہیں ہے ان لوگوں پر جو ایمان لے آئے اور انہوں نے اچھے عمل کیے کوئی حرج اس میں جو وہ کھائیں جب وہ تقویٰ اختیار کریں اور ایمان لے آئیں اور نیک عمل کریں تو عمر نے اس سے حد روک لی جب یہ خبر امیر المومنین کو ملی تو آپ چلتے ہوئے عمر کے پاس آئے اور آپ نے فرمایا کہ تو نے قدامہ پر شراب پینے میں حد کیوں چھوڑ دی تو عمر نے کہا کہ اس نے میرے سامنے یہ آیت پڑھی تھی اور عمر نے وہ آیت پڑھ دی تو امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ قدامہ اس آیت کا اہل نہیں ہے اور نہ

۱۲۹

ہی وہ شخص جو کہ خدا کے حرام شدہ کو بجالانے کی طرف گامزن ہو۔

بے شک جو ایمان لے آئے اور انہوں نے نیک عمل کیے تو وہ حرام کو حلال نہیں سمجھتے پس قدامہ کو واپس لاؤ اگر تو وہ اس بات سے جو اس نے کہی ہے توبہ کرے تو اس پر حد جاری کرو اور اگر نہ کرے تو اس کو قتل کر دو کیونکہ وہ دین و مذہب سے خارج ہو گیا ہے پس عمر اس سے بیدار ہوا اور قدامہ کو بھی خبر پہنچ گئی تو اس نے اظہار توبہ کیا اور گناہ سے رک گیا تو عمر نے اس سے قتل تو دور کر دیا لیکن اسے یہ معلوم نہیں تھا کہ کس طرح اس پر حد جاری کرے تو امیر المومنینؑ سے کہا کہ مجھے حد کے سلسلہ میں مشورہ دیں تو آپ نے فرمایا کہ اسے اسی کوڑے لگاؤ چونکہ شراب پینے والا جب اسے پی لے تو وہ مست ہو جاتا ہے اور جب مست ہو تو بیہودہ باتیں کرتا ہے اور جب بیہودگی کرے تو افتراء و بہتان گھڑتا ہے پس عمر نے اسی کوڑے لگائے اور آنحضرتؐ کے فرمان کی طرف رجوع کیا۔

عقلمند شیعوں سے سوال؟!

بقول شیعہ رافضہ کے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے علی رضی اللہ عنہ کے گھر کا دروازہ جلایا اور فاطمہ رضی اللہ عنہ کو بھی مارا تو ہمارا عقلمند شیعوں سے سوال ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے دفاع کیوں نہیں کیا؟ کیونکہ اہل وعیال کو بچاتے ہوئے قتل ہونا شہادت ہے

ابی عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جو شخص اپنے اہل وعیال کو بچاتے ہوئے قتل ہوا وہ شہید ہے

تہذیب الأحکام - الشیخ الطوسی - ج ٦ - الصفحہ ١٥٧

72 - باب قتال المحارب واللص (278) 1 - محمد بن أحمد بن يحيى عن بنان بن محمد عن أبيه عن ابن المغيرة عن السكوني عن جعفر عن أبيه عن علي (عليه السلام) انه اتاه رجل فقال:

يا أمير المؤمنين ان لصا دخل على امرأتي فسرق حليها فقال علي (عليه السلام): اما انه لو دخل على ابن صفية ما رضي بذلك حتى يعمه بالسيف.

(279) 2 - عنه عن أبي جعفر عن أبيه عن وهب عن جعفر عن أبيه (عليهما السلام) أنه قال: إذا دخل عليك رجل يريد أهلك وما لك فابدأه بالضربة ان استطعت، فان اللص محارب لله ولرسوله (صلى الله عليه وآله) فما تبعك منه من شئ فهو علي.

(280) 3 - عنه عن بنان بن محمد عن أبيه عن ابن المغيرة عن السكوني عن جعفر عن أبيه (عليهما السلام) قال: ان الله ليمقت العبد يدخل عليه في بيته فلا يقاتل.

(281) 4 - عنه عن العباس بن معروف عن الحسن بن محبوب عن علي بن رئاب عن ضريس عن أبي جعفر (عليه السلام) قال: من حمل السلاح بالليل فهو محارب إلا أن يكون رجلا ليس من أهل الريبة.

(282) 5 - أحمد بن أبي عبد الله عن علي بن محمد عن إبراهيم بن محمد الثقفي عن علي بن المعلى عن جعفر بن محمد بن الصباح عن محمد بن زياد صاحب السابري البجلي عن أبي عبد الله (عليه السلام) قال: قال رسول الله (صلى الله عليه وآله): من قتل دون عياله فهو شهيد.

٢٧٨٠ - ٢٨٠ - الكافي ج ١ ص ٣٤١ والثاني بتفاوت - ٢٨١ - الكافي ج ١ ص ٣٠٧ الفقيه ج ٤ ص ٤٨

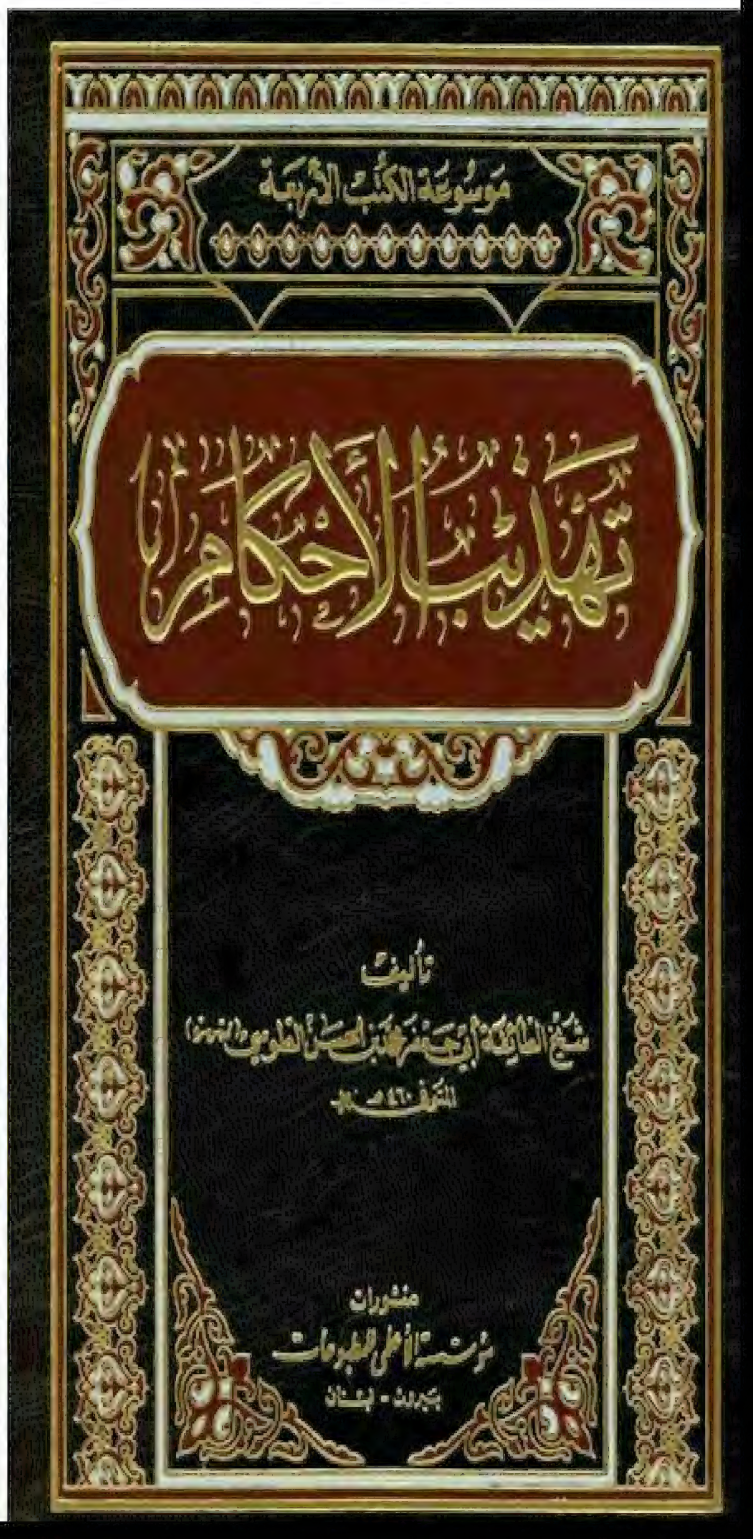

اھل البیت کے گھر کے دروازے لکڑی کے نہیں تھے

بقول علی رضی اللہ عنہ کے :

ہم اھل البیت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نہ تو گھروں کی چھتیں ہوتیں ہیں اور نہ ہی دروازے سوائے اس کے جو جرائد (کھجور کے پتے سے بنا ہوا) یا اس سے مشابہ بنے ہوئے ہوں

شیعہ کتاب : بحار الانوار - العلامۃ المجلسی - ج ۳۸ - الصفحۃ ۱۷۵

عقلمند شیعوں سے سوال؟

ہمیشہ شیعہ علی رضی اللہ عنہ کو بزدل ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے گھر کا دروازہ جلایا اور دروازہ وزنی تھا جس میں کیل لگے ہوئے تھے اور وہ کیل فاطمہ رضی اللہ عنہا کو لگے اور حمل بھی گر گیا **تو جب دروازہ ہی لکڑی کا نہیں تھا تو یہ پھر جھوٹ کیسا؟؟؟**

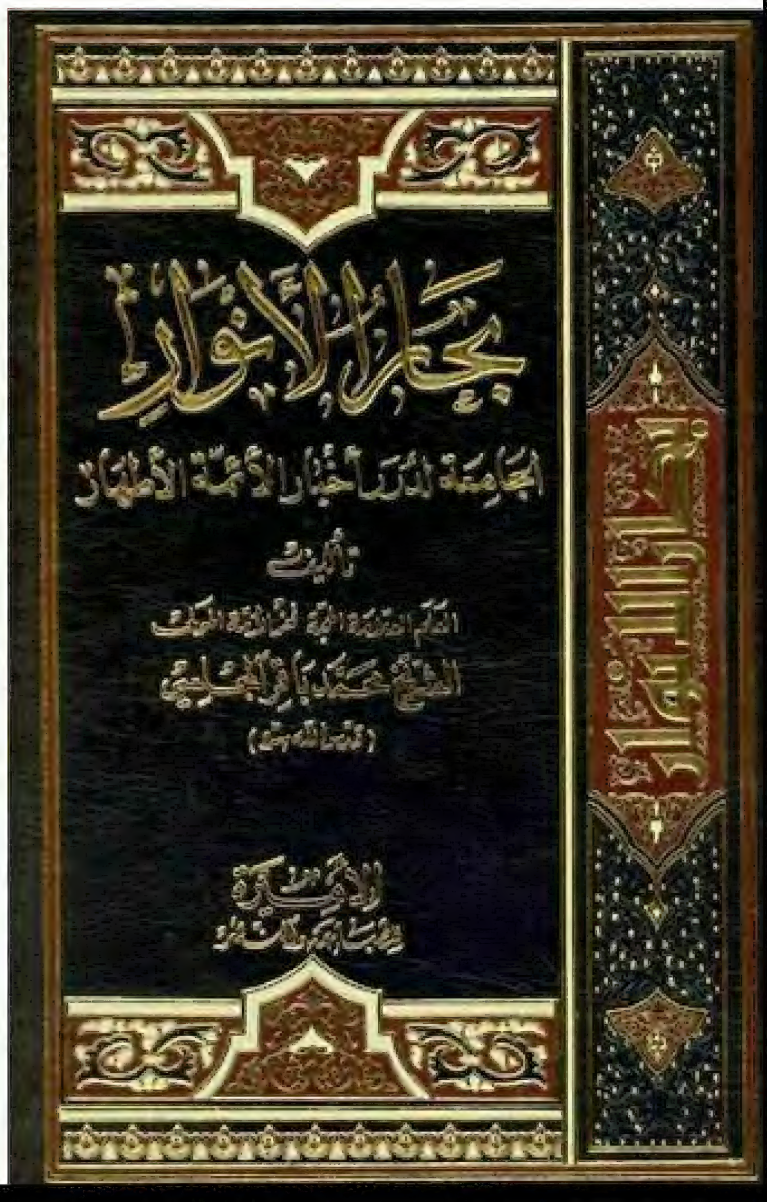

جماعة من خواصّ أصحاب محمد صلى الله عليه وآله أعرفهم بالنصح لله ولرسوله ولكتابه و دينه الإسلام يأتوني عوداً وبدءاً[1] وعلانية وسرّاً فيدعوني إلى أخذ حقّي ، ويبذلون أنفسهم في نصرتي ليؤدّوا إليّ بذلك بيعتي في أعناقهم ، فأقول : رويداً وصبراً قليلاً لعلّ الله يأتيني بذلك عفواً بلا منازعة ولا إراقة الدماء ، فقد ارتاب كثير من الناس بعد وفاة النبيّ صلى الله عليه وآله وطمع في الأمر بعده من ليس له بأهل ، فقال كلّ قوم : منّا أمير ! وما طمع القائلون في ذلك إلّا لتناول غيري الأمر ، فلمّا دنت وفاة القائم[2] وافضت أيّامه صيّر الأمر بعده لصاحبه فكانت هذه أُخت أختها ، وعملها منّي مثل عملها ، وأخذ منّي ما جعله الله لي ، فاجتمع إليّ من أصحاب محمد صلى الله عليه وآله من مضى رحمه الله ومن بقي[3] ممّن أخّره الله من اجتمع فقالوا لي فيها مثل الّذي قالوا في أختها ، فلم يعد قولي الثاني قولي الأوّل صبراً و احتساباً و يقيناً وإشفاقاً من أن تفنى عصبة تألّفهم رسول الله صلى الله عليه وآله بالّلين مرّة و بالشدّة أُخرى و بالبذل مرّة[4] وبالسيف أُخرى ، حتّى لقد كان من تألّفه لهم أن كان الناس في الكرّ و الفرار[5] والشبع والريّ واللباس والوطاء والدثار[6] ، ونحن أهل بيت محمد صلى الله عليه وآله لا سقوف لبيوتنا ولا أبواب ولا ستور إلّا الجرائد وما أشبهها ، ولا وطائنا ولادثار علينا [و] يتداول الثوب الواحد في الصلاة أكثرنا ، و يطوي[7] اللّيالي و الأيّام جوعاً عامّتنا ، و ربّما أتانا الشيء ممّا أفاء الله علينا وصيّره لنا خاصّة دون غيرنا ونحن على ما وصفت من حالنا فيؤثر به رسول الله صلى الله عليه وآله أرباب النعم والأموال تألّفاً منه لهم ، فكنت أحقّ من لم يفرّق هذه العصبة الّتي ألّفها رسول الله صلى الله عليه وآله ولم يحملها على الخطّة[8] الّتي لاخلاص لها منها

(١) يقال : رجع عوداً على بدء أي لم يتم ذهابه حتى وصله برجوعه .
(٢) أي القائم بعد رسول الله صلى الله عليه و آله .
(٣) في المصدر : ممن مضى وممن بقي له .
(٤) « « : وبالنفر مرة .
(٥) الظاهر « والفر » كما يأتي في البيان .
(٦) الوطاء ، بكسر الواو وفتحها ـ خلاف الغطاء ، أي ما تفترشه . والدثار : الثوب الذي يستدفأ به من فوق الشعار ، ما يتغطى به النائم .
(٧) في المصدر : ونطوي .

کیا یہ صحیح ہے کہ حضرت علیؓ اور حضورؐ کے چچا حضرت عباس حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کی خلافت کو جھوٹ دھوکے خیانت گناہ اور پیمان شکنی پر استوار جانتے تھے

پہلی بات یہ کہ یہاں حضرت عمرؓ کا مقصد معاملہ **فدک** ہے کہ تم لوگ سمجھتے ہو کہ ہم نے تمہارے اس ملکیت میں خیانت کی یہاں **خلافت** کا سرے سے زکر ہی نہیں ہے اور نہ ہی سیدنا فاروق کا مقصد خلافت ہے۔

مسلم شریف

جہاد اور سفر کے مسائل

سنة ثم يجعل ما بقي أسوة المال ثم قال أنشدكم بالله الذي بإذنه تقوم السماء والأرض أتعلمون ذلك قالوا نعم ثم نشد عباسا وعليا بمثل ما نشد به القوم أتعلمان ذلك قالا نعم قال فلما توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أبو بكر أنا ولي رسول الله صلى الله عليه وسلم فجئتما تطلب ميراثك من ابن أخيك وتطلب هذا ميراث امرأته من أبيها فقال أبو بكر قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ((ما نورث ما تركناه صدقة)) فرأيتماه كاذبا آثما غادرا خائنا والله يعلم إنه لصادق بار راشد تابع للحق ثم توفي أبو بكر وأنا ولي رسول الله صلى الله عليه وسلم وولي أبي بكر فرأيتماني كاذبا آثما غادرا خائنا والله يعلم إني لصادق بار راشد تابع للحق فوليتها ثم جئتني أنت وهذا وأنتما جميع وأمركما واحد فقلتما ادفعها إلينا فقلت إن شئتم دفعتها إليكما على أن عليكما عهد الله أن تعملا فيها بالذي كان يعمل رسول

خرچ نکال لیتے اور جو بچ رہتا وہ بیت المال میں شریک ہوتا۔ حضرت عمرؓ نے کہا میں تم کو قسم دیتا ہوں اس اللہ تعالیٰ کی جس کے حکم سے زمین اور آسمان قائم ہیں تم یہ سب جانتے ہو یا نہیں؟ انہوں نے کہا ہاں جانتے ہیں۔ پھر قسم دی عباسؓ اور علیؓ کو ایسی ہی انہوں نے بھی یہی کہا۔ پھر حضرت عمرؓ نے کہا جب رسول اللہ کی وفات ہوئی تو حضرت ابو بکر صدیقؓ نے کہا میں ولی ہوں جناب رسول اللہ کا تو تم دونوں اپنا ترکہ مانگنے آئے عباسؓ تو اپنے بھتیجے کا ترکہ مانگتے تھے (یعنی رسول اللہؐ عباس کے بھائی کے بیٹے تھے) اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ اپنی بی بی کا حصہ ان کے باپ کے مال سے چاہتے تھے (یعنی حضرت فاطمہ زہراؓ کا جو بی بی تھیں حضرت علیؓ کی اور بیٹی تھیں حضرت رسول اللہؐ کی) ابو بکرؓ نے یہ جواب دیا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے ہمارے مال کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جاویں وہ صدقہ ہے تم نے ان کو جھوٹا گنہگار دغا باز چور سمجھا اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ وہ سچے نیک ہدایت پر تھے حق کے تابع تھے پھر حضرت ابو بکر صدیقؓ کی وفات ہوئی اور میں ولی ہوا رسول اللہؐ کا اور ابو بکر کا تم نے مجھ کو بھی جھوٹا گنہگار دغا باز چور سمجھا اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں سچا ہوں نیک ہوں ہدایت پر ہوں حق کا تابع ہوں میں اس مال کا بھی ولی رہا پھر تم دونوں میرے پاس آئے اور تم دونوں ایک ہو اور تمہارا حکم بھی ایک ہے (یعنی اگرچہ تم ظاہر میں دو شخص ہو مگر اس لحاظ سے کہ قرابت رسول دونوں

☆ یہاں بھی وہی تاویل ہے جو اوپر حضرت عباسؓ کے قول کی گزری جو انہوں نے حضرت علیؓ کے لیے کہا تھا میں وہی انتظام کرتا رہوں گا جو جناب رسول اللہ کرتے تھے۔ اب دیکھنا چاہیے کہ شیعہ جو حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ پر طعن کرتے ہیں کہ انہوں نے باغ فدک وغیرہ میں حضرت فاطمہ زہراؓ کا حق نہ دیا اور اس کو دبا رکھا یہ طعن کس قدر نامعقول ہے کیونکہ حضرت ابو بکرؓ نے جو حدیث حضرتؐ سے سنی تھی اس کے خلاف کیسے عمل کر سکتے تھے؟ البتہ اگر حضرت ابو بکر صدیقؓ اس مال کو خود کھا جاتے یا اپنے تصرف میں لاتے اور حضرتؐ کے گھر بار پر صرف نہ کرتے تو بھی طعن کا موقع ہوتا اور اتنی عقل ان بیوقوفوں کو نہیں آتی کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ مکہ اور مدینہ اور یمن اور طائف اور خیبر اور نجد اور شام کے حاکم ہو چکے تھے جو لاکھوں کروڑوں روپیہ حاصل کا مالک تھا اور جس کی سلطنت اتنی وسیع ہو اور وہ اس میں رتی برابر بے ایمانی ☆

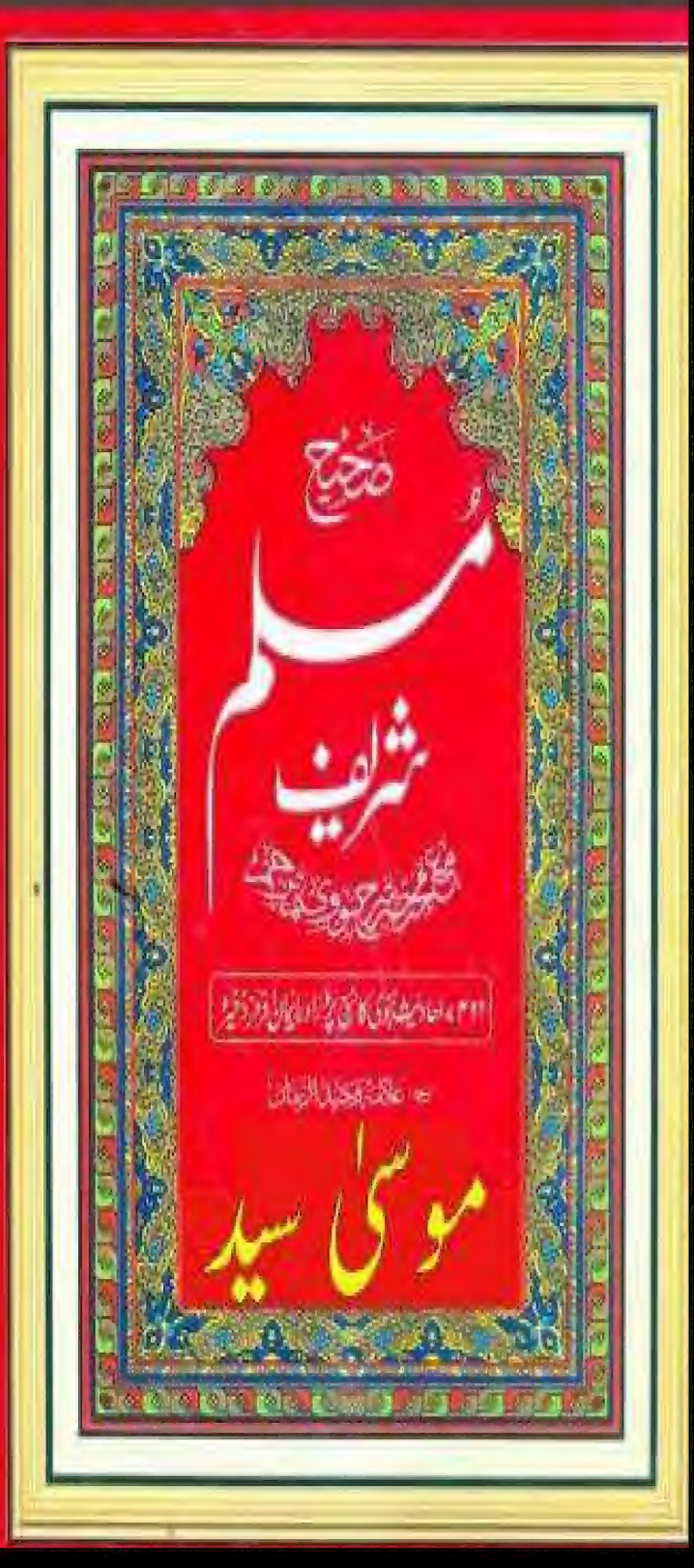

حضرت علیؓ حضرت ابو بکرؓ و حضرت عمرؓ سے راضی تھے، شیعہ عالم نوبختی

رضي، سيراً من الآفات والعاهات في الدين والنسب والمولد، يؤمّن منه العمد والخطأ والزلل، منصوص عليه من الإمام الذي قبله، مشار إليه بعينه واسمه، الموالي له مؤمن تاج، والمعادي له كافر هالك، والمتخذ دونه وليجة ضالٌّ مشرك، وأن الإمامة جارية في عقبه ما اتصلت أمور الله وأمره ونهيه [ولزم العباد التكليف]. فلم تزل هذه الفرقة ثابتة [قائمة لازمة لإمامته وولايته] على ما ذكرنا ووصفنا إلى أن] قُتل عليٌّ عليه السلام في شهر رمضان، ضربه عبد الرحمن بن ملجم المرادي[1] لعنه الله، ليلة تسع عشرة، وتوفي في ليلة الأحد إحدى وعشرين سنة أربعين من الهجرة، وهو ابن ثلاث وستين سنة، فكانت إمامته ثلاثين سنة، وخلافته أربع سنين وتسعة أشهر، وأمه فاطمة بنت أسد بن هاشم بن عبد مناف رضي الله عنهما، وهو أول هاشمي ولد بين هاشميين [وروى بعض الرواة عن جعفر بن محمد وغيره أنه قتل وهو ابن خمس وستين سنة، وهو أصح الروايتين وأبينهما].

٥٠- وفرقة قالت: إن علياً كان أولى الناس بعد رسول الله صلى الله عليه وآله بالناس لفضله وسابقته [وقرابته] وعلمه، وهو أفضل الناس كلهم بعده، وأشجعهم وأسخاهم وأورعهم وأزهدهم [وأعلمهم]، وأجازوا مع ذلك خلافة أبي بكر وعمر، [ورأوهما] أهلاً لذلك المكان والمقام. [واحتجوا في ذلك بأن زعموا أن عليا عليه السلام سلّم لهما الأمر ورضي بذلك، ورأيهما هادئا غير مكره، وترك حقه لهما، فنحن راضون كما رضي [المسلمون] له، لا يحل لنا غير ذلك، ولا يسع منا أحد إلا ذلك، وأن ولاية أبي بكر صارت رشدا وهدى، لتسليم عليّ ورضاه، وأولا رضاه وتسليمه لكان أبو بكر مخطئا ضالاً هالكاً، وهم أوائل البترية[2].

٥١- وخرجت من هذه الفرقة فرقة قالت: إن علياً عليه السلام أفضل الناس [بعد رسول الله صلى الله عليه وآله] للقرابته وسابقته وعلمه، ولكن كان جائزاً للناس أن يولّوا عليهم غيره إذا كان الوالي الذي يولونه مجزئاً، أحبّ [علي] ذلك أم كرهه، فولاية الوالي الذي ولّوا

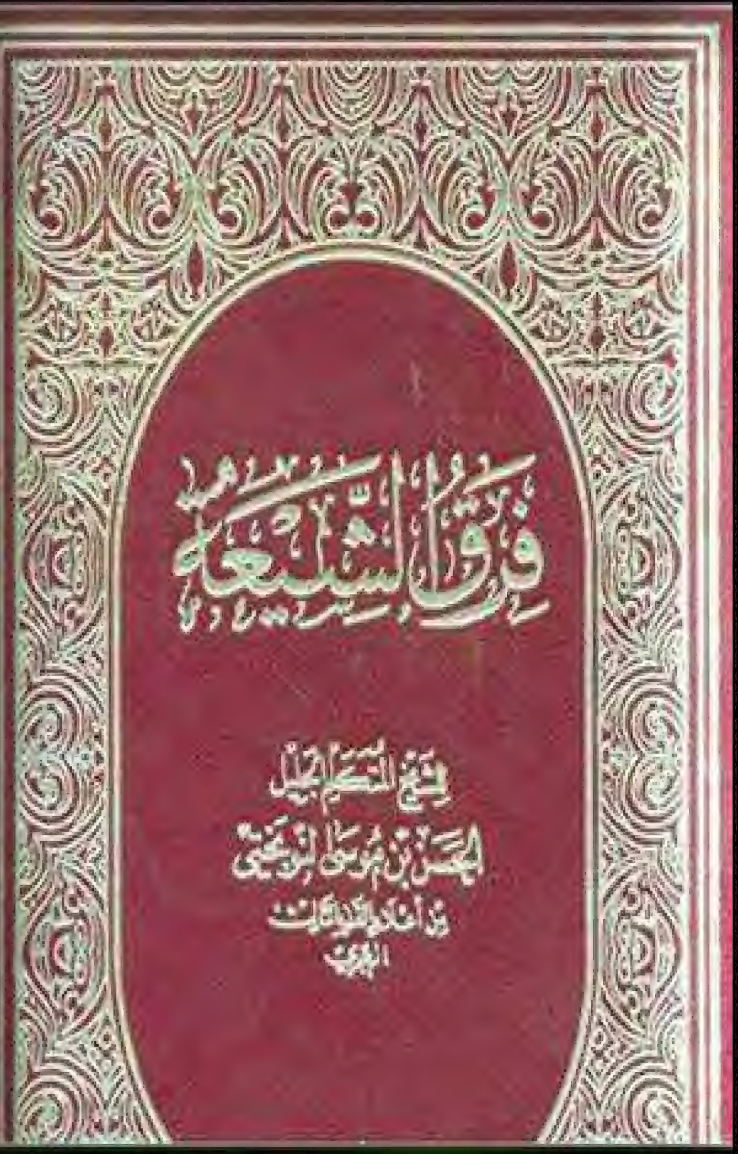

علیؓ نے اُن (یعنی ابو بکرؓ، عمرؓ و عثمانؓ) کی خلافت کو تسلیم کر لیا تھا اور اس پر راضی ہو گئے تھے،
اور بغیر کسی جبر کے ان کی بیعت کر کے فرماں برداری کی اور اُن کے حق میں دستبردار ہو گئے تھے،
پس ہم بھی اس پر راضی ہیں جیسے وہ راضی تھے۔
اب ہمارے لئے یہ حلال نہیں کہ ہم اس کے علاوہ کچھ اور کہیں، اور ہم میں سے کوئی اس کے علاوہ کچھ اور کہے۔
اور یہ کہ علیؓ کی تسلیم (تسلیم کرنے) اور راضی ہونے کی وجہ سے ابو بکرؓ کی ولایت راشدہ اور ہدایہ بن گئی۔

"فرق الشیعہ از میرزا نوبختی، صفحہ: ۳۰"

شیخین ہدایت کے امام ہیں ان کی پیروی میں ہدایت ہے (فرمان حضرت علیؓ)

علی بن حسین کہتے ہیں کہ بنی ہاشم کے ایک نوجوان نے حضرت علیؓ سے جنگ صفین سے واپسی پر پوچھا میں نے آپ کو خطبہ میں یہ کہتے سنا ہے اے اللہ! ہماری اسی طرح اصلاح فرما جس طرح تو نے خلفاء راشدین کی اصلاح فرمائی میں نے پوچھا وہ کون لوگ ہیں یہ سن کر حضرت علیؓ کی انکھوں میں آنسو اُمڈ آئے پھر فرمایا وہ ابو بکرؓ اور عمرؓ ہیں۔ ہدایت کے امام اسلام کے بزرگ اور حضورؐ کے بعد لوگوں کے مقتداء اور پیشوا جس نے ان کی اتباع کی اسے صراط مستقیم مل گیا جس نے ان کی اقتداء کی وہ ہدایت پا گیا اور جس نے اس تمسک کیا وہ اللہ کا گروہ ہوا اور اللہ ہی کی جماعت کو کامیابی ہے

کنز العمال جلد ۱۳ ص ۱۱

36107 عن علي بن حسين قال: قال فتى من بني هاشم لعلي ابن أبي طالب حين انصرف من صفين: سمعتك تخطب يا أمير المؤمنين في الجمعة تقول: اللهم! أصلحنا بما أصلحت به الخلفاء الراشدين، فمن هم؟ فاغر ورقت عيناه ثم قال: أبو بكر وعمر إماما الهدى وشيخا الاسلام والمهتدى بهما بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم، من اتبعهما هدي إلى صراط مستقيم، ومن اقتدى بهما يرشد، ومن تمسك بهما فهو من حزب الله، وحزب الله هم المفلحون (اللالكائي وأبو طالب العشاري في فضائل الصديق ونصر في الحجة).

عز وجل يوم القيامة مع محمد صلى الله عليه وسلم، ولقد سألهما موسى فأعطيهما محمد صلى الله عليه وسلم (ابن المنذر وابن حاتم وحسنه في فضائل الصحابة والدينوري وأبو طالب العشاري في فضائل الصديق وابن مردويه).

36107 عن علي بن حسين قال: قال فتى من بني هاشم لعلي ابن أبي طالب حين انصرف من صفين: سمعتك تخطب يا أمير المؤمنين في الجمعة تقول: اللهم! أصلحنا بما أصلحت به الخلفاء الراشدين، فمن هم؟ فاغر ورقت عيناه ثم قال: أبو بكر وعمر إماما الهدى وشيخا الاسلام والمهتدى بهما بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم، من اتبعهما هدي إلى صراط مستقيم، ومن اقتدى بهما يرشد، ومن تمسك بهما فهو من حزب الله، وحزب الله هم المفلحون (اللالكائي وأبو طالب العشاري في فضائل الصديق ونصر في الحجة).

36108 عن جابر قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: يطلع من تحت هذا الصور رجل من أهل الجنة، فطلع أبو بكر فهنأناه بما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم، ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: يطلع من تحت هذا الصور رجل من أهل الجنة، فطلع عمر فهنأناه بما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم، ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: يطلع من تحت هذا الصور رجل من أهل الجنة ثم قال: اللهم! إن شئت جعلته عليا، فطلع عمر (ابن النجار).

شیخین مجھ سے پہلے جنت میں جائیں گے (فرمانِ حضرت علیؓ)

عبد خیر راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت علیؓ سے پوچھا حضورؐ کے بعد سب سے پہلے جنت میں کون داخل ہو گا حضرت علیؓ نے فرمایا۔ حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ میں نے کہا اے امیر المومنین! آپ سے بھی پہلے فرمانے لگے اس خدا کی قسم! جس نے روح کو پیدا کیا وہ دونوں جنت کے پھل کھا رہے ہوں گے اس پانی سے سیر اب ہو رہے ہوں گے اور اس میں تکیہ لگا کر آرام کر رہے ہوں گے اور میں حساب و کتاب کے بارے میں غم زدہ اور پریشان کھڑا ہوں گا

کنز العمال جلد ۱۳ ص ۹

ابو الدرداءؓ (صحابی) کو حضورؐ نے شیخین سے آگے چلنے سے منع فرمایا

ابو الدرداءؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضورؐ کی زبان اقدس سے اپنے کانوں سے یہ الفاظ سُنے آپؐ مجھ دیکھ رہے تھے اور میں حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کے آگے آگے چلتا جارہا تھا۔ آپؐ نے فرمایا اے ابو الدرداءؓ کیا تو ان آگے آگے چل رہا ہے جو تم سے بہتر ہیں میں نے عرض کیا حضورؐ! وہ کون ہیں فرمایا وہ ابو بکرؓ اور عمرؓ ہیں۔ انبیاءؑ اور مرسلین کے علاوہ آج تک کسی اور پر یہ سورج نہ طلوع ہوا اور نہ غروب ہوا۔ جو ان دونوں سے بہتر ہو

کنز العمال جلد ۱۳ ص ۱۲، ۱۳

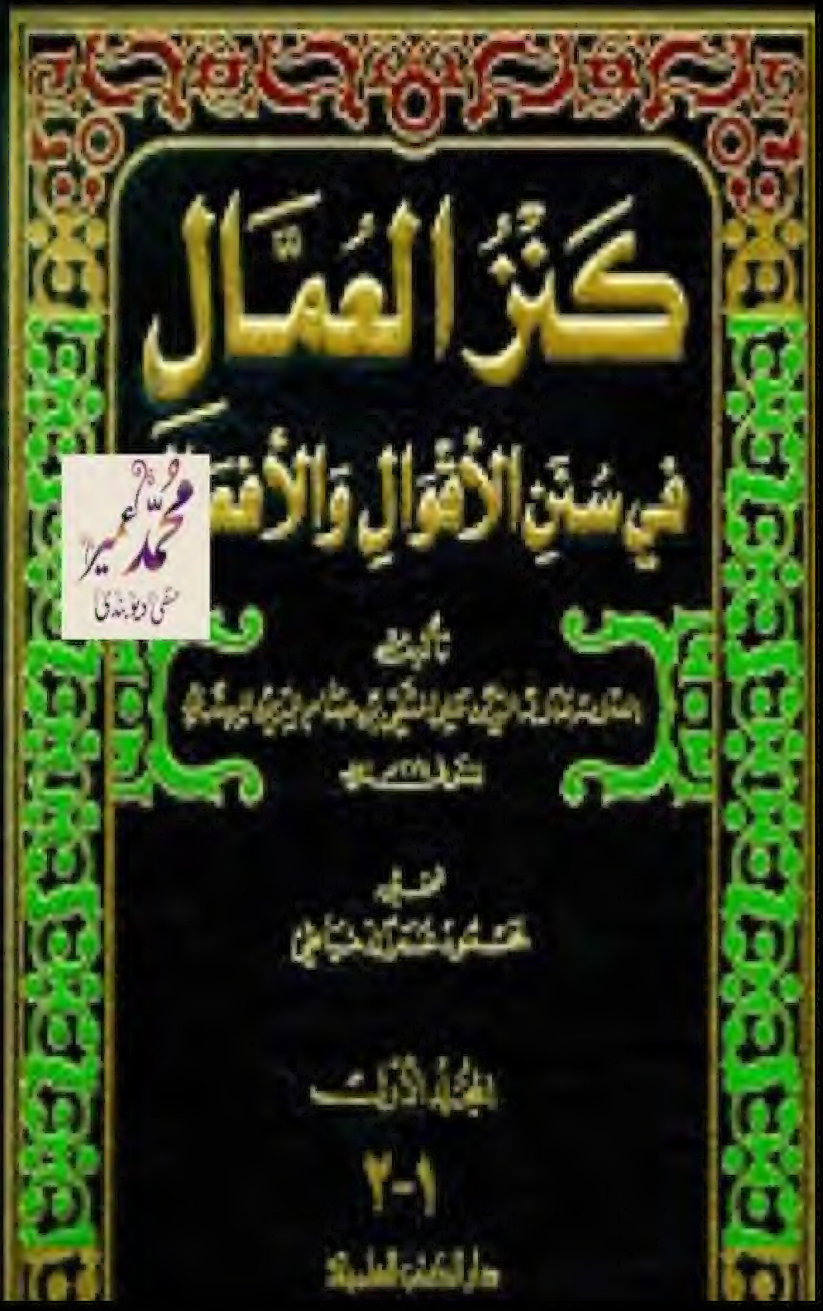

الافراد، كر وابن النجار).

36111 عن أبي أمامة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: وضعت في كفة الميزان ووضعت أمتي في الكفة الأخرى فرجحت بهم، ثم وضع أبو بكر مكاني فرجح بهم، ثم وضع عمر مكانه فرجح بهم، ثم رفع الميزان (كر).

36112 عن أبي الدرداء قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من فلق (1) فيه إلى الذي يراني وأنا أمشي بين يدي أبي بكر وعمر فدعاني فقال لي: يا أبا الدرداء أتمشي بين يدي من هو خير منك؟

(١٢)

فقلت: ومن هو يا رسول الله؟ فقال: أبو بكر وعمر، ما طلعت الشمس ولا غربت على أحد بعد النبيين والمرسلين خير من أبي بكر وعمر (كر).

36113 عن عبد الله بن أبي أوفى قال: كان لأبي بكر وعمر مع النبي صلى الله عليه وسلم مجلس هذا عن يمينه وهذا عن شماله، فإذا غابا لم يجلس ذلك المجلس أحد (كر).

36114 عن عبد العزيز بن عبد المطلب عن أبيه عن جده عبد الله بن حنطب قال: كنت جالسا عند النبي صلى الله عليه وسلم إذ طلع أبو بكر وعمر، فلما نظر إليهما قال: هذان السمع والبصر وفي لفظ: أبو بكر وعمر مني بمنزلة السمع والبصر من الرأس (أبو نعيم، كر).

36115 عن أبي هريرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: خير أمتي من بعدي أبو بكر وعمر لا تخبرهما يا علي (الديلمي).

36116 عن أبي هريرة قال: خرج النبي صلى الله عليه وسلم متكئا على علي ابن أبي طالب فاستقبله أبو بكر وعمر فقال له: يا علي أتحب هذين الشيخين؟ قال: نعم يا رسول الله! قال: أحبهما تدخل الجنة (كر).

36117 عن أبي هريرة قال: دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم بمارية القبطية بيت حفصة ابنة عمر فوجدتها معه فعاتبته في ذلك، قال:

(١٣)

شیخین امت میں افضل ترین ہیں (فرمان حضرت علیؓ)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ حضورؐ کے بعد اس امت میں بہترین شخص ابو بکرؓ ہیں اور اس کے بعد عمرؓ ہیں ابو البختری سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے خطبہ دیا اور فرمایا آگاہ رہو حضورؐ کے بعد اس امت میں سب سے افضل ابو بکرؓ اور عمرؓ ہیں ایک شخص نے دریافت کیا اور آپ! حضرت علیؓ نے فرمایا ہم اہل بیت ہیں ہمارے مرتبہ میں کوئی پھوٹ نہیں ڈال سکتا

کنز العمال جلد ۱۳ ص ۸،۷

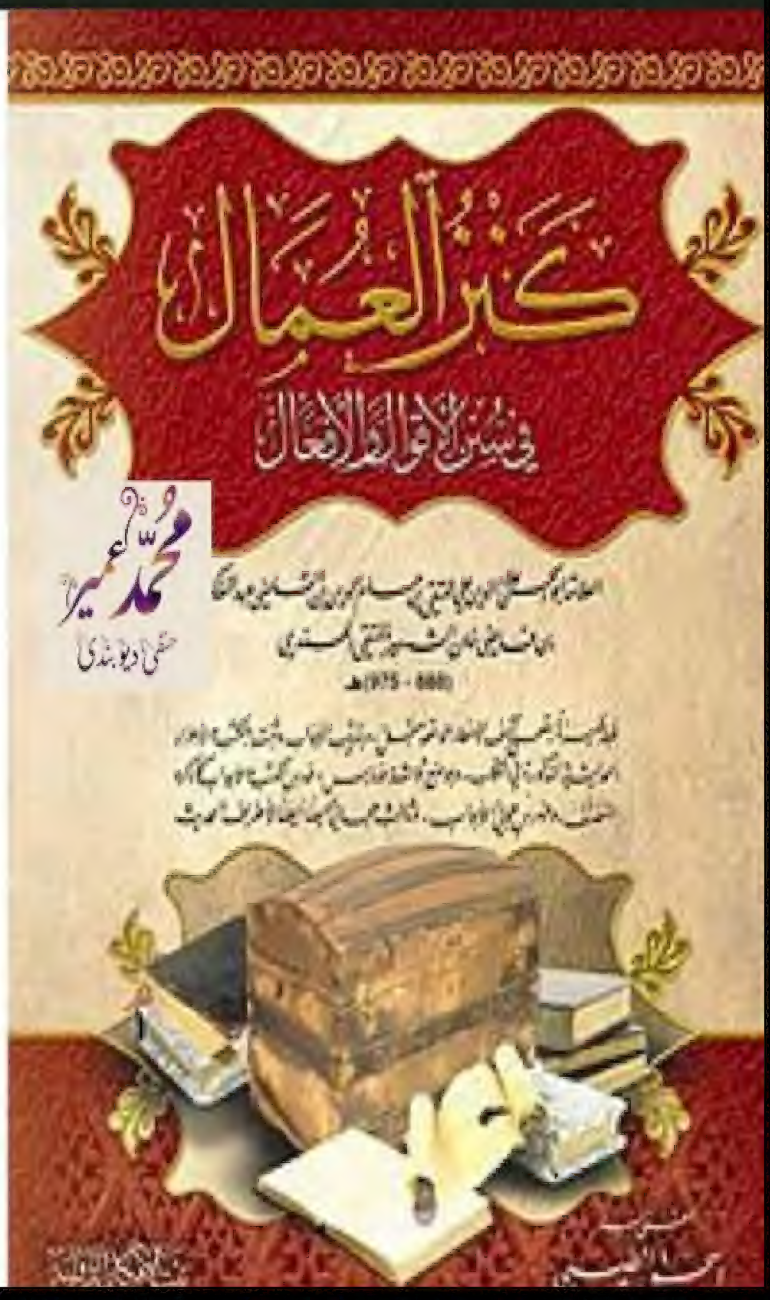

وأبو بكر وعمر فان كنت لأظن ليجعلنك الله معهما (حم، خ (1)، م، ن، ه وابن جرير وأبو عوانة وخشيش وابن أبي عاصم، ك).

36093 عن علي قال: خير الناس بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم أبو بكر، وخير الناس بعد أبي بكر عمر (ه والعدني، حل).

36094 (أيضا) عن محمد ابن الحنيفة قال: قلت لأبي:

أي الناس خير بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم؟ قال: أبو بكر، قال قلت:

ثم من؟ قال: ثم عمر، قال، ثم خشيت أن أقول: ثم من فيقول: عثمان، فقلت: ثم أنت يا أبت؟ قال: ما أنا إلا رجل من المسلمين (خ، د وابن أبي عاصم وخشيش، حل).

36095 (أيضا) عن أبي البختري قال: خطب علي فقال: ألا! إن خير هذه الأمة بعد نبيها أبو بكر وعمر، فقال رجل:

وأنت يا أمير المؤمنين؟ فقال: نحن أهل البيت لا يوازينا أحد (حل).

36096 (أيضا) عن زيد بن وهب أن سويد بن غفلة دخل على علي في إمارته فقال: يا أمير المؤمنين! إني مررت بنفر يذكرون أبا بكر وعمر بغير الذي هما له أهل، فنهض إلى المنبر فقال:

والذي فلق الحبة وبرأ النسمة! لا يحبهما إلا مؤمن فاضل، ولا يبغضهما ولا يخالفهما إلا شقي مارق، فحبهما قربة وبغضهما مروق، ما بال أقوام يذكرون أخوي رسول الله صلى الله عليه وسلم ووزيريه وصاحبيه وسيدي قريش وأبوي المسلمين؟ فأنا بريئ ممن يذكرهما بسوء وعليه معاقب (حل).

36097 عن علي قال: ما أرى رجلا يسب أبا بكر وعمر تتيسر له توبة أبدا (كر).

36098 عن علي قال: خير هذه الأمة أبو بكر وعمر، ثم الله أعلم بخياركم (قط في الافراد والاصبهاني في الحجة).

فاروق اعظمؓ کے وصال پر حضرت علیؓ نے فرمایا میں ان کا نامہ اعمال لے کر خدا کی بارگاہ میں حاضر ہونا پسند کرتا ہوں

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کو جنازہ پر رکھا گیا لوگوں نے آپ کو کفن پہنایا اور اٹھانے سے قبل آپؓ کے لیے دعا اور رحمت کی طلب کر رہے تھے آچانک حضرت علیؓ تشریف لائے انہوں نے بھی حضرت عمرؓ کے حق میں اللہ تعالی سے رحم کی دعا مانگی اور پھر فرمایا کہ اس شخص کے عمل کے بغیر اب کوئی پیچھے اور نہیں رہا کہ جس کے اعمال کو لے کر میں اللہ تعالی کے پاس جانا پسند کروں۔ خدا کی قسم! اللہ تعالی آپؓ کو آپ کے دونوں ساتھیوں (حضورؐ اور ابو بکرؓ) سے ضرور ملا دے گا کیونکہ میں اکثر حضورؐ سے سنا کرتا تھا آپؐ فرماتے تھے میں ابو بکرؓ اور عمرؓ گئے۔ میں ابو بکرؓ اور عمرؓ آئے۔ میں ابو بکرؓ اور عمرؓ نکلے۔ اس لیے میرا یہ یقین کامل ہے کہ جس طرح حضورؐ نے آپؓ کو اور حضرت ابو بکرؓ کو اپنے تقریباً تمام کاموں میں ساتھ رکھا اب بھی آپؓ ان کے ساتھ جاملو گے

کنز العمال جلد ۱۳ ص ۶،۷

هي امرأتي، فقام فانطلق فلقي عبد الرحمن بن عوف فذكر ذلك له فقال: يا أمير المؤمنين! إنما أنت مؤدب وليس عليك شيء، وإن شئت حدثتك بحديث سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: إذا كان يوم القيامة ينادي مناد: لا يرفعن أحد من هذه الأمة كتابه قبل أبي بكر وعمر (كر والإصبهاني في الحجة، وفيه الفضل بن جبير عن داود بن الزبرقان ضعيفان).

36092 (مسند علي) عن ابن عباس قال: وضع عمر ابن الخطاب على سريره فتكنفه (2) الناس يدعون ويصلون قبل أن

برفع فإذا علي بن أبي طالب فترحم على عمر وقال: ما خلقت أحدا أحب أن ألقى الله بمثل عمله منك، وأيم الله! إن كنت لأظن ليجعلنك الله مع صاحبيك، وذلك أني كنت أكثر أن أسمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: ذهبت أنا وأبو بكر وعمر، ودخلت أنا وأبو بكر وعمر، وخرجت أنا وأبو بكر وعمر فإن كنت لأظن ليجعلنك الله معهما (حم، خ (1)، م، ن، هـ

خشيش وابن أبي عاصم، ك).

خير الناس بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم أبو
ي بكر عمر (هـ والعدني، حل).
محمد ابن الحنيفة قال: قلت لأبي:
سول الله صلى الله عليه وسلم؟ قال: أبو بكر، قال

قال، ثم خشيت أن أقول: ثم من فيقول: عثمان،
قال: ما أنا إلا رجل من المسلمين (خ، د وابن أبي

ي البختري قال: خطب علي فقال:
عد نبيها أبو بكر وعمر، فقال رجل:

فضائل الصحابة رقم (2180)، ص

(٧)

36092 (مسند علي) عن ابن عباس قال: وضع عمر ابن الخطاب على سريره فتكنفه (2) الناس يدعون ويصلون قبل أن

برفع فإذا علي بن أبي طالب فترحم على عمر وقال: ما خلقت أحدا أحب أن ألقى الله بمثل عمله منك، وأيم الله! إن كنت لأظن ليجعلنك الله مع صاحبيك، وذلك أني كنت أكثر أن أسمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: ذهبت أنا وأبو بكر وعمر، ودخلت أنا وأبو بكر وعمر، وخرجت أنا وأبو بكر وعمر فإن كنت لأظن ليجعلنك الله معهما (حم، خ (1)، م، ن، هـ

بوقت جماع بسم اللہ نہ پڑھنے سے شیطان بھی اپنا آلہ تناسل عورت کی شرمگاہ میں داخل کر دیتا ہے

پھر جب عورت کو اس کے خاوند کے پاس تنہائی میں بھیجا جائے تو خاوند کو چاہیے کہ اپنا ہاتھ اس کی پیشانی پر رکھ کر یہ پڑھے اے اللہ تیری کتاب پر میں نے اس سے شادی کی اور تیری امانت میں میں نے اسے رکھا ہے اور تیرے کلمات کے سبب میں نے اس کی شرمگاہ کو استعمال کرنا حلال پایا ہے پھر اگر اس کے رحم میں کچھ ٹھہر جائے تو اسے سیدھا مسلمان بنا دے اور شیطان کا اس میں حصہ نہ شامل کرنا میں نے امام جعفر صادقؑ سے پوچھا شیطان کی شرکت کیسے ہوتی ہے فرمانے گے جب مرد اپنی بیوی کے ساتھ جماع کرنا چاہتا ہے اور اسے اپنے بستر پر لے آتا ہے تو اس وقت شیطان بھی آجاتا ہے اب اگر مرد نے جماع کرنے سے تھوڑا پہلے بسم اللہ پڑھی تو شیطان دور ہو جاتا ہے اور اگر جماع کرتا ہے لیکن بسم اللہ نہیں کہتا تو شیطان بھی اپنا آلہ تناسل عورت کی شرمگاہ میں داخل کر دیتا ہے یہ جماع دونوں کر رہے ہوتے ہیں اور نطفہ ایک ہی ہوتا ہے روای کہتا ہے کہ میں نے پوچھا کس طرح پتہ چلے گا کہ مرد نے بوقت جماع اللہ کا نام لیا تھا یا نہیں امام صاحب نے فرمایا ہمارے ساتھ محبت اور بغض کے سبب یعنی جو ہم اہل بیت سے رکھے گا وہ اس مرد کا نطفہ ہو گا جس نے بوقت جماع اللہ کا نام لیا اور جو ہم سے بغض رکھے گا وہ دوسرے کا نطفہ ہو گا

تہذیب احکام جلد ۷ ص ۴۰۷

طيباً نجعله خلفاً صالحاً في حياتي وبعد موتي) فاذا ادخلت عليه فليضع يده على ناصيتها ويقول : (اللهم على كتابك تزوجتها وفي امانتك اخذتها وبكلماتك استحللت فرجها فان قضيت في رحمها ولداً فاجعله مسلماً سوياً ولا تجعله شرك شيطان) قلت : وكيف يكون شرك شيطان ؟ فقال: ان الرجل إذا دنا من المرأة وجلس مجلسه حضره الشيطان فان هو ذكر اسم الله تنحى الشيطان عنه وان فعل ولم يسم ادخل الشيطان ذكره فكان العمل منهما جميعاً والنطفة واحدة قلت : فاي شيء يعرف هذا جعلت فداك ؟ قال : بحبنا وبغضنا .

واحفظهن لي في نفسها وفي مالي وأوسعهن رزقاً واعظمهن بركة ، واقدر لي منها ولداً طيباً نجعله خلفاً صالحاً في حياتي وبعد موتي) فاذا ادخلت عليه فليضع يده على ناصيتها ويقول : (اللهم على كتابك تزوجتها وفي امانتك اخذتها وبكلماتك استحللت فرجها فان قضيت في رحمها ولداً فاجعله مسلماً سوياً ولا تجعله شرك شيطان) قلت : وكيف يكون شرك شيطان ؟ فقال: ان الرجل إذا دنا من المرأة وجلس مجلسه حضره الشيطان فان هو ذكر اسم الله تنحى الشيطان عنه وان فعل ولم يسم ادخل الشيطان ذكره فكان العمل منهما جميعاً والنطفة واحدة قلت : فاي شيء يعرف هذا جعلت فداك ؟ قال : بحبنا وبغضنا .

﴿ ١٦٢٨ ﴾ ٢ — وعنه عن علي بن اسباط عن اسماعيل بن منصور عن ابراهيم بن محمد بن حمران عن ابيه عن ابي عبد الله عليه السلام قال : من تزوج والقمر

تهذيب الأحكام

في شرح المقنعة للشيخ المفيد رضوان الله عليه

تأليف

شيخ الطائفة ابي جعفر محمد بن الحسن الطوسي قدس سره

المتوفى ٤٦٠ هـ

دار الكتب الإسلامية

طهران - سوق السلطان

ابو بکر، عمر، عثمان، علی، اور معاویہ رسول اللہ ﷺ کی تلوار

اس شیعہ حدیث کے مطابق رسول اللہ ﷺ کی پانچ تلواریں ہیں جن میں تین عریاں ہیں تیسری تلوار ترک، دیلم، اور کسپین پر چلی۔ اہل سنت اور روافض سب جانتے ہیں کہ یہ علاقے سیدنا ابو بکر، عمر، عثمان، علی، اور معاویہ رضی اللہ عنہم کے دور میں فتح ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کی تیسری تلوار انہوں نے چلائی۔ اللہ اکبر کبیرا۔ یہ ہے میرے ابو بکر، عمر، عثمان، علی، اور معاویہ کی شان کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی تیسری تلوار چلائی۔ جلنے والے رافضی کا منہ کالا

2-اور اس نے اپنی اسناد کے ساتھ منقری سے اس نے حفص بن غیاث سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا: "ایک شخص نے میرے بابا صلوٰۃ اللہ علیہ سے امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی جنگوں کے بارے میں سوال کیا اور سائل (یعنی سوال کرنے والا) ہمارے محبوں میں سے تھا تو اسے ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا: "اللہ عزوجل نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پانچ تلواروں کے ساتھ مبعوث فرمایا اور ان میں سے تین تلواریں ہمیشہ عریاں رہیں گی اور نیام میں نہ ڈالیں گی یہاں تک کہ جنگ کا زور ختم ہو جائے اور جنگ کا زور تب تک ختم نہ ہو گا جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو لیں جب سورج مغرب سے طلوع ہو تو اس دن تمام لوگ امن میں ہوں گے پس اس دن کسی کی ذات کو اس کا ایمان لانا فائدہ نہیں دے گا اگر اس سے پہلے ایمان نہ لایا ہو گا یا اس نے ایمان میں بھلائی کمائی ہو گی اور ان میں سے ایک تلوار روکی گئی ہے اور ان میں سے ایک تلوار نیام میں ہے کہ شاید ہمارے غیروں پر سونتا گیا ہے اور اسکا امر ہمارے ہاتھ میں ہے۔

www.hubeali.com

دو تین تلواریں کہ جو ہمیشہ عریاں ہیں۔

پس وہ تلوار کہ جو مشرکین عرب پر ہے (انکے خلاف ہے) اللہ عزوجل نے فرمایا: "مشرکین کو قتل کرو اور تم انہیں جہاں بھی پاؤ اور انہیں پکڑو اور ان کا محاصرہ کرو اور ہر کمین گاہ میں ان کا انتظار کرو پس اگر وہ توبہ کر لیں (یعنی ایمان لے آئیں) اور نماز قائم کر لیں اور زکوٰۃ ادا کریں (توبہ 5)" تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں "(توبہ 11) پس ان (مشرکین عرب) سے کچھ قبول نہ ہو گا سوائے اس کے کہ یا قتل ہوں یا اسلام میں داخل ہوں ان کے اموال اور انکے اہل وعیال کو قید کیا جائے گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قید کیا اور معاف کیا اور فدیہ قبول فرمایا۔ اور دوسری تلوار اہل ذمہ (ذمی کافروں) کے خلاف ہے اللہ عزوجل نے فرمایا: "قتل کرو ان لوگوں کو کہ جو نہ اللہ عزوجل پر ایمان رکھتے ہیں اور نہ یوم آخرت پر اور اسکو حرام نہیں جانتے کہ جس کو اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حرام قرار دیا ہے اور نہ ہی دین حق قبول کرتے ہیں ان لوگوں میں سے کہ کہ جن کو کتاب دی گئی تھی پس ان سے قبول نہ ہو گا سوائے اس صورت کے کہ وہ جزیہ دیں یا قتل ہوں اور ان کے اموال اور اہل وعیال کو قید کیا جائے گا پس جب وہ جزیہ دینا قبول کر لیں اپنی جانوں کا تو ان کو قید کرنا ہم پر حرام ہو گا اور ان کے اموال بھی حرام ہو گئے اور ان سے نکاح کرنا ہمارے لئے حلال ہو گا اور ان میں سے جو جنگ والے علاقے میں ہو ہمارے لئے ان کا قید کرنا اور ان کا مال لینا جائز ہو گا اور ہمارا ان سے نکاح کرنا حلال نہیں ہو گا پس ان سے قبول نہیں ہو گا سوائے ان صورتوں میں کہ وہ اسلام کے علاقے میں داخل ہوں یا جزیہ دیں یا قتل ہوں۔

اور تیسری تلوار مشرکین عجم کے خلاف ہے یعنی ترک، دیلم، اور کسپین (کیسپین) کے مشرکین۔ اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا: "اس سورہ کی ابتداء میں کہ جس میں ان کا ذکر فرمایا: "وہ لوگ کہ جنہوں نے کفر کیا" پھر فرمایا: "پس گردن ماری جائے گی یہاں تک کہ تم ان میں سے اکثر کو قتل کر دو پس ان میں سے باقیوں کو باندھ لو اور اس کے بعد ان پر احسان کرتے ہوئے یا جزیہ لے کر چھوڑ دو یہاں تک کہ جنگ کا جوش ٹھنڈا ہو جائے"۔ (محمد 4)

پس اللہ عزوجل کا یہ قول: "فاما منا بعد"۔ یعنی ان میں سے قید کرنے کے بعد اور "اما فداء" یعنی ان کے اور اہل اسلام کے درمیان مفاد ہو"۔

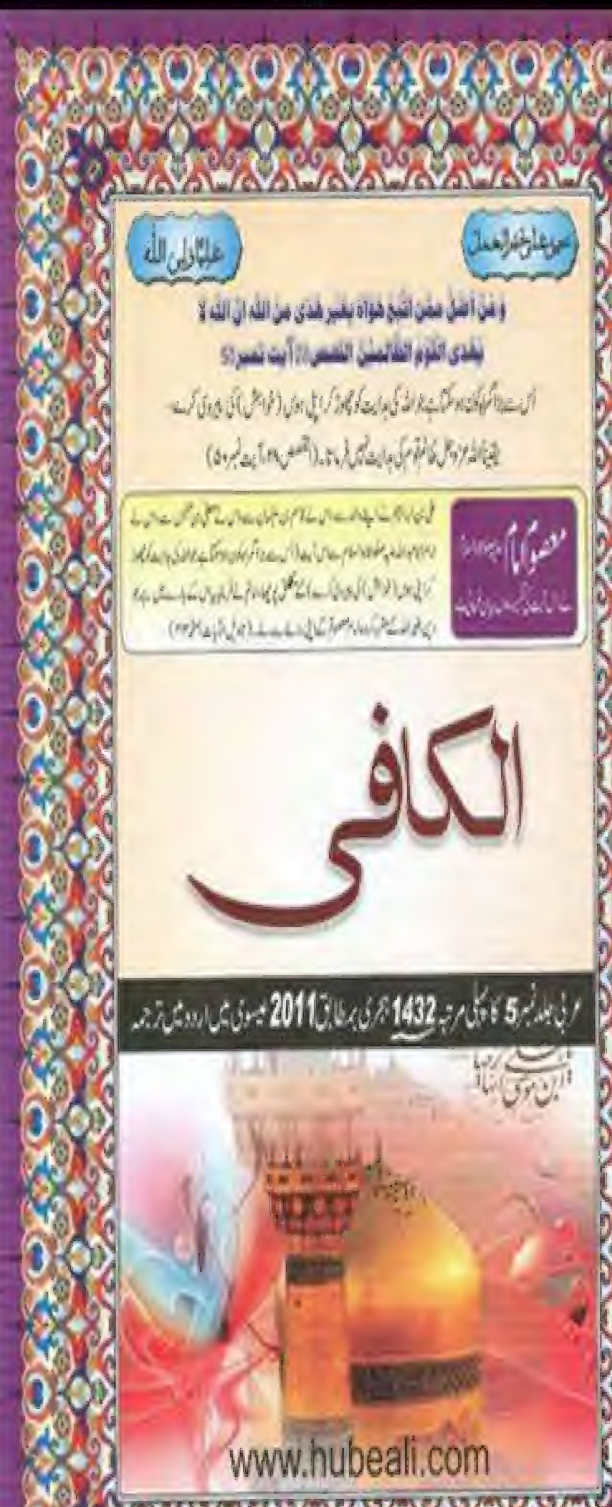

(فرمان حضرت علیؓ) آخری زمانہ میں کچھ لوگ ہمارے محب اور شیعہ کہلانے کے باوجود شیخین کو بُرا جانیں گے وہ بدترین لوگ ہوں گے

عبداللہ بن کثیر کہتے ہیں کہ مجھے حضرت علیؓ نے فرمایا اس امت میں حضورؐ کے علاوہ تمام سے افضل شخص ابو بکرؓ و عمرؓ ہیں اور اگر تو تیسرے شخص کا نام پوچھنا چاہے تو میں بتلا سکتا ہوں اور پھر فرمایا دیکھو کوئی شخص مجھے جناب صدیق اکبرؓ اور جناب فاروق اعظمؓ سے افضل کہنے کی جرات نہ کرے ورنہ میں اسے سخت ترین کوڑے لگاؤں گا۔ بہت جلد ایک وقت آنے والا ہے کہ کچھ لوگ ہماری محبت اور ہمارے شیعہ ہونے کا راگ الاپیں گے حالانکہ وہ شریر ترین انسان ہوں گے کیونکہ یہ وہ لوگ ہوں گے جو ابو بکرؓ و عمرؓ کو برا بھلا کہیں گے۔ حضرت علیؓ مزید فرماتے ہیں کہ ایک سوالی نے حضورؐ سے کچھ مانگا آپؐ نے عطا فرمایا پھر اسی نے جناب ابو بکرؓ، عمرؓ، اور عثمانؓ سے مانگا انہوں نے بھی دیا پھر حضورؐ سے درخواست کی دعا فرمائیں آپؐ نے فرمایا اس میں برکت کیونکر نہ ہو گی کیونکہ یہ عطیہ دینے والے ایک نبیؑ دوسرے صدیق اور شہید ہیں۔

جناب علی المرتضیٰؓ سے ہی روایت ہے کہ میں حضورؐ کے پاس اس طرح بیٹھا ہوا تھا کہ آپؐ کی ران میری ران پر تھی آچانک ابو بکرؓ اور عمرؓ مسجد کے ایک کونے سے نکلے حضورؐ نے ان دونوں کی طرف نظر بھر کر دیکھا پھر سر انور جھکا لیا اور بعد میں میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا مجھے اس ذات کی قسم کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے یہ دونوں جنتی عمر رسیدہ لوگوں کے سردار ہیں ماسوائے انبیاء اور مرسلین کے تمام اگلے پچھلوں سے بہتر ہیں اور جو اللہ تعالیٰ نے انہیں انعامات عطا کیے وہ انہیں نہ بتلانا

کنز العمال جلد ۱۳ ص ۱۰،۹

36102 عن علي قال: سبق رسول الله صلى الله عليه وسلم وصلى أبو بكر وثلث عمر وقد خطبتنا فتنة فهو ما شاء الله، فمن فضلني على أبي بكر وعمر فعليه حد المفتري من الجلد وإسقاط الشهادة (خط في تلخيص المتشابه).

36103 عن ابن شهاب عن عبد الله بن كثير قال: قال لي علي ابن أبي طالب: أفضل هذه الأمة بعد نبيها أبو بكر وعمر ولو شئت أن أسمي لكم الثالث لسميته، وقال: لا يفضلني أحد على أبي بكر وعمر إلا جلدته حدا وجيعا، وسيكون في آخر الزمان قوم

يتحلون محبتنا والتشيع فينا هم شرار عباد الله الذين يشتمون أبا بكر وعمر، قال: ولقد جاء سائل فسأل رسول الله صلى الله عليه وسلم فأعطاه وأعطاه أبو بكر وأعطاه عمر وأعطاه عثمان، فطلب الرجل من رسول الله صلى الله عله وسلم أن يدعو له فيما أعطوه بالبركة، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: كيف لا يبارك لك ولم يعطك إلا نبي أو صديق أو شهيد (كر).

36104 عن سليمان بن يزيد عن هرم عن علي قال: كنت جالسا عند النبي صلى الله عليه وسلم وفخذه على فخذي إذ طلع أبو بكر وعمر من مؤخر المسجد فنظر إليهما نظرا شديدا وصوب (1) فالتفت إلي فقال: والذي نفسي بيده! إنهما لسيدا كهول أهل الجنة من الأولين والآخرين إلا النبيين والمرسلين وأنعما لا تعلمهما بذلك (أبو بكر في الفيلانيات).

يتحلون محبتنا والتشيع فينا هم شرار عباد الله الذين يشتمون أبا بكر وعمر، قال: ولقد جاء سائل فسأل رسول الله صلى الله عليه وسلم فأعطاه وأعطاه أبو بكر وأعطاه عمر وأعطاه عثمان، فطلب الرجل من رسول الله صلى الله عله وسلم أن يدعو له فيما أعطوه بالبركة، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: كيف لا يبارك لك ولم يعطك إلا نبي أو صديق أو شهيد (كر).
36104 عن سليمان بن يزيد عن هرم عن علي قال: كنت جالسا عند النبي صلى الله عليه وسلم وفخذه على فخذي إذ طلع أبو بكر وعمر من مؤخر المسجد فنظر إليهما نظرا شديدا وصوب (1) فالتفت إلي فقال: والذي نفسي بيده! إنهما لسيدا كهول أهل الجنة من الأولين والآخرين إلا النبيين والمرسلين وأنعما لا تعلمهما بذلك (أبو بكر في الفيلانيات)

36105 عن زر بن حبيش عن علي قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: أبو بكر وعمر سيدا كهول أهل الجنة من الأولين والآخرين إلا النبيين والمرسلين، لا تخبرهما يا علي ما عاشا (أبو بكر).

36106 عن أبي المعتمر قال: سئل علي بن أبي طالب عن أبي بكر وعمر فقال: إنهما لقي الوفد السبعين الذين يقدمون إلى الله

(١) وصوب: أي نكس رأسه. النهاية 3 / 57. ب

4. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا أَسْلَمَ عُمَرُ نَزَلَ جِبْرِيْلُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! لَقَدِ اسْتَبْشَرَ أَهْلُ السَّمَاءِ بِإِسْلَامِ عُمَرَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

حضرت عبد اللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب حضرت عمرؓ ایمان لائے تو جبرائیلؑ نازل ہوئے اور کہا اے محمدؐ! تحقیق اہلِ آسمان نے حضرت عمرؓ کے اسلام لانے پر خوشی منائی ہے (اور مبارکبادیاں دی ہیں)۔ اس حدیث کو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے

الحديث رقم 4: أخرجه ابن ماجة في السنن، 1 / 38، في المقدمة، باب فضل عمر، الحديث رقم: 103، وابن حبان في الصحيح، 15 / 307، الحديث رقم: 6883، والطبراني في المعجم الكبير، 11 / 80، الحديث رقم: 11109، و الهيثمي في موارد الظمان، 1 / 535، الحديث رقم: 2182.

5. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم: لَمَّا أَسْلَمَ عُمَرُ أَتَانِي جِبْرِيْلُ فَقَالَ: قَدِ اسْتَبْشَرَ أَهْلُ السَّمَاءِ بِإِسْلَامِ عُمَرَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

حضرت عبد اللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا: جب عمرؓ مشرف بہ اسلام ہوئے تو اہل آسمان نے ان کے اسلام لانے پر خوشیاں منائیں۔" اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث صحیح ہے

محمد عمیر

الحديث رقم 5: أخرجه الحاكم في المستدرک علي الصحيحين، 3 / 90، الحديث رقم: 4491، والمناوي في فيض القدير، 5 / 299.

5. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم: لَمَّا أَسْلَمَ عُمَرُ أَتَانِي جِبْرِيْلُ فَقَالَ: قَدِ اسْتَبْشَرَ أَهْلُ السَّمَاءِ بِإِسْلَامِ عُمَرَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

حضرت عبد اللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا: جب عمرؓ مشرف بہ اسلام ہوئے تو اہل آسمان نے ان کے اسلام لانے پر خوشیاں منائیں۔" اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث صحیح ہے

محمد عمیر

الحديث رقم 5: أخرجه الحاكم في المستدرک علي الصحيحين، 3 / 90، الحديث رقم: 4491، والمناوي في فيض القدير، 5 / 299.

4. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا أَسْلَمَ عُمَرُ نَزَلَ جِبْرِيْلُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! لَقَدِ اسْتَبْشَرَ أَهْلُ السَّمَاءِ بِإِسْلَامِ عُمَرَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

حضرت عبد اللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب حضرت عمرؓ ایمان لائے تو جبرائیلؑ نازل ہوئے اور کہا اے محمدؐ! تحقیق اہلِ آسمان نے حضرت عمرؓ کے اسلام لانے پر خوشی منائی ہے (اور مبارکبادیاں دی ہیں)۔ اس حدیث کو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے

الحديث رقم 4: أخرجه ابن ماجة في السنن، 1 / 38، في المقدمة، باب فضل عمر، الحديث رقم: 103، وابن حبان في الصحيح، 15 / 307، الحديث رقم: 6883، والطبراني في المعجم الكبير، 11 / 80، الحديث رقم: 11109، و الهيثمي في موارد الظمان، 1 / 535، الحديث رقم: 2182.

...سارے صحابی ستاروں کی طرح ہیں؟ اور صحابی مرتد اور جہنمی نہیں ہو سکتے؟

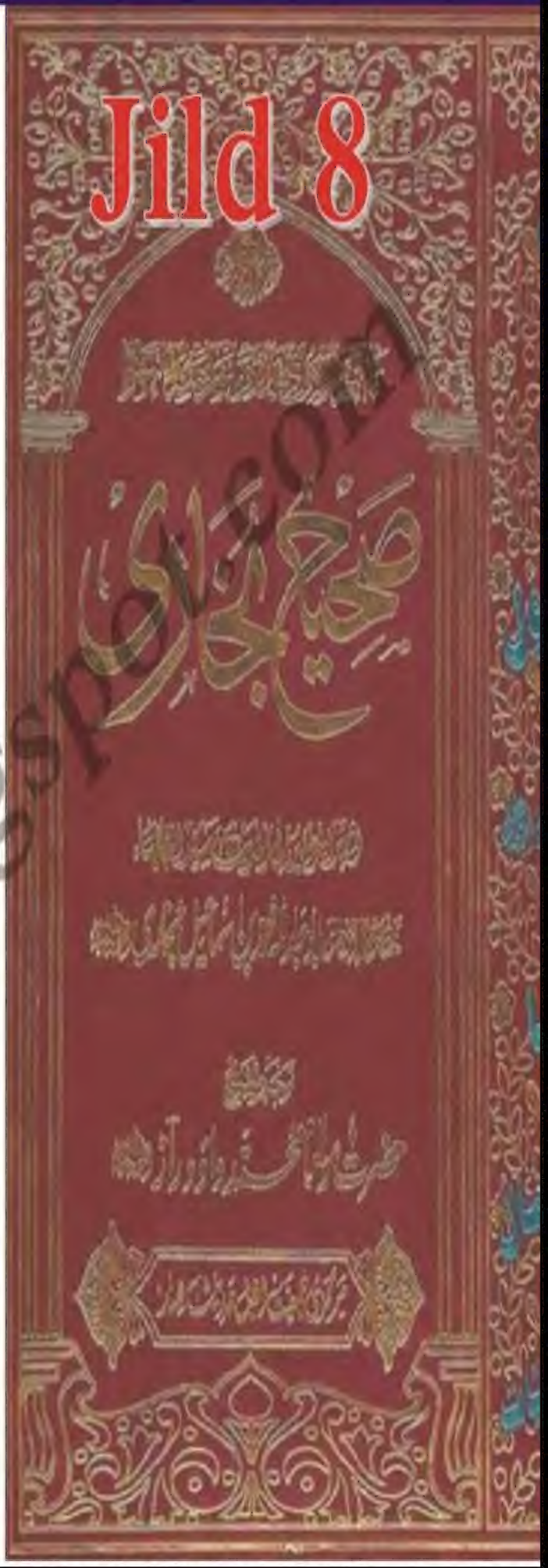

ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((يَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ رِجَالٌ مِنْ أَصْحَابِي فَيُحَلَّؤُونَ عَنْهُ، فَأَقُولُ، يَا رَبِّ أَصْحَابِي فَيَقُولُ: إِنَّكَ لاَ عِلْمَ لَكَ بِمَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ؟ إِنَّهُمُ ارْتَدُّوا عَلَى أَدْبَارِهِمُ الْقَهْقَرِي)). [راجع: ٦٥٨٥]

ابن وہب نے بیان کیا' انہوں نے کہا کہ مجھے یونس نے خبر دی' انہیں ابن شہاب نے' انہیں ابن مسیب نے' وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے روایت کرتے تھے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا' حوض پر میرے صحابہ کی ایک جماعت آئے گی۔ پھر انہیں اس سے دور کر دیا جائے گا۔ میں عرض کروں گا میرے رب! یہ تو میرے صحابہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تمہیں معلوم نہیں کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا کیا نئی چیزیں ایجاد کر لی تھیں' یہ الٹے پاؤں (اسلام سے) واپس لوٹ گئے تھے۔

٦٥٨٧- حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ، حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنِي هِلاَلٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((بَيْنَا أَنَا قَائِمٌ، فَإِذَا زُمْرَةٌ حَتَّى إِذَا عَرَفْتُهُمْ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَيْنِي وَبَيْنِهِمْ فَقَالَ هَلُمَّ فَقُلْتُ أَيْنَ قَالَ إِلَى النَّارِ وَاللهِ، قُلْتُ: وَمَا شَأْنُهُمْ؟ قَالَ: إِنَّهُمُ ارْتَدُّوا بَعْدَكَ عَلَى أَدْبَارِهِمُ الْقَهْقَرَى، ثُمَّ إِذَا زُمْرَةٌ حَتَّى إِذَا عَرَفْتُهُمْ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَيْنِي وَبَيْنِهِمْ فَقَالَ هَلُمَّ، قُلْتُ: أَيْنَ؟ قَالَ: إِلَى النَّارِ وَاللهِ، قُلْتُ: مَا شَأْنُهُمْ؟ قَالَ: إِنَّهُمُ ارْتَدُّوا بَعْدَكَ عَلَى أَدْبَارِهِمُ الْقَهْقَرِي، فَلاَ أُرَاهُ يَخْلُصُ مِنْهُمْ إِلاَّ مِثْلُ هَمَلِ النَّعَمِ)).

(٦٥٨٧) ہم سے ابراہیم بن منذر حزامی نے بیان کیا' کہا ہم سے محمد بن فلیح نے' کہا ہم سے ہمارے والد نے' کہا کہ مجھ سے ہلال نے' ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم نے فرمایا میں (حوض پر) کھڑا ہوں گا کہ ایک جماعت میرے سامنے آئے گی اور جب میں انہیں پہچان لوں گا تو ایک شخص (فرشتہ) میرے اور ان کے درمیان سے نکلے گا اور ان سے کہے گا کہ ادھر آؤ۔ میں کہوں گا کہ کدھر؟ وہ کہے گا کہ واللہ جہنم کی طرف۔ میں کہوں گا کہ ان کے حالات کیا ہیں؟ وہ کہے گا کہ یہ لوگ آپ کے بعد الٹے پاؤں (دین سے) واپس لوٹ گئے تھے۔ پھر ایک اور گروہ میرے سامنے آئے گا اور جب میں انہیں بھی پہچان لوں گا تو ایک شخص (فرشتہ) میرے اور ان کے درمیان میں سے نکلے گا اور ان سے کہے گا کہ ادھر آؤ۔ میں پوچھوں گا کہ کہاں؟ تو وہ کہے گا' اللہ کی قسم جہنم کی طرف۔ میں کہوں گا کہ ان کے حالات کیا ہیں؟ فرشتہ کہے گا کہ یہ لوگ آپ کے بعد الٹے پاؤں واپس لوٹ گئے تھے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان گروہوں میں سے ایک آدمی بھی نہیں بچے گا۔ ان سب کو دوزخ میں لے جائیں گے۔

٦٥٨٨- حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ

(٦٥٨٨) مجھ سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا' انہوں نے کہا کہ ہم سے انس بن عیاض نے بیان کیا' ان سے عبیداللہ نے بیان کیا' ان سے خبیب بن عبدالرحمٰن نے' ان سے حفص بن عاصم نے بیان کیا

shiatiger.blogspot.com

6. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: لَمَّا أَسْلَمَ عمر رضي الله عنه قَالَ الْمُشْرِكُونَ: اَلْيَوْمَ قَدِ انْتَصَفَ الْقَوْمُ مِنَّا، رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيرِ: وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عمرؓ نے اسلام قبول کیا تو مشرکین نے کہا آج کے دن ہماری قوم دو حصوں میں بٹ گئی ہے (اور آدھی رہ گئی ہے)۔ اس حدیث کو امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے، امام حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے

الحديث رقم 6: أخرجه الحاكم في المستدرك على الصحيحين، 3 / 91، الحديث رقم: 4494، والطبراني في المعجم الكبير، 11 / 255، الحديث رقم: 11659، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، 1 / 248، والهيثمي في مجمع الزوائد، 9 / 62.

7. عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلي الله عليه وآله وسلم ضَرَبَ صَدْرَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِيَدِهٖ حِيْنَ أَسْلَمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَهُوَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ أَخْرِجْ مَا فِيْ صَدْرِهٖ مِنْ غِلٍّ وَأَبْدِلْهُ إِيْمَانًا يَقُوْلُ ذٰلِكَ ثَلَاثًا رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ وَالْأَوْسَطِ: وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ مُسْتَقِيْمُ الْإِسْنَادِ

حضرت عبد اللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ جب اسلام لائے تو حضورؐ نے ان کے سینے پر تین دفعہ اپنا دست اقدس مارا اور آپؐ یہ فرما رہے تھے۔ اے اللہ! عمرؓ کے سینے میں جو غل (سابقہ عداوت کا اثر) ہے اس کو نکال دے اور اس کی جگہ ایمان ڈال دے۔ آپؐ نے یہ کلمات تین مرتبہ دہرائے۔ اس حدیث کو امام حاکم نے مستدرک میں اور طبرانی نے المعجم الکبیر اور المعجم الاوسط میں روایت کیا ہے اور امام حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے

محمد عمیر

الحديث رقم 7: أخرجه الحاكم في المستدرك علي الصحيحين، 3 / 91، الحديث رقم: 4492، والطبراني في المعجم الاوسط، 2 / 20، الحديث رقم: 1096، والطبراني في المعجم الكبير، 12 / 305، الحديث رقم: 13191، والهيثمي في مجمع الزوائد، 9 / 65.

2. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: اَللّٰهُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِاَبِيْ جَهْلِ بْنِ هِشَّامٍ اَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: فَاَصْبَحَ فَغَدَا عُمَرُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَاَسْلَمَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے دعا فرمائی: اے اللہ! ابو جہل بن ہشام یا عمرؓ بن خطاب دونوں میں سے کسی ایک کے ذریعے اسلام کو غلبہ و عزت عطا فرما، چنانچہ حضرت عمرؓ اگلے دن علی الصبح حاضر ہوئے اور مشرف بہ اسلام ہو گئے۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔ محمد عظیم

الحديث رقم 2: أخرجه الترمذی فی الجامع الصحيح، کتاب المناقب، باب فی مناقب عمر، 5 / 618، الحديث رقم: 3683، وأحمد بن حنبل فی فضائل الصحابة، 1 / 249، الحديث رقم: 311، والهيثمی فی مجمع الزوائد، 9 / 61، .

3. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم أَنَّهُ قَالَ اَللّٰهُمَّ أَعِزَّ الْإِسْلَامَ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ الْإِسْنَادِ.

حضرت عبد اللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے دعا فرمائی: اے اللہ! عمر بن الخطابؓ کے ذریعے اسلام کو عزت عطا فرما۔ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

تخریج

الحديث رقم 3: أخرجه الحاكم في المستدرک على الصحيحين، 3 / 89، الحديث رقم: 4484، والطبراني في المعجم الكبير، 2 / 97، الحديث رقم: 1428.

8. عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: إِنْ كَانَ إِسْلَامُ عُمَرَ لَفَتْحًا، وَ إِمَارَتُهُ لَرَحْمَةً وَاللّٰہِ مَا اسْتَطَعْنَا أَنْ نُصَلِّيَ بِالْبَيْتِ حَتّٰى أَسْلَمَ عُمَرُ، فَلَمَّا أَسْلَمَ قَابَلَهُمْ حَتّٰى دَعُوْنَا فَصَلَّيْنَا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ.

حضرت عبد اللہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ بے شک حضرت عمرؓ کا قبول اسلام (ہمارے لئے) ایک فتح تھی اور ان کی امارت ایک رحمت تھی، خدا کی قسم ہم بیت اللہ میں نماز پڑھنے کی استطاعت نہیں رکھتے تھے، یہاں تک کہ حضرت عمرؓ اسلام لائے۔ پس جب وہ اسلام لائے تو آپؓ نے مشرکینِ مکہ کا سامنا کیا یہاں تک کہ انہوں نے ہمیں چھوڑ دیا تب ہم نے خانہ کعبہ میں نماز پڑھی۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا

محمد عمیر

الحديث رقم 8: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، 9 / 165، الحديث رقم: 8820، والهيثمي في مجمع الزوائد، 9 / 62.

شان فاروق اعظمؓ حدیث کی روشنی میں

1. عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: اَللّٰھُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِاَحَبِّ ھٰذَیْنِ الرَّجُلَیْنِ اِلَیْکَ بِاَبِیْ جَھْلٍ اَوْ بِعُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: وَکَانَ اَحَبَّھُمَا اِلَیْہِ عُمَرُ. رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ.

وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

محمد عمیر

حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی: اے اللہ! تو ابو جہل یا عمر بن خطاب دونوں میں سے اپنے ایک پسندیدہ بندے کے ذریعے اسلام کو غلبہ اور عزت عطا فرما۔ راوی کہتے ہیں کہ ان دونوں میں اللہ کو محبوب حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے (جن کے بارے میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا قبول ہوئی اور آپ مشرف بہ اسلام ہوئے)۔

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

الحدیث رقم 1: أخرجہ الترمذی فی الجامع الصحیح، کتاب المناقب، باب فی مناقب عمر، 5 / 617، الحدیث رقم: 3681، وأحمد بن حنبل فی المسند، 2 / 95، الحدیث رقم: 5696، وابن حبان فی الصحیح، 15 / 305، الحدیث رقم: 6881، والحاکم فی المستدرک، 3 / 574، الحدیث رقم: 6129، والبزار فی المسند، 6 / 57، الحدیث رقم: 2119، وعبد بن حمید فی المسند، 1 / 245، الحدیث رقم: 759.

9. عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَمَّا أَسْلَمَ عُمَرُ قَالَ: مَنْ أَنَمُّ النَّاسِ؟ قَالُوا: فُلَانٌ قَالَ: فَأَتَاهُ، فَقَالَ: إِنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ فَلَا تُخْبِرَنَّ أَحَدًا قَالَ: فَخَرَجَ يَجُرُّ إِزَارَهُ وَطَرَفُهُ عَلَى عَاتِقِهِ فَقَالَ: أَلَا إِنَّ عُمَرَ قَدْ صَبَا قَالَ: وَأَنَا أَقُولُ: كَذَبْتَ وَلَكِنِّي أَسْلَمْتُ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ فَقَامَ إِلَيْهِ خَلْقٌ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَاتَلُوهُ فَقَاتَلَهُمْ حَتَّى سَقَطَ وَأَكَبُّوا عَلَيْهِ فَجَاءَ رَجُلٌ عَلَيْهِ قَمِيصٌ، فَقَالَ: مَا لَكُمْ وَلِلرَّجُلِ أَتَرَوْنَ بَنِي عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ يُخَلُّونَ عَنْكُمْ وَعَنْ صَاحِبِهِمْ؟ تَقْتُلُونَ رَجُلًا اخْتَارَ لِنَفْسِهِ اتِّبَاعَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَتَكَشَّفَ الْقَوْمُ عَنْهُ. قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَقُلْتُ لِأَبِي: مَنِ الرَّجُلُ؟ قَالَ: الْعَاصُ بْنُ وَائِلٍ السَّهْمِيُّ. رَوَاهُ الْبَزَّارُ

محمد عمیر

حضرت عمرؓ اسلام لائے تو انہوں نے کہا کہ لوگوں میں سب سے زیادہ چغل خور کون ہے؟ لوگوں نے کہا کہ فلاں۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ اس کے پاس تشریف لائے اور کہا تحقیق میں اسلام لے آیا ہوں پس تو کسی کو اس بارے نہ بتانا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ اس کے بعد وہ شخص اپنا تہہ بند جس کا ایک کنارا اس کے کندھے پر تھا گھسیٹتے ہوئے باہر نکلا اور کہنے لگا آگاہ ہو جاؤ! عمرؓ اپنے دین سے پھر گیا ہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا نہیں تو جھوٹ بولتا ہے میں اسلام لے آیا ہوں۔ اسی اثنا میں قریش کا ایک گروہ آپ کی طرف بڑھا اور آپ سے قتال کرنے لگا۔ آپؓ نے بھی ان کا ڈٹ کر مقابلہ کیا یہاں تک کہ آپؓ گر گئے اور کفار مکہ آپؓ پر ٹوٹ پڑے۔ اتنے میں ایک آدمی آیا جس نے قمیض پہن رکھی تھی اور کہنے لگا تمہارا اس آدمی کے ساتھ کیا معاملہ ہے؟ کیا تم اس آدمی کو قتل کرنا چاہتے ہو جس نے محمدؐ کی اتباع اختیار کی ہے۔ تم کیا سمجھتے ہو کہ عدی بن کعب کے بیٹے تمہیں اپنے صاحب کے معاملہ میں ایسے ہی چھوڑ دیں گے۔ سو لوگ آپؓ سے پیچھے ہٹ گئے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں میں نے اپنے والد محترم سے پوچھا وہ آدمی کون تھا تو حضرت عمرؓ نے فرمایا عاص بن وائل سہمیؓ۔ اس حدیث کو بزار نے روایت کیا ہے

الحدیث رقم 9: أخرجه البزار في المسند، 1 / 260، الحديث رقم: 156، والهيثمي في مجمع الزوائد، 9 / 65

سیدنا علیؓ نے فرمایا جس شخص نے مجھے

ابو بکرؓ اور عمرؓ

سے افضل بتایا میں اسے کوڑوں کی سخت سزا دونگا

(کنز العمال، کتاب الفضائل)

(تاریخ دمشق ابن عساکر: جلد 30، صفحہ 383) (مسند علی بن ابی طالب: 207/1، 1161)

علی ابن ابراهیم یعنی تفسیر قمی والا سورۃ تحریم کا شان نزول بیان کرتا ھے: کہ حضورص نے حضرت حفصہ رض سے فرمایا تھا میں تجھے ایک راز کی خبر دیتا ھوں لیکن کسی کو بتانا نھیں: حضرت حفصہ رض نے وعدہ کیا کسی کو نھیں بتاؤ گی,تو حضورص نے فرمایا میرے بعد ابوبکر رض خلیفہ ھونگے اسکے بعد آپکے آپ کے والد یعنی عمر رض

(سورة التحريم)

حفصة فذهبت حفصة في حاجة لها فتناول رسول الله
مارية، فعلمت حفصة بذلك
فغضبت وأقبلت على رسول الله صلى الله عليه وآله
وقالت يا رسول الله هذا في يومي وفي
داري وعلى فراشي فاستحيا رسول الله منها، فقال كفى
فقد حرمت مارية على
نفسي ولا أطأها بعد هذا ابدا وأنا أفضي إليك سرا فان
انت أخبرت به فعليك
لعنة الله والملائكة والناس أجمعين فقالت نعم ما هو؟
فقال إن أبا بكر يلي الخلافة
بعدي ثم من بعده أبوك (١) فقالت من أخبرك بهذا
قال الله أخبرني فأخبرت حفصة
عائشة من يومها ذلك وأخبرت عائشة أبا بكر، فجاء أبو
بكر إلى عمر فقال له ان عائشة
أخبرتني عن حفصة بشئ ولا أثق بقولها فاسأل انت
حفصة، فجاء عمر إلى حفصة،

شیعہ کے شیخ الطائفہ شیخ طوسی کہتے ہیں اپنی تفسیر میں کہ حضورص اپنی زندگی میں خوشخبری دے گئے تھے میرے بعد خلیفہ ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنھم ہونگے التبیان لشیخ الطوسی

حفصة، فأطلعت عليه عائشة فاستكتمها

النبي فأخبرت حفصة بذلك فانتشر الخبر

فعاتبهم الله على ذلك. وقال الزجاج

والفراء: أسر إليها بأنه سيلي الامر بعده

أبو بكر وعمر وعثمان فتباشروا بذلك

pk khan

فانتشر الخبر. وروى أصحابنا انه أسر إلى

عائشة بما يكون بعده من قيام من

فرمانِ سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ

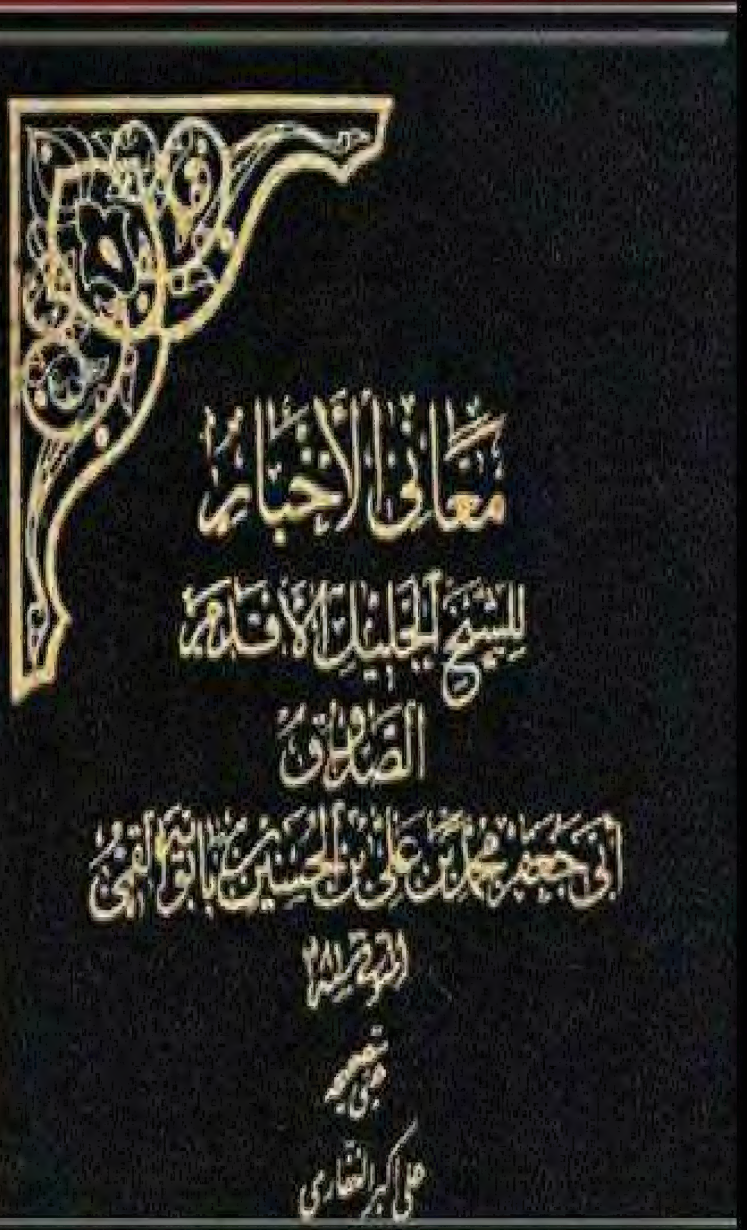

إليه فإذا انشرح في ابتغاء ما قسم الله له انشرح وقد حطت عنه سيئاته وغفرت له ذنوبه، وإذا ذكر الله عز وجل بالآصال وهي العشيات راجع نفسه فيما كان منه في يومه ذلك من سرف على نفسه وإضاعة لأمر ربه فإذا ذكر الله عز وجل واستغفر الله تعالى وأناب راح إلى أهله وقد غفرت له ذنوبه يومه. وإنما تحمد [1] الشهادة أيضاً إذا كانت من تائب إلى الله مستغفر من معصية الله عز وجل.

١٠١ - حدثنا أبو الحسن، قال: حدثنا علي بن أحمد العبري، قال: حدثنا أبو سعيد قال: حدثنا خراش، قال: حدثنا مولاي أنس قال: كان أصحاب رسول الله ﷺ يتجرون في البحر - يعني أن التجارة في البحر وركوبه وليس بهيج [2] ليس من المكروه وهو من الانتشار والابتغاء الذي أذن الله عز وجل فيه بقوله عز وجل: «فإذا قضيت الصلوة فانتشروا في الأرض وابتغوا من فضل الله» [3] وقد روي في ركوب البحر والنهي عنه حديث.

١٠٢ - حدثنا محمد بن علي ماجيلويه، عن عمه محمد بن أبي القاسم، عن أحمد بن أبي عبدالله البرقي، عن أبيه، عن محمد بن سنان، عن مفضل بن عمر، قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام، عن معنى قول أمير المؤمنين صلوات الله عليه لما نظر إلى الثاني وهو مسجى [4] بثوبه «ما أحد أحب إلي أن ألقى الله بصحيفة من هذا المسجى، فقال: على بها الصحيفة التي كتبت في الكعبة.

١٠٣ - حدثنا علي [illegible]

(٤) أي به ؛ الخطي.

حضرت علیؓ نے ثانی (یعنی حضرت عمرؓ) کو کفن میں دیکھ کر ارشاد فرمایا:

"ساری زمین پر اس آدمی کے علاوہ کوئی ایسا نہیں ہے جس کے بارے میں میری خواہش ہو کہ میرے اعمال اس کے عملوں کے ساتھ ملا دیے جائیں جو تمہارے سامنے کفن میں صحیفہ کے ساتھ لپٹا پڑا ہے۔"

صحیح بخاری کے اس حوالے سے ثابت ہوا کہ ام
کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہما سیدنا عمر رضی اللہ عنہ
کی بیوی تھیں

310 جہاد کے بیان میں

لم ترجد فملأها ثم تجيء فتفرغها في الحوض فتملؤه ملأى.

(أطرافه في: ٢٩٠٢، ٣٨١١، ٥٦٥٤)

تشریح: دیکھ لو عورتوں میں بھی جذبہ آزادی موجود ہے جس کے سہارے وہ اصلی مالک حقیقی تک پہنچ جاتی ہیں جیسے کہ ابھی گزرا ہے کہ ان کو دیکھ کر سارا دریا خیر سے بھر جاتا ہے جیسا کہ آج کل یورپ کی عورتوں کے تعلق بھی یہ فیصلہ ہمت سے مسلمانوں کے سامنے ہے اور کارناموں کی فہرست ہے۔ حضرت ام سلیم مشہور صحابیہ خاتون کی بیٹی ہیں جو مالک بن نضر کے نکاح میں تھیں۔ ان ہی کے بطن سے مشہور صحابی حضرت انس رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔ مالک بن نضر جاہلیت کفر کی میں وفات پا گئے تھے۔ بعد میں

٩٦- باب حمل النساء القرب إلى الناس في الغزو

٢٨٨٢- حدثنا عبدان أخبرنا عبد الله أخبرنا يونس عن الزهري عن أنس قال لقنة عن أبي طلحة: «إن الله عز وجل يحب من نساء المسلمة، فقالت مرة جند، فقال لا نصبر من غلمة يا أمير المؤمنين ألا نغزو كما نغزو ونجاهد كما نجاهد - فقال لكن أنت وسهل الله في غلمة - تريدون أم كلثوم بنت علي - فقال عمر: لم سليط أحق ولم سليط من نساء الأنصار ممن بايع رسول الله ﷺ قال عمر: فإنها كانت تزفر لنا القرب يوم أحد، قال أبو عبد الله: تزفر تجمع.

باب جہاد میں عورتوں کا مردوں کے پاس مشکیزے اٹھا کر لے جانا

(٢٨٨٢) ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے خبر دی (دوسری سند) اور مجھ سے ابن شہاب نے بیان کیا ثعلبہ بن ابی مالک نے کہا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مدینہ کی خواتین میں کچھ چادریں تقسیم کیں۔ ایک ہی چادر بچ گئی تو بعض حضرات نے جو آپ کے پاس ہی تھے کہا یا امیر المؤمنین یہ چادر رسول اللہ ﷺ کی نواسی کو دے دیجئے جو آپ کے گھر میں ہیں۔ ان کی مراد ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہا سے تھی لیکن عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ ام سلیط رضی اللہ عنہا اس کی زیادہ مستحق ہیں۔ یہ ام سلیط رضی اللہ عنہا بن انصاری خواتین میں سے تھیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تھی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ احد کی لڑائی کے موقع پر ہمارے لئے مشکیزے زرہ کی اٹھا کر لائی تھیں۔ ابو عبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) نے کہا حدیث میں لفظ تزفر آیا ہے کہ جمع تھی۔

رسولؐ اللہ نے اپنی زندگی میں ہی اُم المومنین سیدہ حفصہؓ کو یہ بشارت دے دی تھی کہ
میرے بعد ابو بکرؓ خلیفہ ہونگے اور ان کے بعد آپؓ کے والد حضرت عمرؓ۔

مشہور شیعہ تفسیر "تفسیر صافی" میں تفسیر سورۃ تحریم بحوالہ "تفسیر قمی" درج ہے کہ رسولؐ اللہ نے سیدہ حفصہؓ سے فرمایا:

"فقال ان ابابکر یلی الخلافۃ بعدی ثم بعدہ ابوک فقالت من انبأک ھذا قال نبأنی العلیم خبیر"

"پس فرمایا رسولؐ نے کہ بیشک ابو بکرؓ والی خلافت ہوں گے میرے بعد، پھر اسکے بعد آپؓ کے والد۔
حفصہؓ نے پوچھا کہ یہ خبر آپؐ کو کس نے دی ہے؟ رسولؐ نے فرمایا کہ مجھے علیم خبیر نے خبر دی ہے۔

۱۔تفسیر صافی، تفسیر سورۃ تحریم، ۲۔تفسیر قمی، تفسیر سورۃ تحریم

سورة التحريم

(مدنية عدد آيها اثنا عشرة آية بالإجماع)

يا أيها النبي لم تحرم ما أحل الله لك تبتغي

القمي عن الصادق عليه السلام قال اطلع

مارية فقال النبي صلى الله عليه و آله و الله

بمارية في يوم حفصة او عائشة فاطلعت

عسلا عند حفصة فواطأت عائشة و سودة

فنزلت و يأتي تمام الكلام فيه

قد فرض الله لكم تحلة أيمانكم قد شرع

امورکم و هو العليم بما يصلحكم الحكيم

و إذ أسر النبي إلى بعض أزواجه حديثا فلما

الحديث اي على افشائه عرف بعضه عرف

تكرما و قرئ بالتخفيف في السجع و اخ

التي قال اني أدخلتها في قراءة عاصم من

يعني قراءة علي عليه السلام فلما نبأها به

بزولها ان رسول الله صلى الله عليه و آله

تجلده وكان ذات يوم في بيت حفصة فد

آله مارية فعلمت حفصة بذلك فغضبت و

داري و على فراشي فاستحيى رسول الله صلى الله عليه و آله منها فقال كفي فقد حرمت مارية على

نفسي و لا اطأها بعد هذا ابداً و انا افضي اليك سراً ان انت أخبرت به فعليك لعنة الله و الملائكة و

الناس أجمعين فقالت نعم ما هو فقال ان أبا بكر يلي الخلافة بعدي ثم بعده أبوك قالت من أنبأك هذا

٩٩

قال نبأني العليم الخبير فأخبرت حفصة به عائشة من يومها ذلك و أخبرت عائشة أبا بكر فجاء ابو بكر

الى عمر فقال له ان عائشة اخبرتني عن حفصة بشيء و لا آتي بقولها فاسأل انت حفصة فجاء عمر الى

حفصة فقال ما هذا الذي أخبرت عنك عائشة فأنكرت ذلك و قالت ما قلت لها من ذلك شيئاً فقال لها

عمر ان هذا حق فأخبرينا حتى نتقدم فيه فقالت نعم قد قال رسول الله صلى الله عليه و آله كذا و كذا

رسول الله صلى الله عليه و آله فنزل جبرئيل على محمد صلى الله عليه و آله بهذه السورة قال و

أظهره الله عليه يعني أظهره الله على افشائه عرف بعضه أي خبرها و قال لم

أخبرت بما أخبرتك و أعرض عن بعض أي عن ان لا تخبري به من قبله و في السجع قيل

ان النبي صلى الله عليه و آله كان له سرية من القبط يقال لها مارية اهداها له ابراهيم القبطية فوقعت

حفصة على ذلك فقال رسول الله صلى الله عليه و آله لا تخبري بذلك و حرم مارية على نفسه

فأعلمت حفصة عائشة الخبر فأنزل الله تعالى هذه السورة إلى قوله و إذ أسر النبي إلى

بعض أزواجه حديثاً يعني حفصة بما أسر إليها من تحريم مارية و ما يملك من بعده ابو بكر و عمر

فعرفها بعض ما أفشت من الخبر و أعرض عن بعض لم يخبرها به و كان يملكان جدي قال و قريب من

ذلك ما رواه العياشي عن أبي جعفر عليه السلام في ذلك انّ كلّ واحدة منهما حدّثت أباها

بذلك فعاتبهما في امر مارية و ما أفشتا عليه من ذلك و اعرض عن بعاتبهما في الأمر الآخر.

١٠٠

— ٣٧٦ — (شان نزول سورة التحريم) تفسير القمي

حفصة فذهبت حفصة في حاجة لها فتناول رسول الله مارية ، فعلمت حفصة بذلك فغضبت و قبلت على رسول الله وقالت يا رسول الله هذا في يوم وفي داري وعلى فراشي فاستحيا رسول الله منها ، فقال كفي فقد حرّمت مارية على نفسي ولا أطأها بعد هذا ابداً وأنا افضي اليك سراً فان انت اخبرت به فعليك لعنة الله والملائكة والناس اجمعين فقالت نعم ما هو ؟ فقال إن ابا بكر يلي الخلافة بعدي ثم من بعده ابوك (١) فقالت من اخبرك بهذا قال الله اخبرني فاخبرت حفصة عائشة من يومها ذلك واخبرت عائشة ابا بكر ، فجاء ابوبكر إلى عمر فقال له ان عائشة اخبرتني عن حفصة بشيء ولا أتى بقولها فاسأل انت حفصة ، فجاء عمر إلى حفصة ، فقال لها ماهذا الذي اخبرت عنك عائشة ، فانكرت ذلك قالت ما قلت لها من ذلك شيئاً ، فقال لها عمر ان كان هذا حقاً فاخبرينا حتى نتقدم فيه فقالت نعم قد قال رسول الله ذا وكذا ، على ان يسموا رسول الله فنزل جبرئيل على رسول الله بهذه السورة (يا ايها النبي لم تحرم ما احل الله لك ـ إلى قوله ـ ... ناك (والله مولاكم وهو العليم ... لما نبأت به) اي اخبرت به ... وما عزموا به (عرف بعضه) ... عرض عن بعض) قال لم يخبرهم ... في العليم الخبير ان تتوبا إلى ... الله هو مولاه وجبرئيل وصالح ... ذلك ظهير) يعني لأمير المؤمنين

تفسير القمي المطبوعتين

تفسیر صافی والا یعنی الفیض الکاشانی لکھتا ھے شیخ طبی نے روایت کی : حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا میرے بعد خلیفہ ابو بکر رض و عمر رض ھونگے

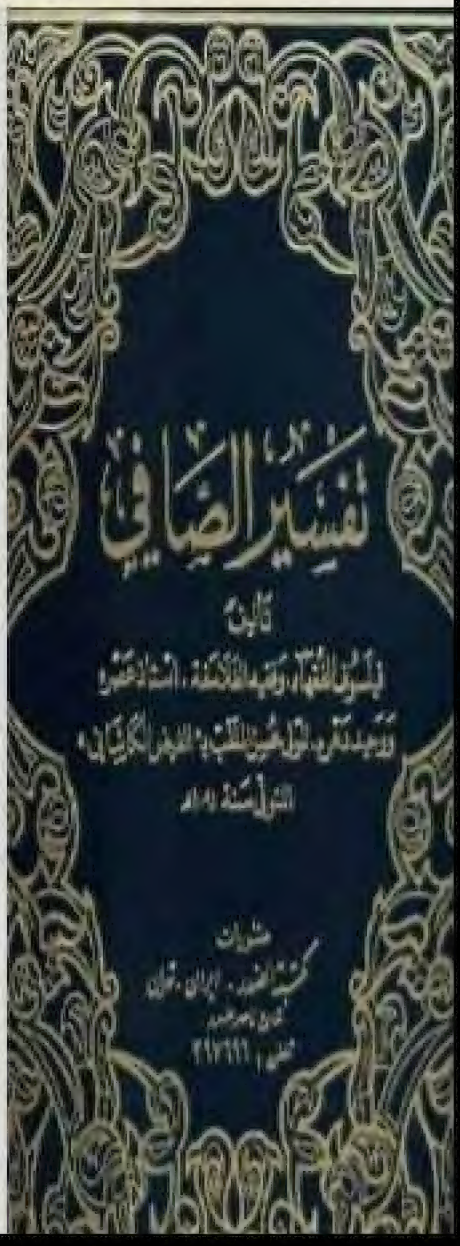

pk khan

قراءة علي (عليه السلام) (١).

* (فلما نبأها به قالت من أنبأك هذا قال نبأني العليم الخبير) *: القمي: كان سبب نزولها أن رسول الله (صلى الله عليه وآله) كان في بعض بيوت نسائه، وكانت مارية القبطية تكون معه تخدمه، وكان ذات يوم في بيت حفصة فذهبت حفصة في حاجة لها، فتناول رسول الله (صلى الله عليه وآله) مارية، فعلمت حفصة بذلك فغضبت، وأقبلت على رسول الله (صلى الله عليه وآله) فقالت: يا رسول الله في يومي، وفي داري، وعلى فراشي، فاستحيى رسول الله (صلى الله عليه وآله) منها، فقال: كفي قد حرمت مارية على نفسي ولا أطأها بعد هذا أبدا، وأنا أفضي إليك سرا إن أنت أخبرت به فعليك لعنة الله والملائكة، والناس أجمعين، فقالت: نعم ما هو؟ فقال: إن أبا بكر يلي الخلافة بعدي، ثم بعده أبوك، فقالت:

رسول اللہ ﷺ نے خوشخبری دی کہ میرے بعد خلیفہ ابوبکر و عمر ہوں گے۔

Ph Khan

سورة التحريم يا أيها النبي لم تحرم ما أحل الله لك، إلى قوله: ثيبات وأبكارا

عائشة الخبر، واستكتمتها إياه،

فأطلع الله نبيه على ذلك، وهو قوله. (وإذ أسر النبي إلى بعض أزواجه

حديثا) يعني حفصة، عن الزجاج، قال: ولما حرم مارية القبطية أخبر حفصة أنه

يملك من بعده أبو بكر، ثم عمر، فعرفها بعض ما أفشت من الخبر، وأعرض عن

بعض إن أبا بكر وعمر يملكان بعدي. وقريب من ذلك ما رواه العياشي بالإسناد عن

عبد الله بن عطاء المكي، عن أبي جعفر عليه السلام إلا أنه زاد في ذلك. إن كل واحدة

منهما حدثت أباها بذلك، فعاتبهما رسول الله في أمر مارية، وما أفشتا عليه من

ذلك، وأعرض عن أن يعاتبهما في الأمر الآخر.

٥٦

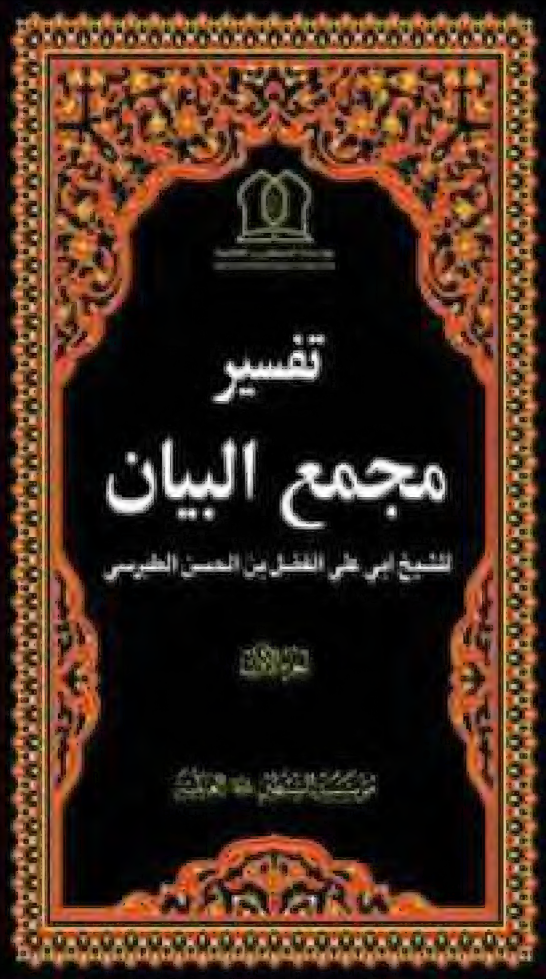

وروی ان عمر تزوج ام کلثوم بنت علی فاصد قہا ار بعین الف درہم

ترجمہ: حضرت عمر فاروق کی شادی ام کلثوم بنت علی سے چالیس ہزار درہم مہر میں ہوئی

کتاب المبسوط الشیخ الطوسی ج4 صفحہ 272

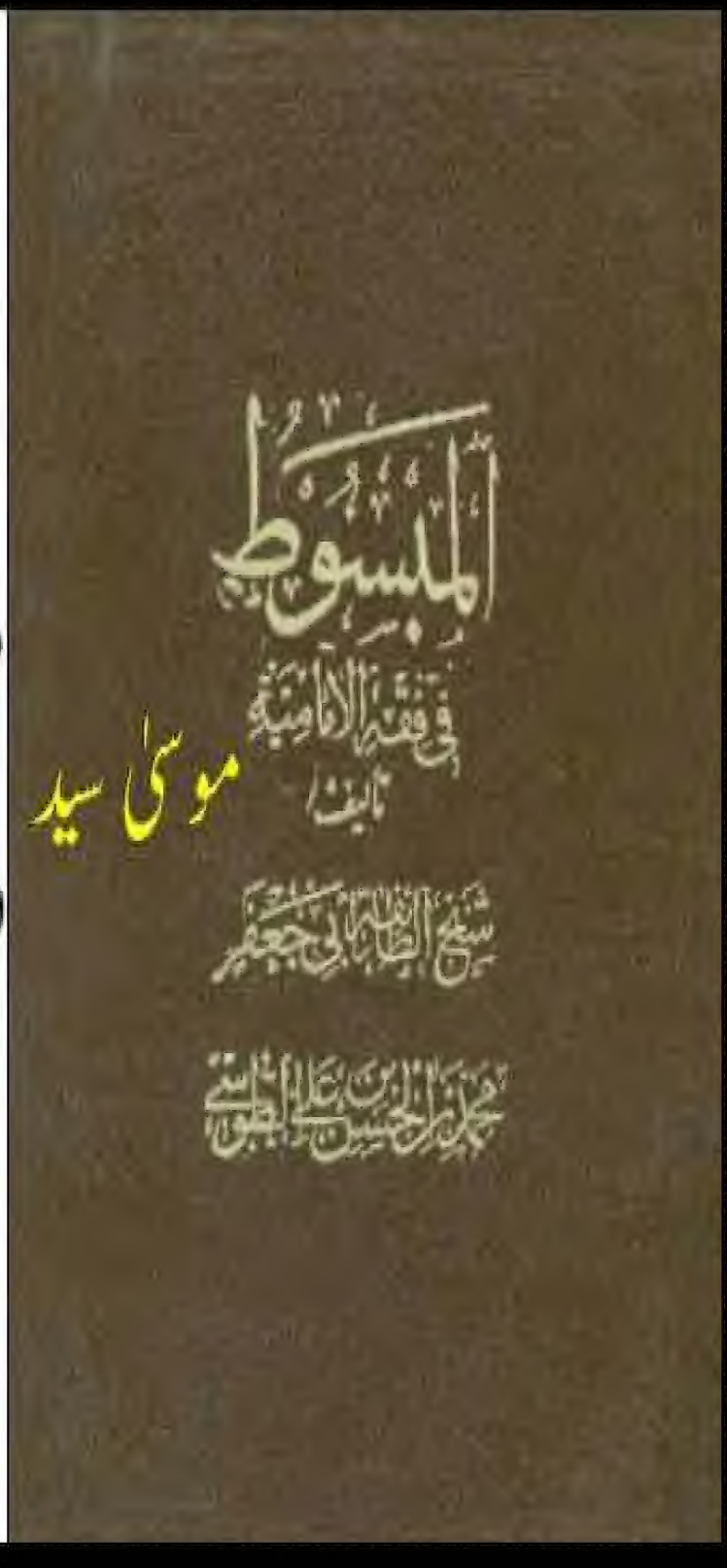

موسیٰ سید

والثالث قيل : إنّ الصّداق كان للأولياء في شرع من كان قبلنا ، بدلالة قول شعيب حين زوّج موسى بنته ، على أن تأجرني ثماني حجج »[1] و لم يقل تأجرنني ، فكان معنى قوله : أنّ الله أطلعني هذا في شرعنا لعلة .

فاذا ثبت هذا فالمستحبّ أن لا يجري نكاح من ذكر مهر ، لأنّه إذا عقد مطلقاً خارج الموهوبة ، و ذلك يختصّ النبيّ ﷺ ، فلذلك يستحبّ ذكره ، و لئلا يرى الجاهل فيظنّ أنّه يجري من المهر ، ولأنّ فيه قطعاً لمواد المخاصمة و الخصومة .

و متى ترك ذكر المهر و عقد النكاح جاز ذلك فالنكاح صحيح إجماعاً لقوله تعالى « لا جناح عليكم إن طلّقتم النساء ما لم تمسّوهن أو تفرضوا لهن فريضة »[2]

صرمع المراة التي جيئت فقال: كل أحد افقه من عمر حتى النساء افقه من عمر.

و روى أنّ عمر تزوّج أمّ كلثوم بنت علي عليه السلام فأصدقها أربعين ألف درهم

و أنس بن مالك تزوّج امرأة على عشرة آلاف ، و كان أبو طلحة زوّج ابنة أخيه فأصدقها

سبعون ألفاً ، و قال قوم مائة رطل ، و قال قوم وصل مسك ثور ذهباً ، و هو إجماع القصّة

صرمع المراة التي جيئت فقال: كل أحد أفقه من عمر حتى النساء أفقه من عمر .

و روى أنّ عمر تزوّج أمّ كلثوم بنت علي عليه السلام فأصدقها أربعين ألف درهم

و أنس بن مالك تزوّج امرأة على عشرة آلاف ، و كان أبو طلحة زوّج ابنة أخيه فأصدقها كلّ واحدة على عشرة آلاف ، و تزوّج الحسن بن علي عليه السلام امرأة فأصدقها مائة جارية مع كلّ جارية ألف درهم ، و تزوّج مصعب بن الزبير عائشة بنت طلحة فأصدقها مائة ألف دينار ، فقتلها فتزوّجها رجل من تميم ، فأصدقها مائة ألف دينار .

(١) القصص : ٢٧ .

(٢) البقرة : ٢٣٦ ، (٣) النساء : ٢٤ .

ونال صهر امیر المومنین علی ام کلثوم بعد ھلاک عمر بن خطاب و کانت فی حبالۃ عمر

حیث تزوجہا بالقہر والاکراہ

ترجمہ: عمر بن خطاب کی وفات کے بعد محمد بن جعفر طیار نے ام کلثوم سے نکاح کیا ام کلثوم غیر کفو ہونے کہ وجہ سے مجبوراً عمر کے نکاح میں تھیں

کتاب مجالس المومنین جلد ا صفحہ ۳۵۴ قاضی نور اللہ شوستری

من هذه الناحية وحبّه له، ونال صهر أميرالمؤمنين علي أمّ كلثوم بعد هلاك عمر بن الخطّاب. وكانت في حبالة عمر حيث تزوّجها بالقهر والإكراه.

قال صاحب روضة الشهداء: استشهد محمّد وأخوه عون في كربلاء ولكن

من هذه الناحية وحبّه له، ونال صهر أميرالمؤمنين علي أمّ كلثوم بعد هلاك عمر بن الخطّاب. وكانت في حبالة عمر حيث تزوّجها بالقهر والإكراه.

توابعها

عون بن جعفر الطيار

قال صاحب الإصابة: ولد بأرض الحبشة واستشهد بتستر[1].

عقيل بن أبي طالب

كنيته أبو يزيد. روى صاحب الاستيعاب: روينا أنّ رسول الله ﷺ قال له: يا أبا يزيد، إنّي أحبّك حبّين: حبّاً لقرابتك منّي وحبّاً لما كنت أعلم من حبّ عمّي إيّاك[3].

وكان عقيل غاية في الظرف وحلاوة الطبع والفصاحة وحضور البديهة، وكان عالماً بأنساب قريش وعارفاً بمساوئ بعض فضائلها، مظهراً لها، بين ثمّ كان

---

(١) أنقل ذلك عزيزي القارئ عبارة الاستيعاب بنصّها. واستشهد محمّد بن جعفر بتستر، ولم يذكر أحد (ج ٣ ص ١٤٤).

(٢) راجع ترجمته في الإصابة ج ١ ص ٦١٨.

(٣) الاستيعاب ج ٣ ص ١٠٧٨.

ولئن زوج النبي ابنته من عثمان فإن الولي جرى عليه نظير ذالك من عمر

ترجمہ: اگر نبیؐ نے اپنی بیٹی کا نکاح عثمانؓ سے کیا تو علیؓ نے اپنی لڑکی کا نکاح عمرؓ سے کیا

کتاب مجلس المومنین جلد ۱ صفحہ ۳۶۹

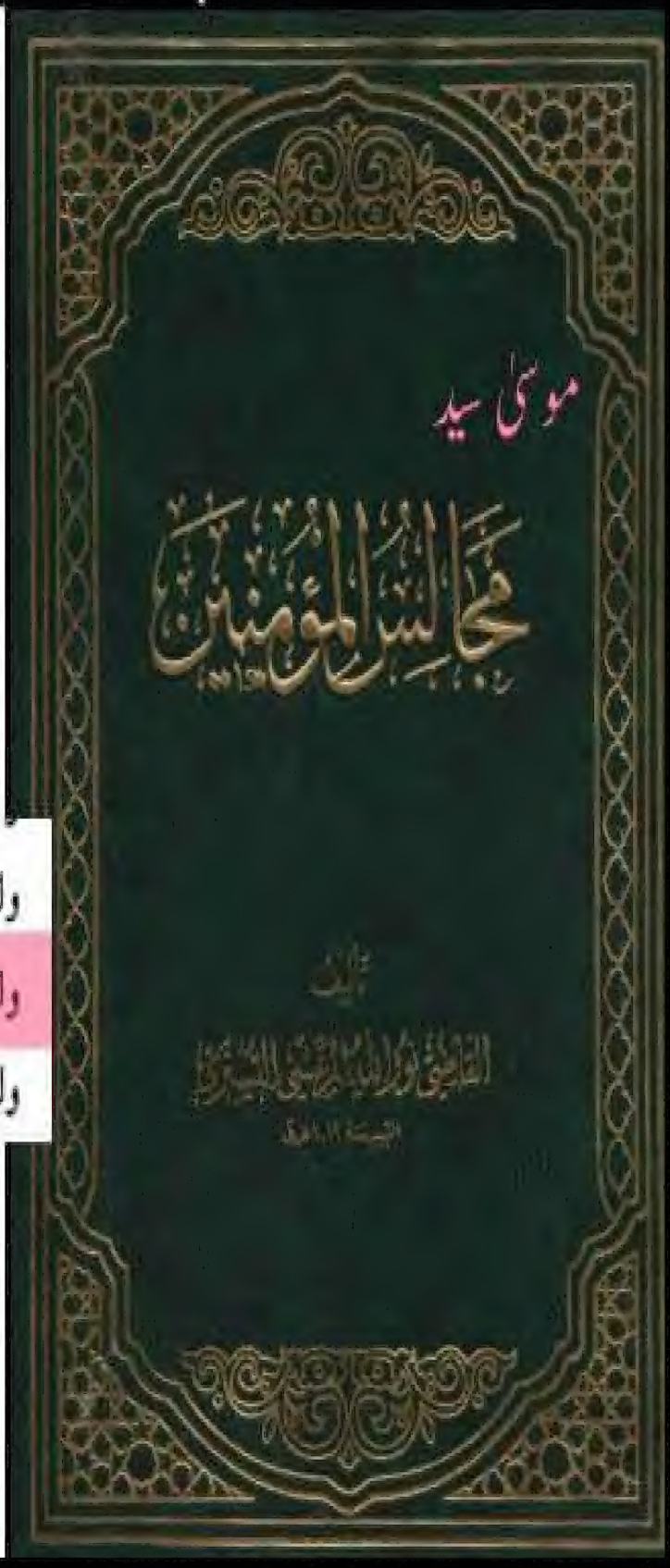

وكان النبيّ قد أعانه الله بعشرة من الصحابة وقنع بمؤازرتهم وهذا اكتفى في شدّة الأمر بسلمان وأبي ذر واثني عشر آخرين من الصحابة.

ولئن كان النبيّ توجّه إثنان ضعفه إلى الغار يعتصم به فإنّ علياً ﷺ اعتصم في بيته وأوصد عليه باب داره.

ولئن كان النبيّ قد هاجر من مكّة إلى المدينة فإنّ علياً ﷺ هاجر منها إلى الكوفة.

ولئن غصبوا من النبيّ بيته فقد غصبوا من عليّ ﷺ أرضه في فدك.

ولئن كان النبيّ قد صالح في بدء أمره فإنّ علياً ﷺ فعل فعله.

ولئن زوّج النبيّ ابنته من عثمان فإنّ الوليّ جرى عليه نظير ذلك من عمر.

ولئن قاتل النبيّ في آخر أمره نزولاً عند قول الله ﴿ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ ﴾[1] فإنّ جبرئيل الكرّاري قاتل أيضاً بقول الرسول الأعظم «يا علي، أنت تقاتل بعدي الناكثين

ولئن كان النبيّ قد صالح في بدء أمره فإنّ علياً ﷺ فعل فعله.

ولئن زوّج النبيّ ابنته من عثمان فإنّ الوليّ جرى عليه نظير ذلك من عمر.

ولئن قاتل النبيّ في آخر أمره نزولاً عند قول الله ﴿ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ ﴾[1] فإ

ج ٩ ص ٣٩٢ وج ١ ص ٤٥٢، مسند زيد ص ٤١٠، القاضي النعمان المغربي: دعائم الإسلام ج ١ ص ٣٨٨، الأمالي للصدوق ص ٤٦٤، الخصال ص ١٤٥ وص ٥٥١ وص ٥٥٨ وص ٥٧٣، مجمع الزوائد ج ٩ ص ١٨٦ وج ٦ ص ٢٣٥ وج ٧ ص ٢٣٨، المعيار والموازنة ص ٣٧ وص ٥٥ وص ٣٢١، مسند أبي يعلى ج ١ ص ٣٩٨ وج ٣ ص ١٩٤، الطبراني: المعجم الأوسط ج ٨ ص ٢١٣ وج ٩ ص ١٦٥، والمعجم الكبير ج ٤ ص ١٧٩ وج ١٠ ص ٩١ وص ٩٢، الاستيعاب ج ٣ ص ١١١٧، وشرح ابن أبي الحديد ج ٦ ص ١٢٩ وج ٧ ص ٤٧ وج ٨ ص ٢٩٧ وج ٩ ص ٢٠٦ وج ١٣ ص ١٨٣ وص ٢٨٧ وج ١٨ ص ٢١، كنز العمال ج ١١ ص ٦٩٢ وص ٧١٧.

ولئن زوج النبي ابنته من عثمان فإن الولي جرى عليه نظير ذالك من عمر

ترجمہ: اگر نبیؐ نے اپنی بیٹی کا نکاح عثمانؓ سے کیا تو علیؓ نے اپنی لڑکی کا نکاح عمرؓ سے کیا

کتاب مجلس المومنین جلد ۱ صفحہ ۳۶۹

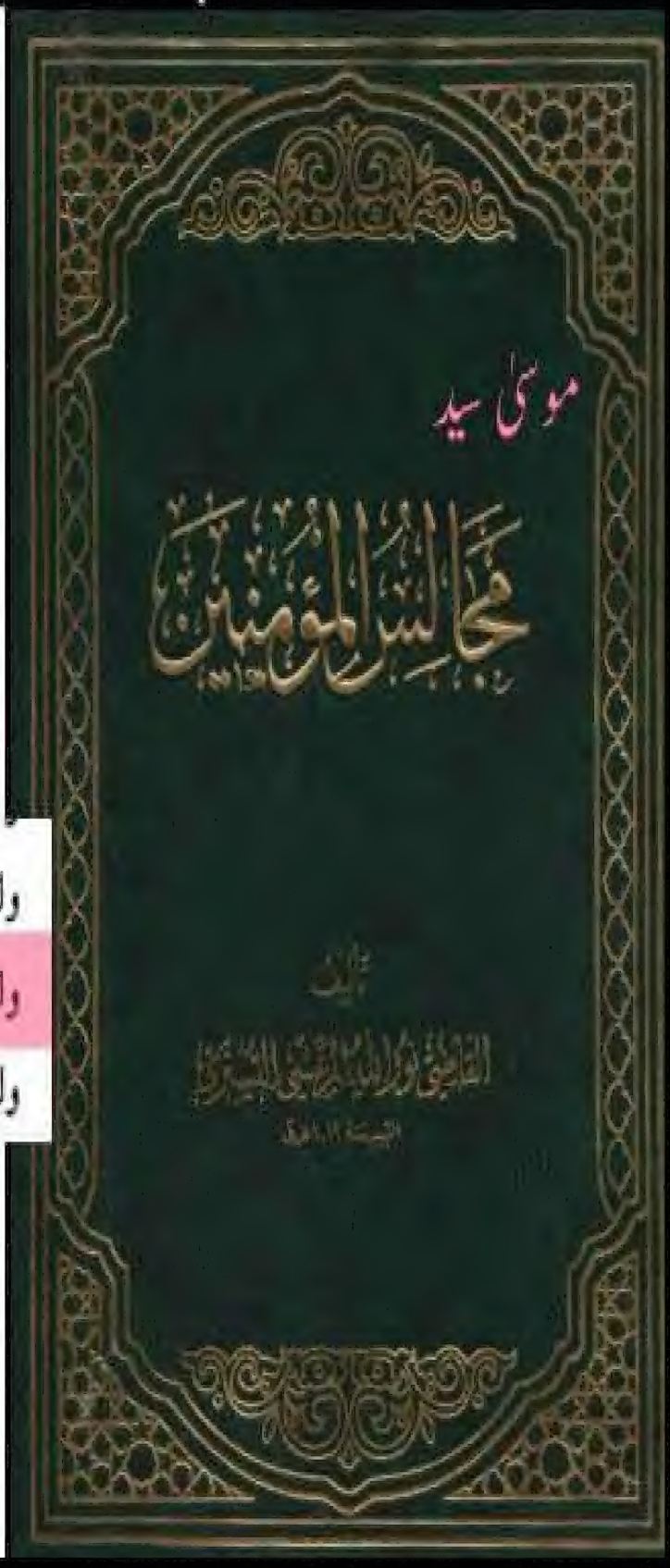

وكان النبيّ قد أعانه الله بعشرة من الصحابة وقنع بمؤازرتهم وهذا اكتفى في شدّة الأمر بسلمان وأبي ذر واثني عشر آخرين من الصحابة.

ولئن كان النبيّ توجّه إثنان ضعفه إلى الغار يعتصم به فإنّ علياً ﷺ اعتصم في بيته وأوصد عليه باب داره.

ولئن كان النبيّ قد هاجر من مكّة إلى المدينة فإنّ علياً ﷺ هاجر منها إلى الكوفة.

ولئن غصبوا من النبيّ بيته فقد غصبوا من عليّ ﷺ أرضه في فدك.

ولئن كان النبيّ قد صالح في بدء أمره فإنّ علياً ﷺ فعل فعله.

ولئن زوّج النبيّ ابنته من عثمان فإنّ الوليّ جرى عليه نظير ذلك من عمر.

ولئن قاتل النبيّ في آخر أمره نزولاً عند قول الله ﴿ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ ﴾[1] فإنّ جبرئيل الكرّاري قاتل أيضاً بقول الرسول الأعظم «يا علي، أنت تقاتل بعدي الناكثين

ولئن كان النبيّ قد صالح في بدء أمره فإنّ علياً ﷺ فعل فعله.

ولئن زوّج النبيّ ابنته من عثمان فإنّ الوليّ جرى عليه نظير ذلك من عمر.

ولئن قاتل النبيّ في آخر أمره نزولاً عند قول الله ﴿ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ ﴾[1] فإ

ج ٩ ص ٣٩٢ وج ١ ص ٤٥٢، مسند زيد ص ٤١٠، القاضي النعمان المغربي: دعائم الإسلام ج ١ ص ٣٨٨، الأمالي للصدوق ص ٤٦٤، الخصال ص ١٤٥ وص ٥٥١ وص ٥٥٨ وص ٥٧٣، مجمع الزوائد ج ٩ ص ١٨٦ وج ٦ ص ٢٣٥ وج ٧ ص ٢٣٨، المعيار والموازنة ص ٣٧ وص ٥٥ وص ٣٢١، مسند أبي يعلى ج ١ ص ٣٩٨ وج ٣ ص ١٩٤، الطبراني: المعجم الأوسط ج ٨ ص ٢١٣ وج ٩ ص ١٦٥، والمعجم الكبير ج ٤ ص ١٧٩ وج ١٠ ص ٩١ وص ٩٢، الاستيعاب ج ٣ ص ١١١٧، وشرح ابن أبي الحديد ج ٦ ص ١٢٩ وج ٧ ص ٤٧ وج ٨ ص ٢٩٧ وج ٩ ص ٢٠٦ وج ١٣ ص ١٨٣ وص ٢٨٧ وج ١٨ ص ٢١، كنز العمال ج ١١ ص ٦٩٢ وص ٧١٧.

ونال صهر امیر المومنین علی ام کلثوم بعد ھلاک عمر بن خطاب و کانت فی حبالۃ عمر

حیث تزوجہا بالقہر والاکراہ

ترجمہ: عمر بن خطاب کی وفات کے بعد محمد بن جعفر طیار نے ام کلثوم سے نکاح کیا ام کلثوم غیر کفو ہونے کہ وجہ سے مجبوراً عمر کے نکاح میں تھیں

کتاب مجالس المومنین جلد ا صفحہ ۳۵۴ قاضی نور اللہ شوستری

من هذه الناحية وحبّه له، ونال صهر أميرالمؤمنين علي أمّ كلثوم بعد هلاك عمر بن الخطّاب. وكانت في حبالة عمر حيث تزوّجها بالقهر والإكراه.

قال صاحب روضة الشهداء: استشهد محمّد وأخوه عون في كربلاء ولكن

من هذه الناحية وحبّه له، ونال صهر أميرالمؤمنين علي أمّ كلثوم بعد هلاك عمر بن الخطّاب. وكانت في حبالة عمر حيث تزوّجها بالقهر والإكراه.

توابعها

عون بن جعفر الطيار

قال صاحب الإصابة: ولد بأرض الحبشة واستشهد بتستر[1].

عقيل بن أبي طالب

كنيته أبو يزيد. روى صاحب الاستيعاب: روينا أنّ رسول الله ﷺ قال له: يا أبا يزيد، إنّي أحبّك حبّين: حبّاً لقرابتك منّي وحبّاً لما كنت أعلم من حبّ عمّي إيّاك[3].

وكان عقيل غاية في الظرف وحلاوة الطبع والفصاحة وحضور البديهة، وكان عالماً بأنساب قريش وعارفاً بمساوئ بعض فضائلها، مظهراً لها، بين ثمّ كان

---

(١) أنقل ذلك عزيزي القارئ عبارة الاستيعاب بنصّها. واستشهد محمّد بن جعفر بتستر، ولم يذكر أحد (ج ٣ ص ١٤٤).

(٢) راجع ترجمته في الإصابة ج ١ ص ٦١٨.

(٣) الاستيعاب ج ٣ ص ١٠٧٨.

شیخ مفید نے کتاب ارشاد میں کہا ہے کہ حضرت علیؑ کی اولادیں پچیس کے قریب ہیں بلکہ اس سے بھی زائد ہو سکتی ہیں یعنی پینتیس تک اسے نسابہ عمری نے شافی میں نقل کیا ہے اور صاحب انوار نے لکھا ہے آپ کی بیٹیاں آٹھارہ اور بیٹے پندرہ ہیں فاطمہؑ بنت رسولؐ کی اولاد میں حسنؑ حسینؑ زینب کبریٰ اور ام کلثوم کبریٰ ہیں ام کلثومؑ کا نکاح حضرت عمرؓ سے ہوا نوبختی کتاب الامہ مین لکھا ہے ام کلثومؑ چھوٹی تھی جب حضرت عمرؓ کا انتقال ہوا اس کے بعد انکی شادی عون بن جعفر سے اور محمد بن جعفر اور عبداللہ بن جعفر سے ہوئی

کتاب مناقب آل ابی طالب ابن شہر آشوب ج۳ صفحہ ۳۴۹

المطرف العبدي [1]

قال الشيخ المفيد في الإرشاد : أولاده خمسة وعشرون ، وربما يزيدون على ذلك إلى خمسة وثلاثين . ذكره النسابة العمري في الشافي ، وصاحب الأنوار : البنون خمسة عشر ، والبنات ثمان عشرة فولد من فاطمة عليها السلام : الحسن والحسين والمحسن سقط ، وزينب الكبرى ، وأم كلثوم الكبرى تزوجها عمر ، وذكر أبو محمد النوبختي في كتاب الإمامة أن أم كلثوم كانت صغيرة ومات عمر قبل أن يدخل بها ، وأنه خلف على أم كلثوم بعد عمر عون بن جعفر ثم محمد بن جعفر ثم عبد الله بن جعفر .

وإخوته : طالب وعقيل وجعفر ، وعليّ أصغرهم ؛ وكل واحد منهم أكبر من أخيه بعشر سنين هذا الترتيب ، وأسلموا كلهم ، وأعقبوا إلا طالب فإنه أسلم ولم يعقب . أخته أم هاني واسمها فاختة وجمانة . وخاله حنين بن أسد بن هاشم . وخالته خالدة بنت أسد وربيبه محمد بن أبي بكر . وابن أخته جعدة بن هبيرة .

قال الشيخ المفيد في الإرشاد : أولاده خمسة وعشرون ، وربما يزيدون على ذلك إلى خمسة وثلاثين . ذكره النسابة العمري في الشافي ، وصاحب الأنوار : البنون خمسة عشر ، والبنات ثمان عشرة فولد من فاطمة عليها السلام : الحسن والحسين والمحسن سقط ، وزينب الكبرى ، وأم كلثوم الكبرى تزوجها عمر ، وذكر أبو محمد النوبختي في كتاب الإمامة أن أم كلثوم كانت صغيرة ومات عمر قبل أن يدخل بها ، وأنه خلف على أم كلثوم بعد عمر عون بن جعفر ثم محمد بن جعفر ثم عبد الله بن جعفر .

ومن خولة بنت جعفر بن قيس الحنفية محمداً .

---

(١) المطرف العبدي : في مجالس المؤمنين . فاضل شاعر من الشيعة الإمامية نقل عنه التراجم في كتاب المحاضرات في باب الختم على الأبيات التي جاءت في المناقب . وفي أعيان الشيعة اسمه المطرف .
(أعيان الشيعة ١٠/١٢٩)

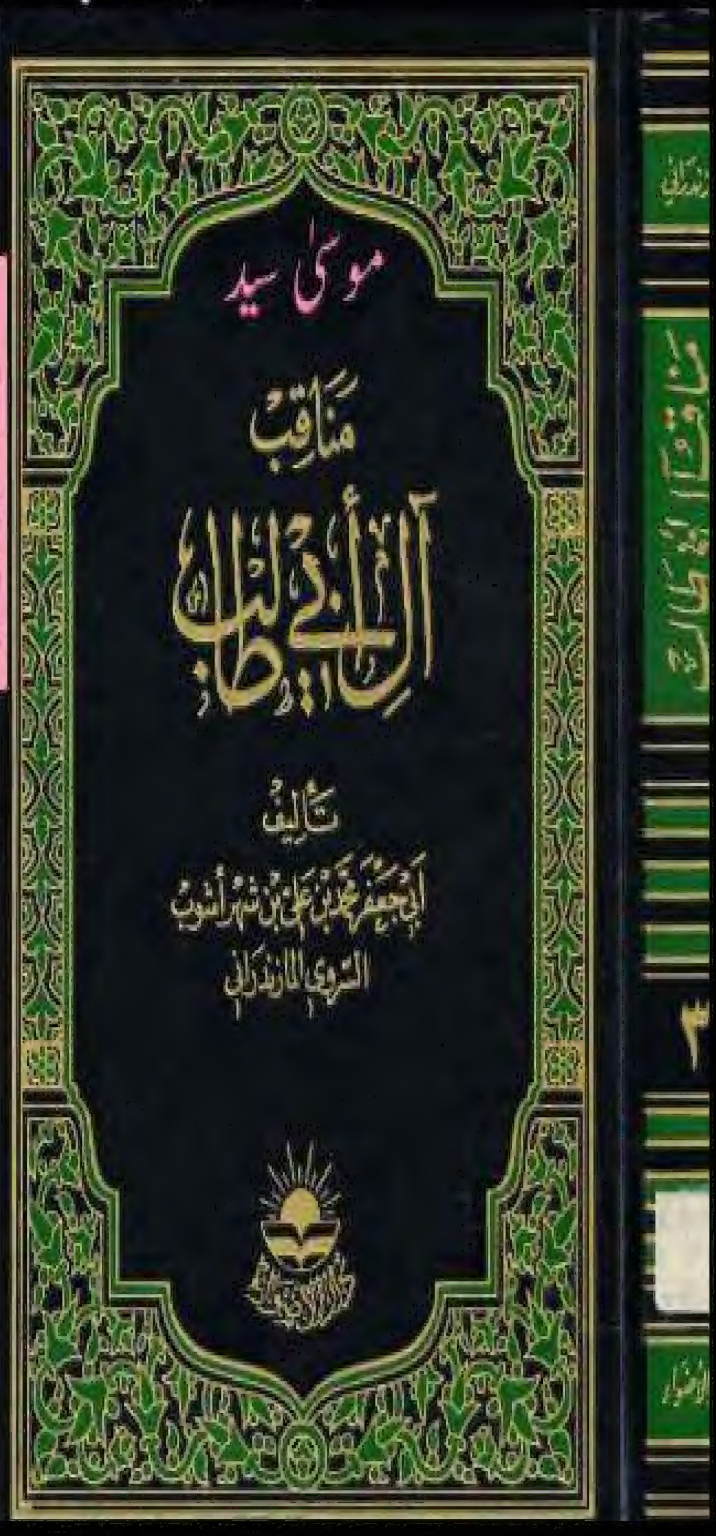

شیخ مفید کی روایت کے مطابق حضرت علی کی اولادیں ستائس افراد پر مشتمل تھیں ان میں سے چار یہ تھے حسن حسین زینب کبری جنکا لقب عقیلہ تھا اور زینب صغریٰ جنکی کنیت ام کلثوم تھی انکی والدہ فاطمہ بنت رسول تھی امام حسن و حسین کی زندگی حالات آگے جا کر بیان ہوں گے زینب آپنے چچا زاد بھائی جعفر بن عبداللہ کے عقد میں تھی ان سے محمد بن عون کے علاوہ بھی اولادیں ہوئیں یہ دونوں کربلا کے شہدا میں سے ہیں ابو الفرج نے کہا محمد بن عبداللہ بن جعفر جو کہ کربلا میں شہید ہوے انکی والدہ کا نام خوصا بنت حفصہ بنت ثقیف تھا عبداللہ انکے بھائی تھے جو طائف میں شہید ہوے ام کلثوم کی شادی حضرت عمر سے ہوئی اسکے بعد انکی شادی عون بن جعفر اور عبداللہ بن جعفر سے ہوئی ابن شہر آشوب نے ابو محمد نو بختی کی کتاب الامامت سے روایت نقل کی ہے ام کلثوم کی شادی عمر سے ہوئی

کتاب منتہی الامال--- الشیخ عباس قمی ج2

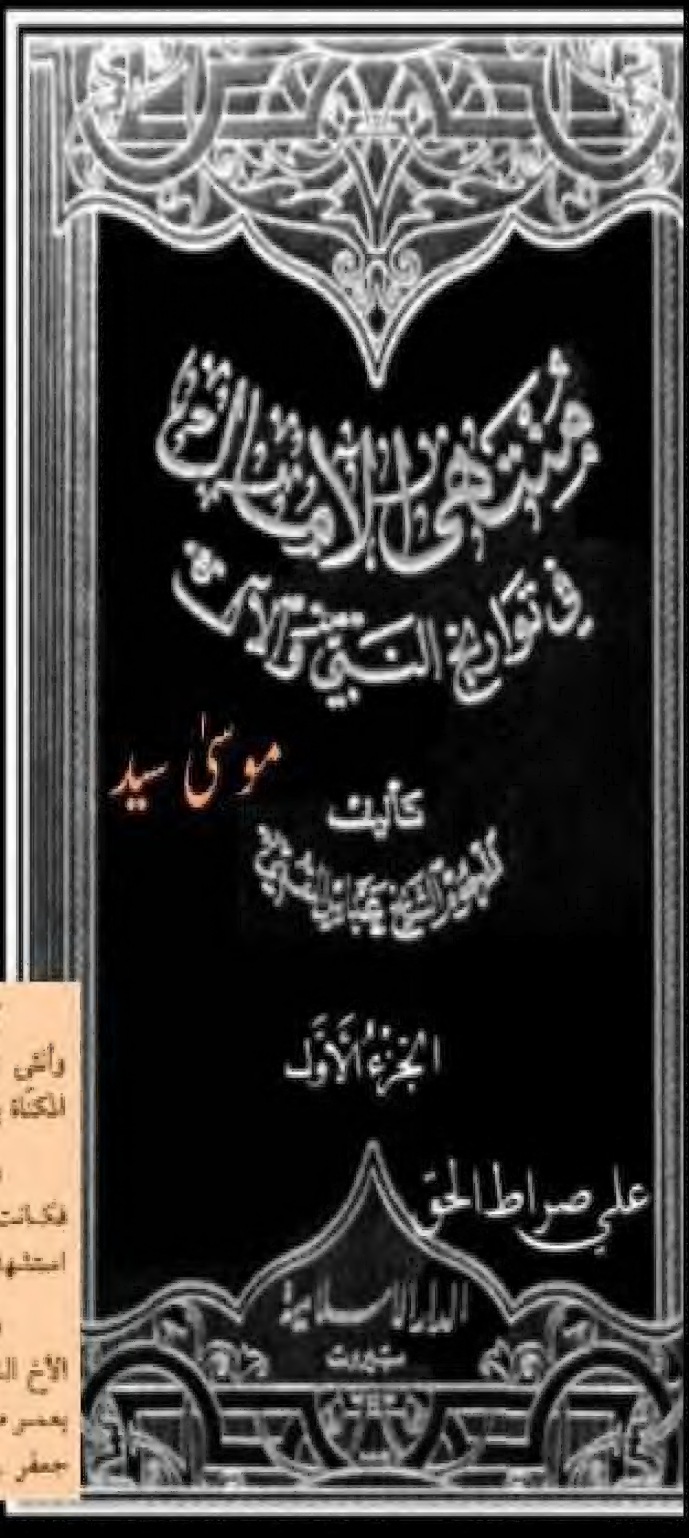

الفصل السادس

في ذكر أمير المؤمنين (عليه السلام) وأزواجه

كان لأمير المؤمنين (عليه السلام) ـ على قول الشيخ المفيد ـ سبعة وعشرون ذكراً وأنثى : أربعة منهم : الحسن والحسين وزينب الكبرى (الملقبة بالعقيلة) وزينب الصغرى المكنّاة بأمّ كلثوم من فاطمة بنت رسول الله (صلّى الله عليه وآله) .

وسيأتي بيان أحوال الإمامين الحسن والحسين عليهما السلام إن شاء الله ، أمّا زينب فكانت زوجاً لعبد الله بن جعفر ، ابن عمّها ، وولدت له أبناء منهم محمّد وعون اللذان استشهدا في كربلاء .

ويقول أبو الفرج : إنّ محمداً بن عبد الله شهيد كربلاء أمّه خوصاء بنت حفصة وهو الأخ الشقيق لعبد الله الذي استشهد في وقعة الطف أيضاً ، وأمّا أمّ كلثوم فحكاية زواجها بعمر مسطورة في الكتب ، وكانت بعده تحت عون بن جعفر ، ومن بعده زوجة لمحمد بن جعفر .

كان لأمير المؤمنين (عليه السلام) ـ على قول الشيخ المفيد ـ سبعة وعشرون ذكراً وأنثى : أربعة منهم : الحسن والحسين وزينب الكبرى (الملقبة بالعقيلة) وزينب الصغرى المكنّاة بأمّ كلثوم من فاطمة بنت رسول الله (صلّى الله عليه وآله) .

وسيأتي بيان أحوال الإمامين الحسن والحسين عليهما السلام إن شاء الله ، أمّا زينب فكانت زوجاً لعبد الله بن جعفر ، ابن عمّها ، وولدت له أبناء منهم محمّد وعون اللذان استشهدا في كربلاء .

ويقول أبو الفرج : إنّ محمداً بن عبد الله شهيد كربلاء أمّه خوصاء بنت حفصة وهو الأخ الشقيق لعبد الله الذي استشهد في وقعة الطف أيضاً ، وأمّا أمّ كلثوم فحكاية زواجها بعمر مسطورة في الكتب ، وكانت بعده تحت عون بن جعفر ، ومن بعده زوجة لمحمد بن جعفر .

فاطمہؑ نے جنم دیا حسن حسین محسن زینب الکبری اور ام کلثومؑ کو جن کی شادی عمرؓ سے ہوی ابو محمد النوبختی نے کتاب الامامہ میں لکھا ہے کہ ام کلثومؑ چھوٹی تھیں جب عمرؓ کا انتقال ہوا اس کے بعد ان کی شادی عون بن جعفر سے پھر محمد بن جعفر سے اور پھر عبداللہ بن جعفر سے ہوی۔

کتاب بحار الأنوار العلامة المجلسي ج ۴۲ الصفحة ۵۲۵

عشرة فولد من فاطمة ؑ الحسن و الحسين و المحسن سقط و زينب الكبرى و أم كلثوم الكبرى تزوجها عمر و ذكر أبو محمد النوبختي في كتاب الإمامة أن أم كلثوم كانت صغيرة و مات عمر قبل أن يدخل بها و أنه خلف على أم كلثوم بعد عمر عون بن جعفر ثم محمد بن جعفر ثم عبد الله بن جعفر و من خولة بنت جعفر بن قيس الحنفية محمدا

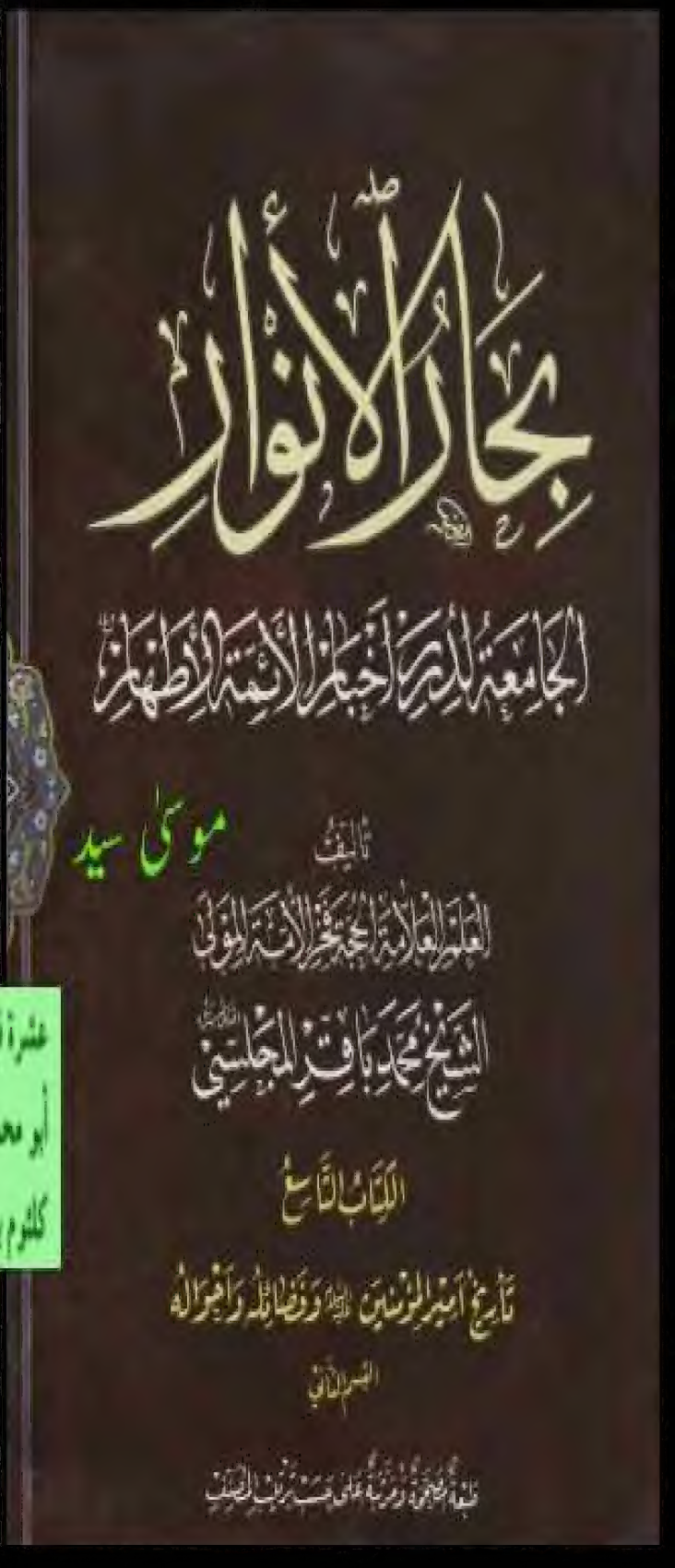

ہشام بن سالم نے امام جعفر صادق سے روایت کی ہے کہ حضرت علی سے ام کلثوم کا رشتہ مانگا گیا تو آپ نے فرمایا وہ آبھی نابالغ ہے پھر حضرت عمر حضرت عباس سے ملے اور پوچھا کیا مجھ میں کوئی نقص ہے حضرت عباس نے پوچھا کیا مسلہ ہے تو حضرت عمر نے کہا تمہارے بھتیجے سے رشتہ طلب کیا ہے تو اس نے انکار کر دیا خدا کی قسم میں زمزم کی ذمہ داری واپس لے لوں گا اور تمام جملہ اعزازات ختم کر دوں گا اور علی کے خلاف چوری کے جرم مین دو گواہ کھڑے کر کے علی کے ہاتھ کٹوا دوں گا حضرت عباس علی کے پاس آے اور سارا کچھ سنایا اور کہا یہ معاملہ آپ میرے سپرد کریں تو حضرت علی نے ان کے سپرد کر دیا

کتاب فروع الکافی الشیخ کلینی ج۵ صفحہ ۲۰۸

٢٠٨ الفروع من الكافي ج٥

نَعَمْ قَدْ قُلْتُ ذَلِكَ، فَقَالَ الْخَارِجِيُّ: فَهَا أَنَا ذَا قَدْ جِئْتُكَ خَاطِباً فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: إِنَّكَ لَكُفْءٌ فِي نَفْسِكَ وَحَسَبِكَ فِي قَوْمِكَ وَلَكِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ صَانَنَا عَنِ الصَّدَقَةِ وَهِيَ أَوْسَاخُ أَيْدِي النَّاسِ فَنَكْرَهُ أَنْ نُشْرِكَ فِيمَا فَضَّلَكَ اللَّهُ بِهِ مَنْ لَمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ بِقَدْرِ مَا جَعَلَ اللَّهُ لَنَا فَقَامَ الْخَارِجِيُّ وَهُوَ يَقُولُ: تَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ رَجُلاً بِمِثْلِهِ قَطُّ رَدَّنِي وَاللَّهِ أَقْبَحَ رَدٍّ وَمَا خَرَجَ مِنْ قَوْلِ صَاحِبِهِ.

٦ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ، عَمَّنْ يَرْوِي، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عليه السلام تَزَوَّجَ سُرِّيَّةً فَأَتَتْ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام فَبَلَغَ ذَلِكَ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ فِي ذَلِكَ كِتَاباً أَنَّكَ صِرْتَ بَعْلَ الإِمَاءِ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليه السلام: إِنَّ اللَّهَ رَفَعَ بِالإِسْلامِ الْخَسِيسَةَ وَأَتَمَّ بِهِ النَّاقِصَةَ فَأَكْرِمْ بِهِ مِنَ اللُّؤْمِ فَلا لُؤْمَ عَلَى مُسْلِمٍ إِنَّمَا اللُّؤْمُ لُؤْمُ الْجَاهِلِيَّةِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وآله تَزَوَّجَ عِنْدَهُ وَنَكَحَ أَمَةً فَلَمَّا انْتَهَى الْكِتَابُ إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ: لِعَمْرِ عِنْدَهُ: أَخْبِرْنِي عَنْ رَجُلٍ إِذَا أَتَى مَا يَضَعُ النَّاسُ لَمْ يَزِدْهُ إِلَّا شَرَفاً؟ قَالُوا: ذَاكَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ: لا وَاللَّهِ مَا هُوَ ذَاكَ، قَالُوا: مَا نَعْرِفُ إِلَّا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَ: فَلا وَاللَّهِ مَا هُوَ بِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَلَكِنَّهُ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليه السلام.

٢١٤ - باب: تزويج أم كلثوم

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، وَحَمَّادٍ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي تَزْوِيجِ أُمِّ كُلْثُومٍ فَقَالَ: إِنَّ ذَلِكَ فَرْجٌ غُصِبْنَاهُ.

٢ - مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: لَمَّا خُطِبَ إِلَيْهِ قَالَ لَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ: إِنَّهَا صَبِيَّةٌ قَالَ: فَلَقِيَ الْعَبَّاسَ فَقَالَ لَهُ: مَا لِي أَبِي بَأْسٌ؟ قَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: خَطَبْتُ إِلَى ابْنِ أَخِيكَ فَرَدَّنِي أَمَا وَاللَّهِ لأُعَوِّرَنَّ زَمْزَمَ وَلا أَدَعُ لَكُمْ مَكْرُمَةً إِلَّا هَدَمْتُهَا وَلأُقِيمَنَّ عَلَيْهِ شَاهِدَيْنِ بِأَنَّهُ سَرَقَ وَلأَقْطَعَنَّ يَمِينَهُ فَأَتَاهُ الْعَبَّاسُ فَأَخْبَرَهُ وَسَأَلَهُ أَنْ يَجْعَلَ الأَمْرَ إِلَيْهِ فَجَعَلَهُ إِلَيْهِ.

٢ - مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: لَمَّا خُطِبَ إِلَيْهِ قَالَ لَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ: إِنَّهَا صَبِيَّةٌ قَالَ: فَلَقِيَ الْعَبَّاسَ فَقَالَ لَهُ: مَا لِي أَبِي بَأْسٌ؟ قَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: خَطَبْتُ إِلَى ابْنِ أَخِيكَ فَرَدَّنِي أَمَا وَاللَّهِ لأُعَوِّرَنَّ زَمْزَمَ وَلا أَدَعُ لَكُمْ مَكْرُمَةً إِلَّا هَدَمْتُهَا وَلأُقِيمَنَّ عَلَيْهِ شَاهِدَيْنِ بِأَنَّهُ سَرَقَ وَلأَقْطَعَنَّ يَمِينَهُ فَأَتَاهُ الْعَبَّاسُ فَأَخْبَرَهُ وَسَأَلَهُ أَنْ يَجْعَلَ الأَمْرَ إِلَيْهِ فَجَعَلَهُ إِلَيْهِ.

علامہ مجلسی نے اس روایت کو حسن قرار دیا

کتاب مرآة العقول في شرح أخبار آل الرسول العلامة المجلسي ج ٢٠ الصفحة ٤٢

فلمّا انتهى الكتاب إلى عبدالملك قال لمن عنده: خبّروني عن رجل إذا أتى ما يضع النّاس لم يزده إلّا شرفاً؟ قالوا: ذاك أمير المؤمنين. قال: لا والله ما هو ذاك، قالوا: ما نعرف إلّا أمير المؤمنين، قال: فلا والله ما هو بأمير المؤمنين ولكنّه عليّ بن الحسين عليهما السلام.

﴿باب﴾

﴿ تزويج ام كلثوم ﴾

١ـ عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن هشام بن سالم؛ وحمّاد، عن زرارة، عن أبي عبدالله عليه السلام في تزويج أمّ كلثوم فقال: إنّ ذلك فرج غُصبناه.

٢ـ محمّد بن أبي عمير، عن هشام بن سالم، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: لمّا خطب إليه قال

باب في تزويج ام كلثوم

الحديث الأول: حسن

الحديث الثاني: حسن.

﴿ تزويج ام كلثوم ﴾

١ـ عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن هشام بن سالم؛ وحمّاد، عن زرارة، عن أبي عبدالله عليه السلام في تزويج أمّ كلثوم فقال: إنّ ذلك فرج غُصبناه.

أن يحول بينه و بينها فينقذها، كذبوا ولم يكن ما قالوا، إنّ فلاناً خطب إلى عليّ عليه السلام بنته أمّ كلثوم فأبى عليّ، فقال للعبّاس: والله لئن لم تزوّجني لأنتزعنّ منك السقاية و زمزم، فأتى العبّاس عليّاً فكلّمه فأبى عليه فألحّ العبّاس فلمّا رأى أمير المؤمنين مشقّة كلام الرجل على العبّاس، و أنّه سيفعل بالسقاية ما قال، أرسل أمير المؤمنين إلى جنّيّة من أهل نجران يهوديّة يقال لها سحيقة بنت جريريّة فأمرها فتمثّلت في مثال أمّ كلثوم و حجبت الأبصار عن أمّ كلثوم، و بعث بها

امام جعفر صادق آپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا حضرت ام کلثوم بنت علی اور انکے بیٹے زید بن عمر خطاب ایک ہی لمحہ میں فوت ہوے اور یہ پتہ نا چل سکا کہ پہلے کون فوت ہوا تو اس صورت میں ایک دوسرے کا وارث نا بنایا جا سکا اور ان دونوں پر اکھٹی نماز پڑھی گئی

کتاب تہذیب الاحکام الشیخ الطوسی جلد ۹ صفحہ ۳۰۸

فماتت الأمّان وبقي الابنان، كيف يورّثان؟ قال: فقال: يُسْهَم عليهما ثلاث ولاءاً ـ يعني ثلاث مرات ـ فأيهما أصابه السهم ورث من الآخر.

[١٢٩٥] ١٥ ـ محمد بن أحمد بن يحيى، عن جعفر بن محمد القمي، عن القدّاح[٣]، عن جعفر، عن أبيه (ع) قال: ماتت أم كلثوم بنت علي (ع) وابنها زيد بن عمر بن الخطاب في ساعة واحدة، لا يُدْرى أيّهما هَلَكَ قبلُ فلم يورّث أحدهما من الآخر، وصلّى عليهما جميعاً.

غرقوا جميعاً أهل البيت، قال: يورث هؤلاء من هؤلاء وهؤلاء من هؤلاء، ولا يورث هؤلاء مما ورثوا من هؤلاء شيئاً، ولا يورث هؤلاء مما ورثوا من هؤلاء شيئاً[٢].

[١٢٩٥] ١٥ ـ محمد بن أحمد بن يحيى، عن جعفر بن محمد القمي، عن القدّاح[٣]، عن جعفر، عن أبيه (ع) قال: ماتت أم كلثوم بنت علي (ع) وابنها زيد بن عمر بن الخطاب في ساعة واحدة، لا يُدْرى أيّهما هَلَكَ قبلُ فلم يورّث أحدهما من الآخر، وصلّى عليهما جميعاً.

[١٢٩٦] ١٦ ـ الحسين بن سعيد، عن حمّاد بن عيسى، عن حريز، عن أحدهما (ع) قال: قضى أمير المؤمنين (ع) باليمن في قوم انهدمت عليهم دارهم، فبقي منهم صبيّان، أحدهما مملوك والآخر حر، فأسهم بينهما، فخرج السهم على أحدهما، فجعل المال له وأعتق الآخر[٤].

[١٢٩٧] ١٧ ـ علي بن الحسن، عن محمد الكاتب، عن الحسن بن أيوب، عن علاء،

(١) الفروع ٥، نفس الباب، ح ٤. وكان هذا الحديث قد مر برقم ١٨ من الباب ٩٠ من الجزء ٦ من التهذيب.
(٢) المقصود أنه لا يرث الثاني مما ورثه منه الأول بل من أصل تركته وقد أشرنا إليه في بعض تعليقاتنا السابقة وخلاف الشيخ المفيد رحمه الله في المسألة فراجع.
(٣) واسمه عبد الله بن ميمون.
(٤) مر هذا الحديث برقم ١٢ من هذا الباب فراجع.

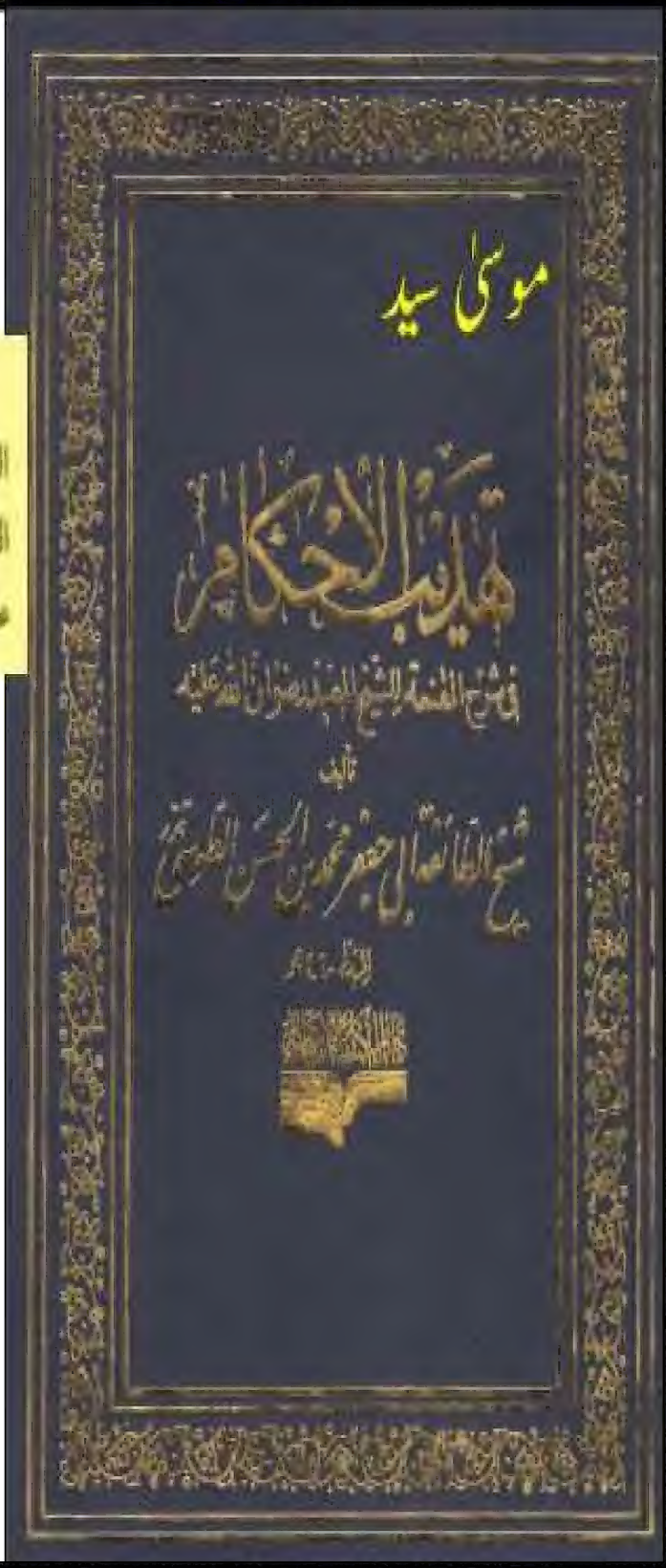

علامہ مجلسی نے اس روایت کو حسن قرار دیا

کتاب مرآۃ العقول فی شرح أخبار آل الرسول العلامۃ المجلسی ج ۲۰ الصفحۃ ۴۲

فلمّا انتهى الكتاب إلى عبدالملك قال لمن عنده: خبّروني عن رجل إذا أتى ما يضع الناس لم يزده إلّا شرفاً؟ قالوا: ذاك أمير المؤمنين. قال: لا والله ما هو ذاك، قالوا: ما نعرف إلّا أمير المؤمنين، قال: فلا والله ما هو بأمير المؤمنين ولكنّه علي بن الحسين عليه السلام.

﴿باب﴾

﴿تزويج أم كلثوم﴾

١ـ علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن هشام بن سالم؛ وحمّاد، عن زرارة، عن أبي عبدالله عليه السلام في تزويج أمّ كلثوم قال: إنّ ذلك فرج فضيناه.

٢ـ محمّد بن أبي عمير، عن هشام بن سالم، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: فأخطب إليه قال:

باب في تزويج أم كلثوم

موئی سید

الحديث الأول: حسن.

الحديث الثاني: حسن.

أقول: هذان الخبران لا يدلّان على وقوع تزويج أمّ كلثوم رضي الله عنها من الملعون المنافق ضرورة و تقيّة، و ورد في بعض الأخبار ما ينافيه.

مثل ما رواه القطب الراوندي عن الصدوق بإسناده إلى محمّد بن أذينة، قال:

عن أبي عبدالله عليه السلام في تزويج أم كلثوم فقال: فأخطب إليه قال:

٢ـ محمّد بن أبي عمير، عن هشام بن سالم، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: فأخطب إليه قال:

في [illegible] بنت أم كلثوم و أبي جعفر عليه السلام [illegible] و عمر عن عبد السقاية و زمزم، فأتى العبّاس علياً فكلّمه فأبى عليه فألحّ العبّاس فلمّا رأى أمير المؤمنين مشقّة كلام الرجل على العبّاس، و أنّه سيفعل بالسقاية ما قال، أرسل أمير المؤمنين إلى جنّية من أهل نجران يهودية يقال لها سحيلة بنت جزيرية فأمرها فتمثّلت في مثال أمّ كلثوم و حجبت الأبصار عن أمّ كلثوم، و بعث بها

علی بن ابراہیم عن ابیہ عن ابن ابی عمر عن ہشام بن سالم وحماد عن زرارۃ عن ابی عبداللہ فی تزویج ام کلثوم فقال ذلک فرج غصبناہ

امام جعفر صادق سے ام کلثوم بنت علی کے نکاح کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا یہ شرمگاہ ہم سے زبردستی چھین لی گئی تھی

کتاب فروع الکافی الشیخ کلینی ج ۵ صفحہ ۲۰۸

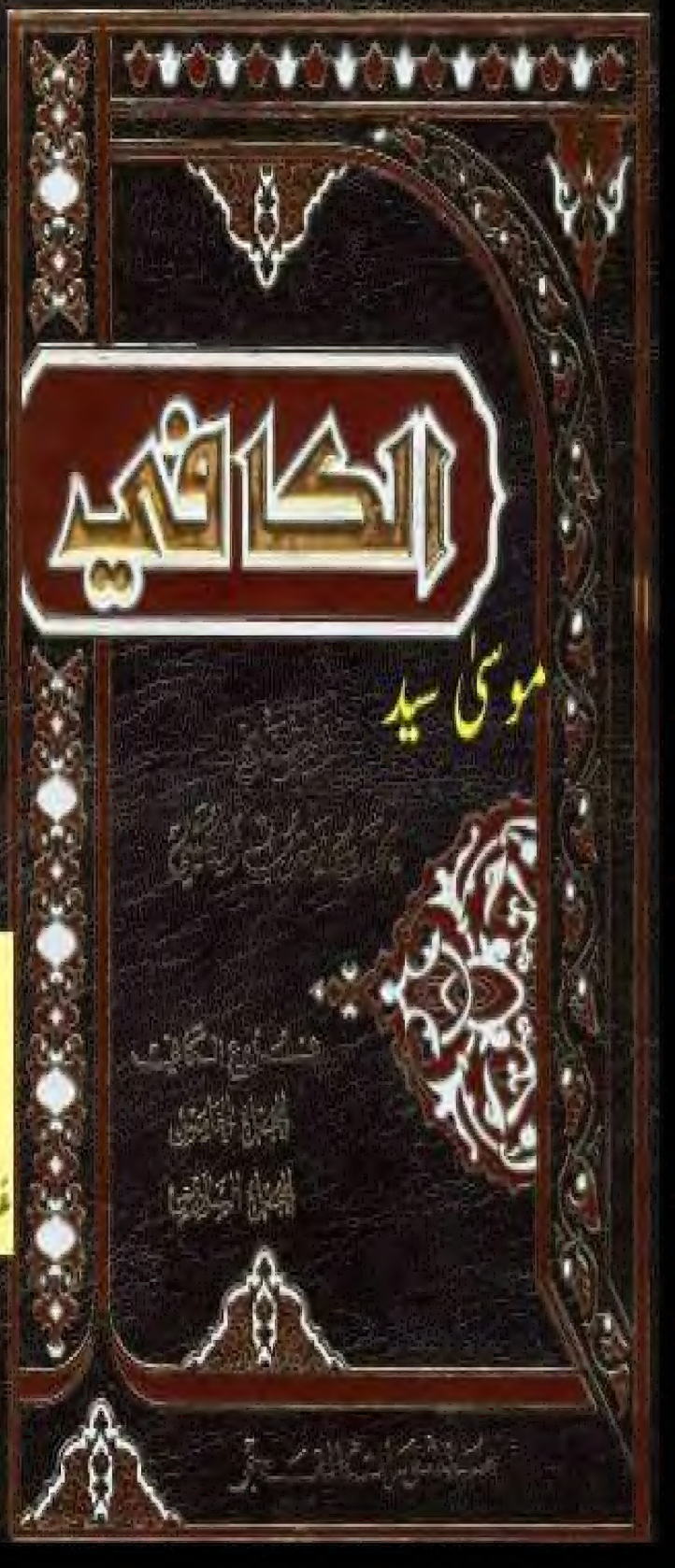

نَعَمْ قَدْ قُلْتُ ذَلِكَ، فَقَالَ الْخَارِجِيُّ: فَهَا أَنَا ذَا قَدْ جِئْتُكَ خَاطِباً فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: إِنَّكَ تُخْطَبُ فِي فِعْلِكَ وَحَسْبُكَ فِي قُبْحِكَ وَلَكِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ صَانَنَا عَنِ الصَّدَقَةِ وَهِيَ أَوْسَاخُ أَيْدِي النَّاسِ فَنَكْرَهُ أَنْ نُشْرِكَ فِينَا فَضَّلَنَا اللَّهُ بِهِ مَنْ لَمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ مِثْلَ مَا جَعَلَ اللَّهُ لَنَا فَقَامَ الْخَارِجِيُّ وَهُوَ يَقُولُ: تَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ رَجُلاً مِثْلَهُ قَطُّ رَدَّنِي وَاللَّهِ أَقْبَحَ رَدٍّ وَمَا خَرَجَ مِنْ قَوْلِ صَاحِبِهِ.

٦ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ، عَمَّنْ يَرْوِي، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عليه السلام تَزَوَّجَ سُرِّيَّةً كَانَتْ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام فَبَلَغَ ذَلِكَ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ فِي ذَلِكَ كِتَاباً أَنَّكَ صِرْتَ بَعْلَ الْإِمَاءِ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليه السلام: إِنَّ اللَّهَ رَفَعَ بِالْإِسْلَامِ الْخَسِيسَةَ وَأَتَمَّ بِهِ النَّاقِصَةَ فَأَكْرَمَ بِهِ مِنَ اللُّؤْمِ فَلَا لُؤْمَ عَلَى مُسْلِمٍ إِنَّمَا اللُّؤْمُ لُؤْمُ الْجَاهِلِيَّةِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وآله تَنَكَّحَ عِنْدَهُ وَنَكَحَ أُمَّهُ فَلَمَّا انْتَهَى الْكِتَابُ إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ: لِمَنْ عِنْدَهُ: خَبِّرُونِي عَنْ رَجُلٍ إِذَا أَتَى مَا يَفْعَلُ النَّاسُ لَمْ يَزِدْهُ إِلَّا شَرَفاً؟ قَالُوا: ذَاكَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ: لَا وَاللَّهِ مَا هُوَ ذَاكَ، قَالُوا: مَا نَعْرِفُ إِلَّا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَ: فَلَا وَاللَّهِ مَا هُوَ بِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَلَكِنَّهُ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليه السلام.

٢١٤ - باب: تزويج أم كلثوم

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ؛ وَحَمَّادٍ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي تَزْوِيجِ أُمِّ كُلْثُومٍ فَقَالَ: إِنَّ ذَلِكَ فَرْجٌ غُصِبْنَاهُ.

٢ - مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: لَمَّا خُطِبَ إِلَيْهِ قَالَ لَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ: إِنَّهَا صَبِيَّةٌ قَالَ: فَلَقِيَ الْعَبَّاسَ فَقَالَ لَهُ: مَا لِي أَبَى بَأْسٌ؟ قَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: خُطِبَتْ إِلَيَّ

٢١٤ - باب: تزويج أم كلثوم

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ؛ وَحَمَّادٍ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي تَزْوِيجِ أُمِّ كُلْثُومٍ فَقَالَ: إِنَّ ذَلِكَ فَرْجٌ غُصِبْنَاهُ.

٢ - سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ قَالَ: كَتَبَ عَلِيُّ بْنُ أَسْبَاطٍ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي أَمْرِ بَنَاتِهِ وَأَنَّهُ لَا يَجِدُ أَحَداً مِثْلَهُ فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام فَهِمْتُ مَا ذَكَرْتَ مِنْ أَمْرِ بَنَاتِكَ وَأَنَّكَ لَا تَجِدُ أَحَداً مِثْلَكَ فَلَا تَنْظُرْ فِي ذَلِكَ رَحِمَكَ اللَّهُ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وآله قَالَ: إِذَا جَاءَكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ خُلُقَهُ وَدِينَهُ فَزَوِّجُوهُ إِلَّا تَفْعَلُوهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيرٌ.

محمد بن يعقوب محمد بن يحيى وغيره عن احمد بن محمد بن عيسى عن الحسين بن سعيد عن النضر بن سويد عن هشام بن سالم عن سليمان ابن خالد قال: سالت ابا عبد الله عن امراة توفي عنها زوجها ابن تعتد في بيت زوجها تعتد او حيث شاءت ثم قال ان عليا لما مات عمر اتى ام كلثوم فاخذ بيدها فانطلق بها الى بيته

ترجمہ سلیمان بن خالد کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق سے پوچھا کہ جس عورت کا شوہر فوت ہو جاے وہ آپنی عدت کہاں گزرے خاوند کے گھر میں یا جہاں چاہے امام جعفر نے کہا جہاں چاہے پھر فرمایا جب حضرت عمر فوت ہوے حضرت علی آپنی بیٹی کے گھر تشریف لے گیے اور اسکو ساتھ آپنے گھر لے آے

کتاب وسائل الشیعۃ الحر العاملی جلد ۲۲ صفحہ ۲۴۲

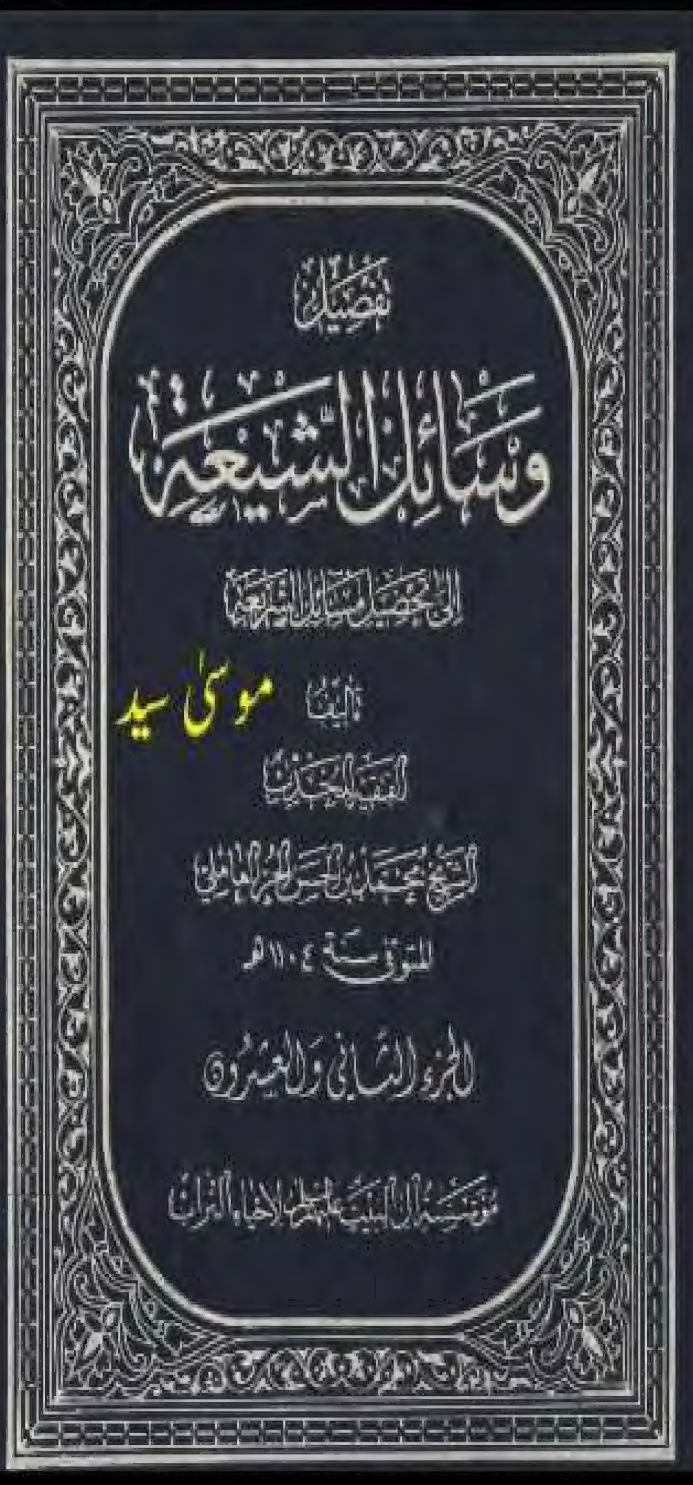

محمّد بن عيسى ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر بن سويد ، عن هشام بن سالم ، عن سليمان بن خالد ، قال : سألت أبا عبدالله (عليه السلام) عن امرأة توفّي عنها زوجها ، أين تعتدّ ؟ في بيت زوجها تعتدّ ؟ أو حيث شاءت ؟ قال : حيث شاءت ، ثمّ قال : إنّ عليّاً (عليه السلام) لمّا مات عمر أتى أمّ كلثوم ، فأخذ بيدها ، فانطلق بها إلى بيته .

ورواه الشيخ بإسناده عن الحسين بن سعيد مثله[1] .

٢١٢ كتاب الطلاق أبواب العدد

محمّد بن عيسى ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر بن سويد ، عن هشام بن سالم ، عن سليمان بن خالد ، قال : سألت أبا عبدالله (عليه السلام) عن امرأة توفّي عنها زوجها ، أين تعتدّ ؟ في بيت زوجها تعتدّ ؟ أو حيث شاءت ؟ قال : حيث شاءت ، ثمّ قال : إنّ عليّاً (عليه السلام) لمّا مات عمر أتى أمّ كلثوم ، فأخذ بيدها ، فانطلق بها إلى بيته .

صالته عن امراة توفي عنها زوجها ، تعتد في بيتها ، او حيث شاءت ؟ قال : بل حيث شاءت ، إنّ عليّاً (عليه السلام) لمّا توفّي عمر أتى أمّ كلثوم ، فانطلق بها إلى بيته .

ورواه الشيخ بإسناده عن محمّد بن يعقوب مثله[1] .

[٢٨٤٩٥] ٤ ـ وعن الحسين بن محمّد ، عن معلّى بن محمّد ، عن الحسن بن

(١) التهذيب ٨ : ١٦١/ ٥٥٨ ، والاستبصار ٣ : ٣٥٢ / ١٢٥٨ .
٢ ـ الكافي ٦ : ١١٦/ ٨ .
(١) التهذيب ٨ : ١٥٩/ ٥٥٣ ، والاستبصار ٣ : ٣٥٣ / ١٢٦٢ .
(٢) تقدم في الحديث ١ من هذا الباب .
(٣) يأتي في الحديثين ٣ و ٤ من هذا الباب .
٣ ـ الكافي ٦ : ١١٥/ ١ .
(١) التهذيب ٨ : ١٦١/ ٥٥٧ ، والاستبصار ٣ : ٣٥٢ / ١٢٥٧ .
٤ ـ الكافي ٦ : ١١٦/ ٣ .

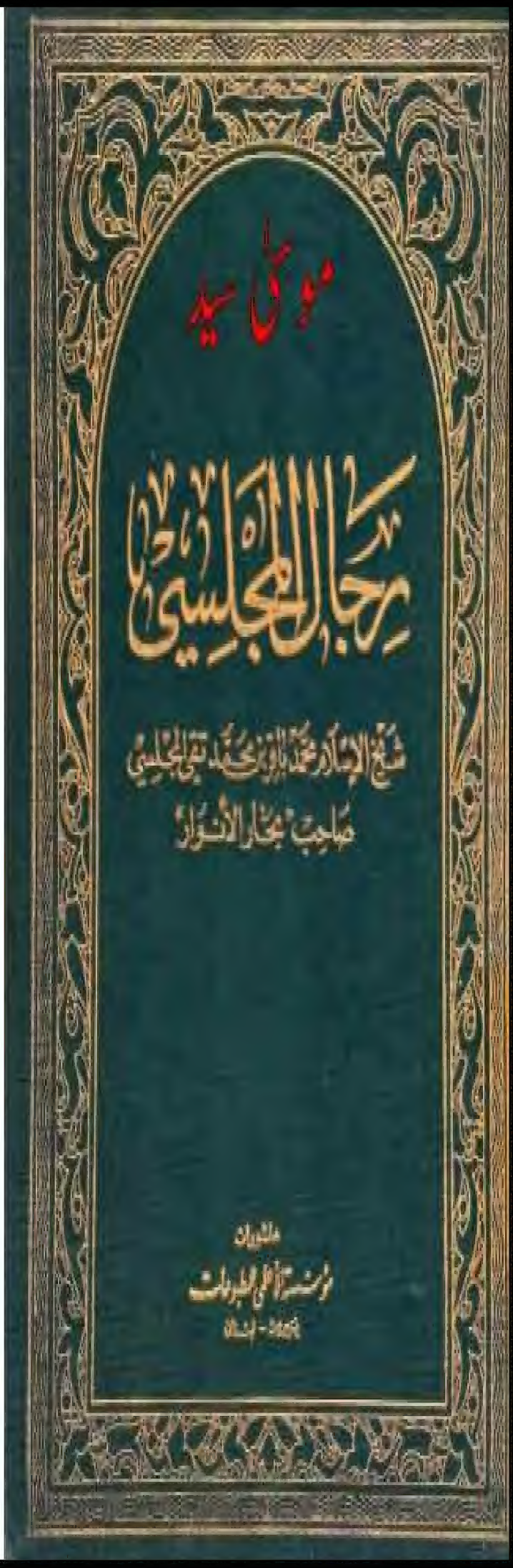

١٩٧٨- نصر بن عامر بن وهب ، ثقة :

[ثقة إمامي ، المعجم ١٣٩/١٩]

١٩٧٩- نصر بن عبدالرحمن البارقي ، أسند عنه :

١٩٨٠- نصر بن قابوس ، وثقه المفيد ومدحه غيره :

[ثقة إمامي ، المعجم ١٤٠/١٩،١٤٠]

١٩٨١- نصر بن مزاحم المنقري ، ج ، وغيرهم ، م :

[مستقيم الطريقة صالح الأمر كتبه حسان إمامي ، المعجم ١٤٣/١٩ ، ولم يعلق عليه السيد قدس سره من حيث أنه يعتمد عليه أم لا ، نعم استظهر وثاقته كما في ١٣٨/١٤ عند وقوعه في طريق الشيخ إلى لوط بن يحيى ، ولكن ذلك لوقوعه في اسناد كامل الزيارات كما لا يخفى ، والله العالم]

١٩٨٢- نصير ، م :

١٩٨٣- النضر بن الربيع ، أسند عنه :

١٩٨٤- النضر بن سويد ، ثقة :

[ثقة إمامي ، المعجم ١٤٨/١٩،١٥١]

١٩٨٥- النضر بن عثمان النواء ، ض :

١٩٨٦- النضر بن محمد الهمداني ، ثقة ، وغيرهم ، م :

[ثقة مجهول المذهب ، المعجم ١٤٣/١٩،١٦٠]

١٩٨٧،٨- نضلة ، ونضير ، م :

[نضلة هو نضلة بن عبيد ، من الأصحاب إمامي ، المعجم ١٩١/١٩ - ٢١/

٨٢٨- سلمة بن محمد ، ثقة . والباقون ، م :

[ثقة إمامي ، المعجم ٢١٣/٨ ومصدر التوثيق في ٣٥٢/١٨]

٨٢٩- سليم بن قيس الهلالي ، مخ :

[ثقة إمامي ، المعجم ٢٧٧،٢١٦،٢٠٨/٨]

٨٣٠- سليم الفراء ، ثقة . وغيرهما ، م :

[ثقة إمامي ، المعجم ٢٩٦،٢٨٩،٢٨٨،٢٨٠،٢٧٧،٢٣١،٢٢٩،٢٢٨،٢١٩/٨
وعلى فرض التعدد يعود سليمان بن مولى طريال مجهول الحال بعد تجديد النظر في توثيقات ابن قولويه]

٨٣١- سليمان بن جعفر الجعفري ، ثقة :

[ثقة إمامي ، المعجم ٢٨٥،٢٤١،٢٤٠،٢٣٨/٨ - ٧٦/٢٣]

٨٣٢- سليمان بن خالد الأقطع ، راوي الصادق عليه السلام ، ثقة :

[ثقة إمامي ، المعجم ٢٤٥/٨]

٨٣٣- سليمان بن داود المنقري ، في :

[ثقة غير عامي ، المعجم ٢٩٠،٢٥٧،٢٥٤،٢٣٣/٨ - ١٩١/٢٢ - ١٤٣/٢٣]

٨٣٤- سليمان بن سفيان ، أبو داود المسترق ، ثقة :

[ثقة إمامي ، المعجم ٢٩٠،٢٦٢/٨ - ١٥٠،١٥٠،١٤٨/٢١ - ١٤٣/٢٣]

٨٣٥- سليمان بن سماعة الضبي ، ثقة :

[ثقة إمامي ، المعجم ٢٦٧،٢٦٦/٨ - ٨٠/٢٣]

٨٣٦- سليمان بن سويد ، أسند عنه :

محمد بن يعقوب محمد بن يحيى وغيره عن احمد بن محمد بن عيسى عن الحسين بن سعيد عن النضر بن سويد عن هشام بن سالم عن سليمان ابن خالد قال: سالت ابا عبد الله عن امراة توفي عنها زوجها ابن تعتد في بيت زوجها تعتد او حيث شاءت ثم قال ان عليا لما مات عمر اتى ام كلثوم فاخذ بيدها فانطلق بها الى بيته

ترجمہ سلیمان بن خالد کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق سے پوچھا کہ جس عورت کا شوہر فوت ہو جاے وہ آپنی عدت کہاں گزرے خاوند کے گھر میں یا جہاں چاہے امام جعفر نے کہا جہاں چاہے پھر فرمایا جب حضرت عمر فوت ہوے حضرت علی آپنی بیٹی کے گھر تشریف لے گیے اور اسکو ساتھ آپنے گھر لے آے

کتاب وسائل الشیعۃ الحر العاملی جلد ۲۲ صفحہ ۲۴۲

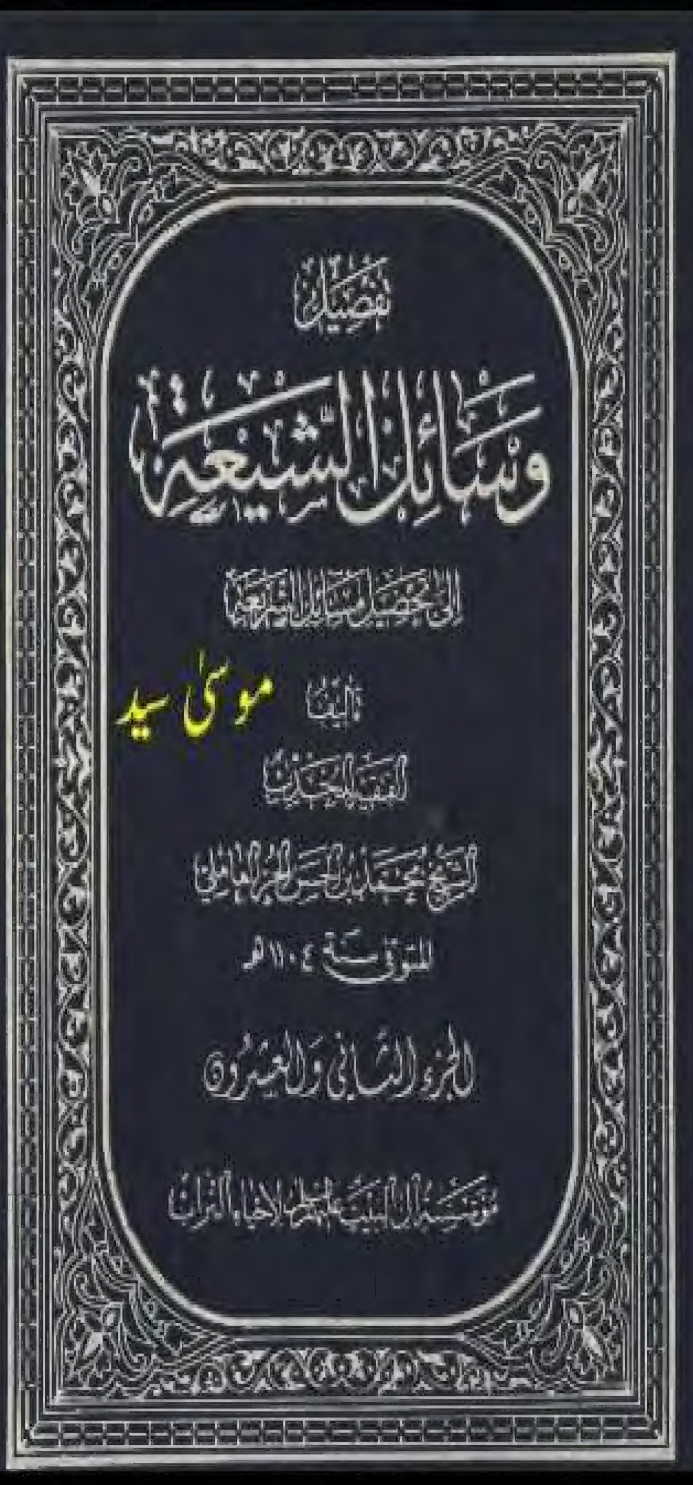

محمّد بن عيسى ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر بن سويد ، عن هشام بن سالم ، عن سليمان بن خالد ، قال : سألت أبا عبدالله (عليه السلام) عن امرأة توفّي عنها زوجها ، أين تعتدّ ؟ في بيت زوجها تعتدّ ؟ أو حيث شاءت ؟ قال : حيث شاءت ، ثمّ قال : إنّ عليّاً (عليه السلام) لمّا مات عمر أتى أمّ كلثوم ، فأخذ بيدها ، فانطلق بها إلى بيته .

ورواه الشيخ بإسناده عن الحسين بن سعيد مثله[1] .

٢١٢ كتاب الطلاق أبواب العدد

محمّد بن عيسى ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر بن سويد ، عن هشام بن سالم ، عن سليمان بن خالد ، قال : سألت أبا عبدالله (عليه السلام) عن امرأة توفّي عنها زوجها ، أين تعتدّ ؟ في بيت زوجها تعتدّ ؟ أو حيث شاءت ؟ قال : حيث شاءت ، ثمّ قال : إنّ عليّاً (عليه السلام) لمّا مات عمر أتى أمّ كلثوم ، فأخذ بيدها ، فانطلق بها إلى بيته .

صالته عن امراة توفي عنها زوجها ، تعتد في بيتها ، او حيث شاءت ؟ قال : بل حيث شاءت ، إنّ عليّاً (عليه السلام) لمّا توفّي عمر أتى أمّ كلثوم ، فانطلق بها إلى بيته .

ورواه الشيخ بإسناده عن محمّد بن يعقوب مثله[1] .

[٢٨٤٩٥] ٤ ـ وعن الحسين بن محمّد ، عن معلّى بن محمّد ، عن الحسن بن

(١) التهذيب ٨ : ١٦١/ ٥٥٨ ، والاستبصار ٣ : ٣٥٢ / ١٢٥٨ .
٢ ـ الكافي ٦ : ١١٦/ ٨ .
(١) التهذيب ٨ : ١٥٩/ ٥٥٣ ، والاستبصار ٣ : ٣٥٣ / ١٢٦٢ .
(٢) تقدم في الحديث ١ من هذا الباب .
(٣) يأتي في الحديثين ٣ و ٤ من هذا الباب .
٣ ـ الكافي ٦ : ١١٥/ ١ .
(١) التهذيب ٨ : ١٦١/ ٥٥٧ ، والاستبصار ٣ : ٣٥٢ / ١٢٥٧ .
٤ ـ الكافي ٦ : ١١٦/ ٣ .

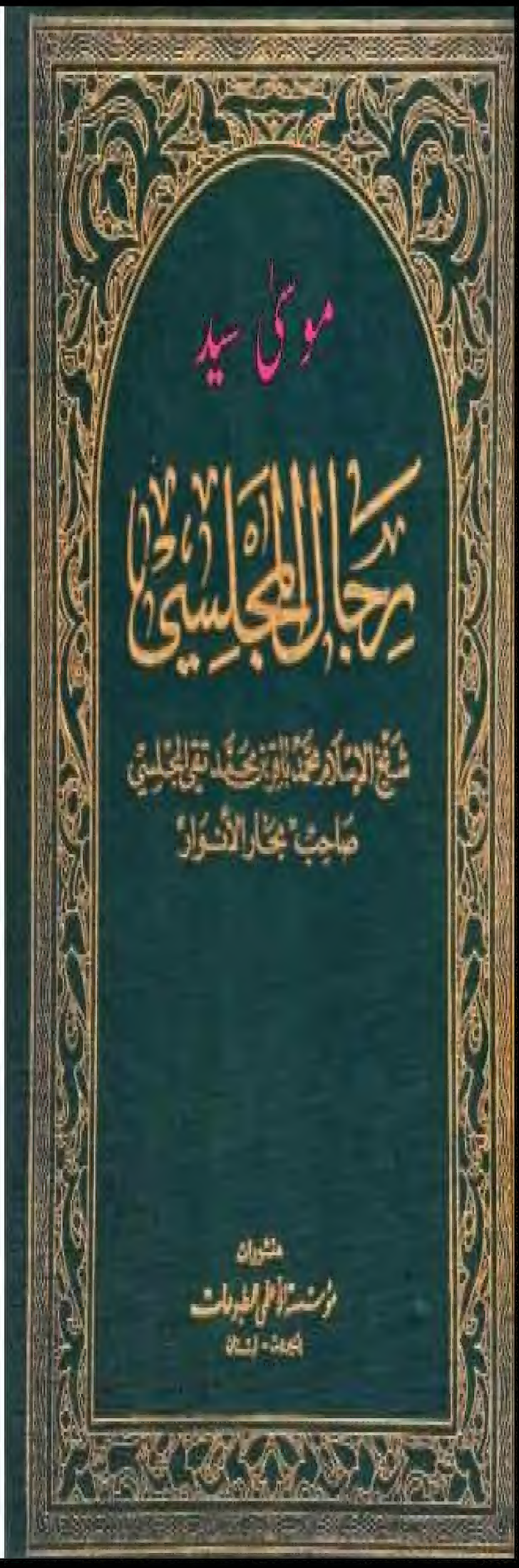

الدمنة ، ع :

[مجهول الحال ، المعجم ٤/٣٣٦ - ٥/٢٣٩،٢٣٩،٢٤١ - ٢٣/٩٥]

٥٥٥- الحسين بن سعيد الأهوازي ، ثقة :

[ثقة إمامي ، المعجم ٤/٣٤٢ ضمن ترجمة أخيه الحسن - ٥/٢٣٣،٢٤٣، ٢٤٣]

٥٥٦- الحسين بن شاذويه الصفار ، ثقة :

[ثقة إمامي ، المعجم ٥/٢٦٨ - ٦/٦٨]

٥٥٧- الحسين بن شداد ، أسند عنه :

٥٥٨- الحسين بن صدقة ، ثقة :

[تقدم في الحسن بن صدقة برقم ٤٨٥]

٥٥٩- الحسين بن عبيدالله بن حمران الهمداني ، ثقة :

[ثقة إمامي ، المعجم ٦/٢١]

٥٦٠- الحسين بن عبيدالله السعدي ، ض :

[له كتب صحيحة الحديث إمامي ، المعجم ٤/٣٧٦ - ٦/١٣،١٥،١٦،١٩،٢١ ولم يطلق عليه السيد قدس سره من حيث أنه يعتمد عليه أم لا]

٥٦١- الحسين بن عبيدالله القضائري ، من مشايخ إجازة الشيخ ، ووثقه ابن طاوس :

[ثقة إمامي ، المعجم ٦/١٩،٢٤]

٥٦٢- الحسين بن عبيدالله القمي ، ض :

میں نے ابو عبداللہ سے پوچھا کہ وہ عورت جسکا شوہر فوت ہو جاے وہ عدت شوہر
کے گھر پوری کر لے گی یا جہاں وہ چاے امام نے فرمایا جہاں وہ چاہے کر لے کیونکہ
حضرت عمرؓ کے انتقال کے بعد حضرت علیؓ ام کلثومؓ کو آپنے گھر لے آے تھے

کتاب استبصار الشیخ الطوسی ج ۳ ص ۲۶۰

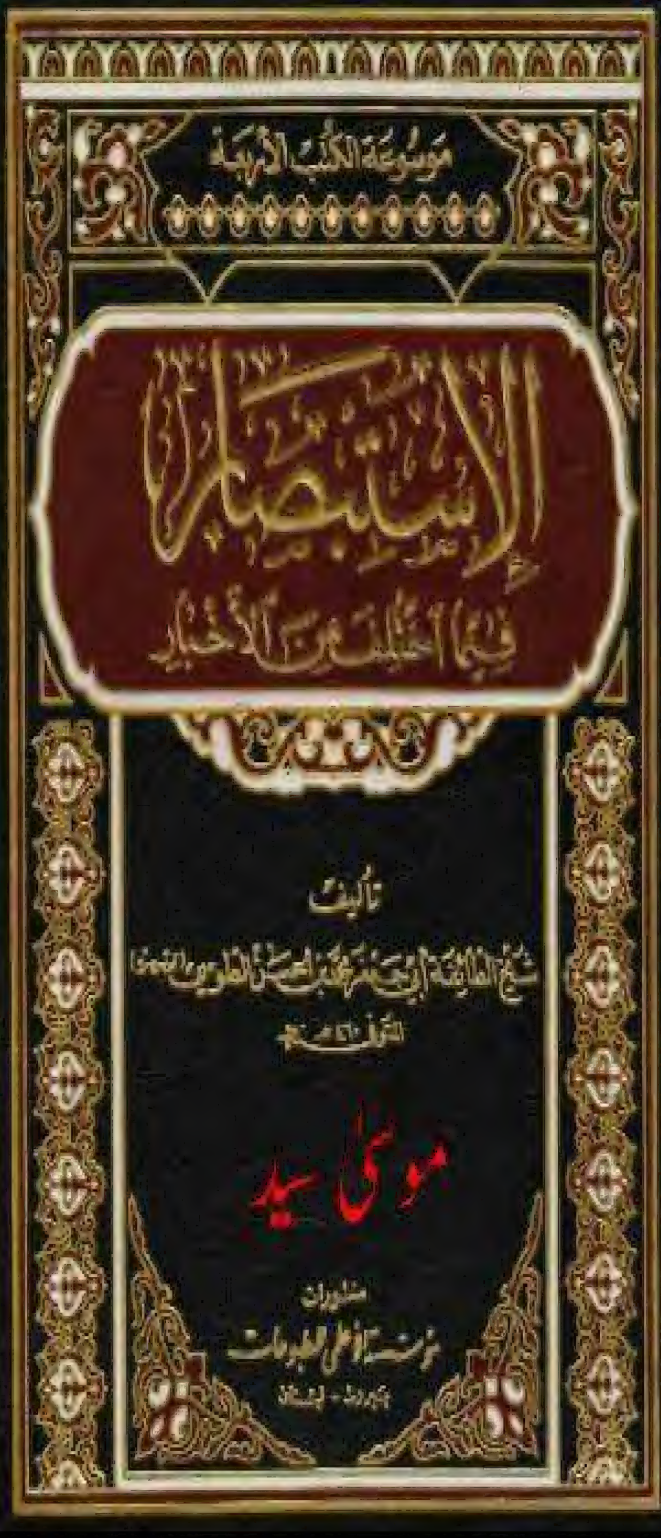

فَرْوَة إِذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا.

٤ - فَأَمَّا مَا رَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الطَّاطَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي شُعْبَةَ الْحَلَبِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مُتْعَةً ثُمَّ مَاتَ عَنْهَا مَا عِدَّتُهَا؟ قَالَ: خَمْسَةٌ وَسِتُّونَ يَوْماً.

فَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ الْمُرَادُ بِهِ إِذَا كَانَتِ الزَّوْجَةُ أَمَةَ قَوْمٍ فَتَمَتَّعَ بِهَا الرَّجُلُ بِإِذْنِهِمْ فَعِدَّتُهَا عِدَّةُ الْإِمَاءِ خَمْسَةٌ وَسِتُّونَ يَوْماً حَسَبَ مَا قَدَّمْنَاهُ إِذَا لَمْ يَكُنْ أُمَّهَاتِ أَوْلَادٍ.

٢٠٤ - باب: أن المطلقة ليس عليها حداد

١ - مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: الْمُطَلَّقَةُ تَكْتَحِلُ وَتَخْتَضِبُ وَتَطَيَّبُ وَتَلْبَسُ مَا شَاءَتْ مِنَ الثِّيَابِ لِأَنَّ اللهَ تَعَالَى يَقُولُ: ﴿لَعَلَّ اللهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَلِكَ أَمْراً﴾ لَعَلَّهَا تَقَعُ فِي نَفْسِهِ فَيُرَاجِعُهَا.

٢ - فَأَمَّا مَا رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُّونٍ

٢ - الْحُسَيْنُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام عَنِ امْرَأَةٍ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا أَيْنَ تَعْتَدُّ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا أَوْ حَيْثُ شَاءَتْ؟ قَالَ: حَيْثُ شَاءَتْ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ عَلِيّاً عليه السلام لَمَّا مَاتَ عُمَرُ أَتَى أُمَّ كُلْثُومٍ فَأَخَذَ بِيَدِهَا فَانْطَلَقَ بِهَا إِلَى بَيْتِهِ.

قَالَ: بَلْ حَيْثُ شَاءَتْ إِنَّ عَلِيّاً عليه السلام لَمَّا تُوُفِّيَ عُمَرُ أَتَى إِلَى أُمِّ كُلْثُومٍ فَانْطَلَقَ بِهَا إِلَى بَيْتِهِ.

٢ - الْحُسَيْنُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام عَنِ امْرَأَةٍ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا أَيْنَ تَعْتَدُّ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا أَوْ حَيْثُ شَاءَتْ؟ قَالَ: حَيْثُ شَاءَتْ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ عَلِيّاً عليه السلام لَمَّا مَاتَ عُمَرُ أَتَى أُمَّ كُلْثُومٍ فَأَخَذَ بِيَدِهَا فَانْطَلَقَ بِهَا إِلَى بَيْتِهِ.

٣ - مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا تَعْتَدُّ فِي بَيْتٍ تَمْكُثُ فِيهِ شَهْراً أَوْ أَقَلَّ مِنْ شَهْرٍ أَوْ أَكْثَرَ ثُمَّ تَتَحَوَّلُ مِنْهُ إِلَى غَيْرِهِ ثُمَّ تَمْكُثُ فِي الْمَنْزِلِ الَّذِي تَحَوَّلَتْ إِلَيْهِ مِثْلَ مَا مَكَثَتْ فِي الْمَنْزِلِ الَّذِي تَحَوَّلَتْ مِنْهُ وَكَذَا صَيِّعُهَا حَتَّى تَقْضِيَ عِدَّتَهَا؟ قَالَ: يَجُوزُ ذَلِكَ لَهَا وَلَا بَأْسَ.

٤ - فَأَمَّا مَا رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ:

سَأَلْتُهُ عَنِ الْمَرْأَةِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا أَيْنَ تَعْتَدُّ؟ قَالَ: فِي بَيْتِهَا لَا تَخْرُجُ، وَإِنْ أَرَادَتْ زِيَارَةَ أَهْلِهَا خَرَجَتْ بَعْدَ نِصْفِ اللَّيْلِ وَلَا تَخْرُجُ نَهَاراً

٢ ـ محمد بن يحيى ، وغيره ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر بن سويد ، عن هشام بن سالم ، عن سليمان بن خالد قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن امرأة توفي زوجها أين تعتد ، في بيت زوجها تعتد أو حيث شاءت ؟ قال : بلى حيث شاءت ، ثم قال : إن عليا عليه السلام لما مات عمر أتى أم كلثوم فأخذ بيدها فانطلق بها إلى بيته .

ج ٢١ باب المتوفى عنها زوجها المدخول بها أين تعتد ١٩٩

٢ ـ محمد بن يحيى ، وغيره ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر بن سويد ، عن هشام بن سالم ، عن سليمان بن خالد قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن امرأة توفي زوجها أين تعتد ، في بيت زوجها تعتد أو حيث شاءت ؟ قال : بلى حيث شاءت ، ثم قال : إن عليا عليه السلام لما مات عمر أتى أم كلثوم فأخذ بيدها فانطلق بها إلى بيته

٥ ـ عبد بن زياد ، عن ابن سماعة ، عن عبدالله بن جبلة ، عن ابن بكير ، عن عبيد بن زرارة ، عن أبي عبدالله عليه السلام في المتوفى عنها زوجها أتحج واشهد الخروج ؟ قال : نعم .

٣ موسى سيد

الحديث الثاني : صحيح .

الحديث الثالث : ضعيف .

الحديث الرابع : موثق كالصحيح .

قوله عليه السلام : « بغسلة » قال الجوهري : يقال : غسلة مطراة ، وهي آنية يطرى بأفاويه الطيب و يمتشط به ، و لا تقل غسلة ، و قال أيضاً : غسلة مطراة أي مرفاة بالأفاويه يغسل بها الرأس واليد .

أقول : ويمكن أن يقرأ بالتاء والهاء و على الثاني الضمير راجع إلى الامتشاط ويمكن أن يقرأ بفتح العين ، والكسر أظهر .

الحديث الخامس : موثق .

حميد بن زياد، عن ابن سماعة، عن محمد بن زياد، عن عبد الله بن سنان، و معاوية ابن عمار، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سألته عن المرأة المتوفى عنها زوجها أتعتد في بيتها أو حيث شاءت؟ قال: بل حيث شاءت، إن عليا عليه السلام لما توفي عمر أتى أم كلثوم فانطلق بها إلى بيته

ترجمہ میں نے ابو عبداللہ سے پوچھا کہ وہ عورت جس کا شوہر انتقال کر گیا ہو وہ عدت شوہر کے گھر میں پوری کرے گی یا جہاں وہ چاہے کر لے؟ امام (رضی اللہ تعالی عنہ) نے فرمایا جہاں وہ چاہے کر لے کیونکہ حضرت عمر (رضی اللہ تعالی عنہ) کے انتقال کے بعد حضرت علی (رضی اللہ تعالی عنہ) ام کلثوم (رضی اللہ تعالی عنہما) کو اپنے گھر لے آے۔

کتاب فروع الکافي - الشيخ الكليني - ج ٦ - الصفحة ٧٥

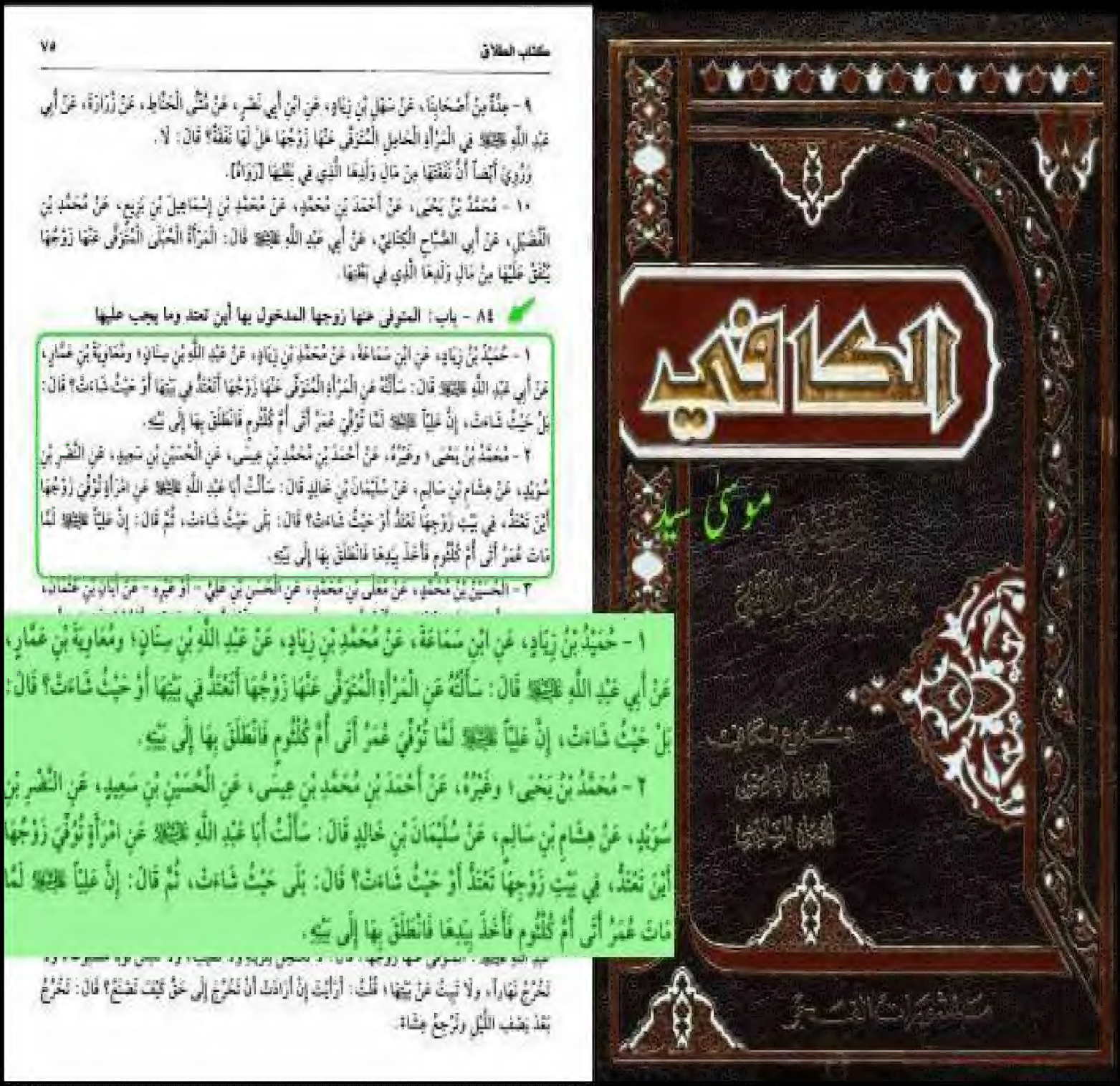

٩ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ مُثَنًّى الْحَنَّاطِ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي الْمَرْأَةِ الْحَامِلِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا هَلْ لَهَا نَفَقَةٌ؟ قَالَ: لَا.

وَرُوِيَ أَيْضاً أَنَّ نَفَقَتَهَا مِنْ مَالِ وَلَدِهَا الَّذِي فِي بَطْنِهَا [رَوَاهُ].

١٠ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: الْمَرْأَةُ الْحُبْلَى الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا يُنْفَقُ عَلَيْهَا مِنْ مَالِ وَلَدِهَا الَّذِي فِي بَطْنِهَا.

٨٤ - باب: المتوفى عنها زوجها المدخول بها أين تعتد وما يجب عليها

١ - حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنِ ابْنِ سَمَاعَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ، وَمُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْمَرْأَةِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا أَتَعْتَدُّ فِي بَيْتِهَا أَوْ حَيْثُ شَاءَتْ؟ قَالَ: بَلْ حَيْثُ شَاءَتْ، إِنَّ عَلِيّاً عليه السلام لَمَّا تُوُفِّيَ عُمَرُ أَتَى أُمَّ كُلْثُومٍ فَانْطَلَقَ بِهَا إِلَى بَيْتِهِ.

٢ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، وَغَيْرُهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنِ امْرَأَةٍ تُوُفِّيَ زَوْجُهَا أَيْنَ تَعْتَدُّ، فِي بَيْتِ زَوْجِهَا تَعْتَدُّ أَوْ حَيْثُ شَاءَتْ؟ قَالَ: بَلَى حَيْثُ شَاءَتْ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ عَلِيّاً عليه السلام لَمَّا مَاتَ عُمَرُ أَتَى أُمَّ كُلْثُومٍ فَأَخَذَ بِيَدِهَا فَانْطَلَقَ بِهَا إِلَى بَيْتِهِ.

٣ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ - أَوْ غَيْرِهِ - عَنْ أَبَانٍ بْنِ عُثْمَانَ،

١ - حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنِ ابْنِ سَمَاعَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ، وَمُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْمَرْأَةِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا أَتَعْتَدُّ فِي بَيْتِهَا أَوْ حَيْثُ شَاءَتْ؟ قَالَ: بَلْ حَيْثُ شَاءَتْ، إِنَّ عَلِيّاً عليه السلام لَمَّا تُوُفِّيَ عُمَرُ أَتَى أُمَّ كُلْثُومٍ فَانْطَلَقَ بِهَا إِلَى بَيْتِهِ.

٢ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، وَغَيْرُهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنِ امْرَأَةٍ تُوُفِّيَ زَوْجُهَا أَيْنَ تَعْتَدُّ، فِي بَيْتِ زَوْجِهَا تَعْتَدُّ أَوْ حَيْثُ شَاءَتْ؟ قَالَ: بَلَى حَيْثُ شَاءَتْ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ عَلِيّاً عليه السلام لَمَّا مَاتَ عُمَرُ أَتَى أُمَّ كُلْثُومٍ فَأَخَذَ بِيَدِهَا فَانْطَلَقَ بِهَا إِلَى بَيْتِهِ.

تَخْرُجُ نَهَاراً، وَلَا تَبِيتُ عَنْ بَيْتِهَا، قُلْتُ: أَرَأَيْتَ إِنْ أَرَادَتْ أَنْ تَخْرُجَ إِلَى حَجٍّ كَيْفَ تَصْنَعُ؟ قَالَ: تَخْرُجُ بَعْدَ نِصْفِ اللَّيْلِ وَتَرْجِعُ عِشَاءً.

أبي الصباح الكناني ، عن أبي عبدالله عليه السلام في المرأة الحامل المتوفى عنها زوجها هل

﴿ باب ﴾

﴿المتوفى عنها زوجها المدخول بها اين تعتد وما يجب عليها﴾

١ ـ حميد بن زياد ، عن ابن سماعة ، عن محمد بن زياد ، عن عبدالله بن سنان ؛ ومعاوية ابن عمار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن المرأة المتوفى عنها زوجها أتعتد في بيتها

﴿ باب ﴾

﴿المتوفى عنها زوجها المدخول بها اين تعتد وما يجب عليها﴾

١ ـ حميد بن زياد ، عن ابن سماعة ، عن محمد بن زياد ، عن عبدالله بن سنان ؛ ومعاوية ابن عمار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن المرأة المتوفى عنها زوجها أتعتد في بيتها

الحديث التاسع : مجهول .

الحديث العاشر : ضعيف على المشهور .

باب المتوفى عنها زوجها المدخول بها اين تعتد وما يجب عليها

الحديث الأول : موثق .

و يدل على عدم وجوب إقامة المتوفى عنها زوجها أيام العدة في بيت الزوج ، و لا خلاف بين الأصحاب في عدم وجوب كون اعتداد المتوفى عنها زوجها في بيت الزوج ، و لا في مكان مخصوص ، و يمكن الجمع بين الأخبار مع قطع النظر عن أقوال الأصحاب بحمل أخبار النهي على عدم جواز بيتوتتها عن بيت تعتد فيه ، و الأخبار الأخر على عدم وجوب اعتدادها في بيت الزوج ، بل هو الظاهر من الأخبار ، و الشيخ

أوحيث شاءت؟ قال: بل حيث شاءت، إنّ علياً عليه السلام لمّا توفّي عمر أتى أمّ كلثوم فانطلق بها إلى بيته.

جمع بينها في الاستبصار بالحمل على الاستحباب، ويدلّ على تزويج أمّ كلثوم بنت،

١٩٨ كتاب الطلاق ج ٢١

أوحيث شاءت؟ قال: بل حيث شاءت، إنّ علياً عليه السلام لمّا توفّي عمر أتى أمّ كلثوم فانطلق بها إلى بيته.

كذبوا لم يكن ما قالوا، إنّ فلاناً خطب إلى علي عليه السلام بنته أمّ كلثوم فأبى فقال للعباس: والله لئن لم يزوّجني لأنزعنّ منك السقاية وزمزم فأتى العباس علياً فكلّمه فأبى عليه فألحّ العباس، فلمّا رأى أمير المؤمنين عليه السلام مشقّة كلام الرجل على العبّاس وأنّه سيفعل معه ما قال، أرسل إلى جنيّة من أهل نجران يهوديّة يقال لها صحيفة بنت حريرية فأمرها فتمثّلت في مثال أمّ كلثوم، وحجبت الأبصار عن أمّ كلثوم بها وبعث بها إلى الرجل فلم تزل عنده حتّى أنّه استراب بها يوماً فقال ما في الأرض أهل بيت أسحر من بني هاشم، ثم أراد أن يظهر للناس فقتل فحوت الميراث و انصرفت إلى نجران، وأظهر أمير المؤمنين عليه السلام أمّ كلثوم، أقول: لا منافاة بينه و بين سائر الأخبار الواردة في أنّه زوّجه أمّ كلثوم، لأنّهم صلوات الله عليهم، كانوا يتّقون من غلاة الشيعة، وكان هذا من الأسرار، ولم يكن أكثر أصحابهم قائلين لها، كذا ذكره الوالد العلامة قدس الله روحه:

أقول: يمكن أن يكون الاستدلال في هذين الخبرين بفعله عليه السلام ظاهراً، لأنّ عدم كونها أمّ كلثوم لم يكن معلوماً للنّاس، ولم يكن عليه السلام يفعل ما يشنعه النّاس عليه، وعدم تشنيع الصّحابة عليه أيضاً دليل على ذلك ولو كان لنقل.

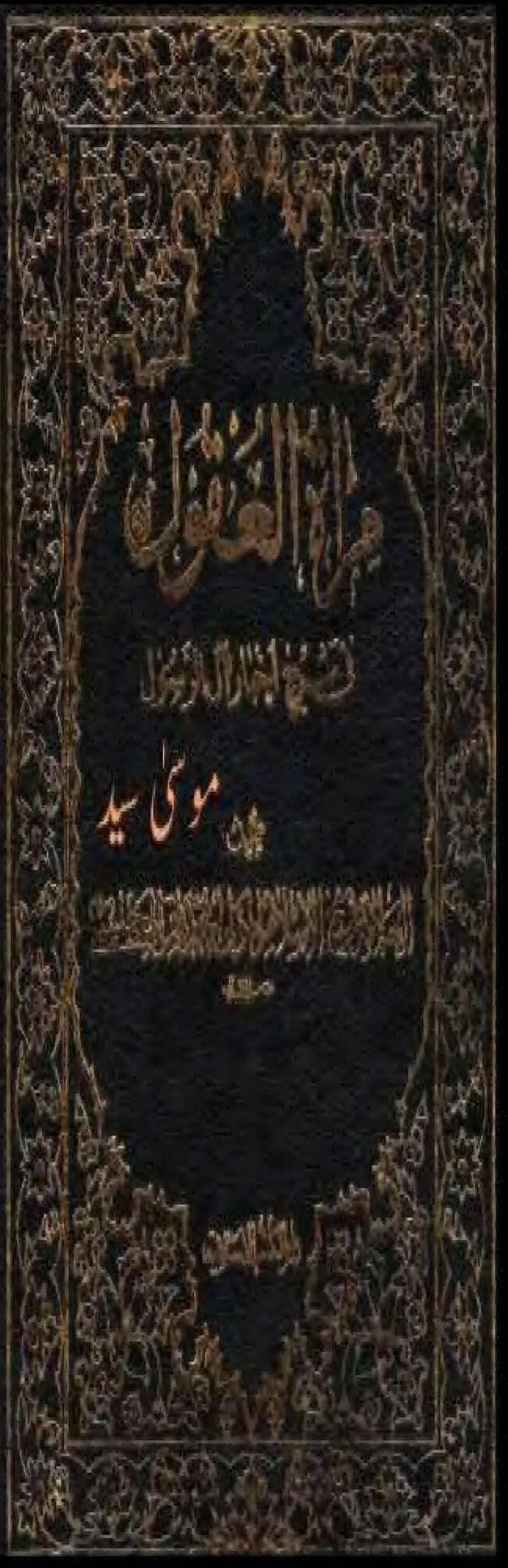

حميد بن زياد، عن ابن سماعة، عن محمد بن زياد، عن عبد الله بن سنان، و معاوية ابن عمار، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سألته عن المرأة المتوفى عنها زوجها أتعتد في بيتها أو حيث شاءت؟ قال: بل حيث شاءت، إن عليا عليه السلام لما توفي عمر أتى أم كلثوم فانطلق بها إلى بيته

ترجمہ میں نے ابو عبداللہ سے پوچھا کہ وہ عورت جس کا شوہر انتقال کر گیا ہو وہ عدت شوہر کے گھر میں پوری کرے گی یا جہاں وہ چاہے کر لے؟ امام (رضی اللہ تعالی عنہ) نے فرمایا جہاں وہ چاہے کر لے کیونکہ حضرت عمر (رضی اللہ تعالی عنہ) کے انتقال کے بعد حضرت علی (رضی اللہ تعالی عنہ) ام کلثوم (رضی اللہ تعالی عنہما) کو اپنے گھر لے آے۔

کتاب فروع الکافي - الشيخ الكليني - ج ٦ - الصفحة ٧٥

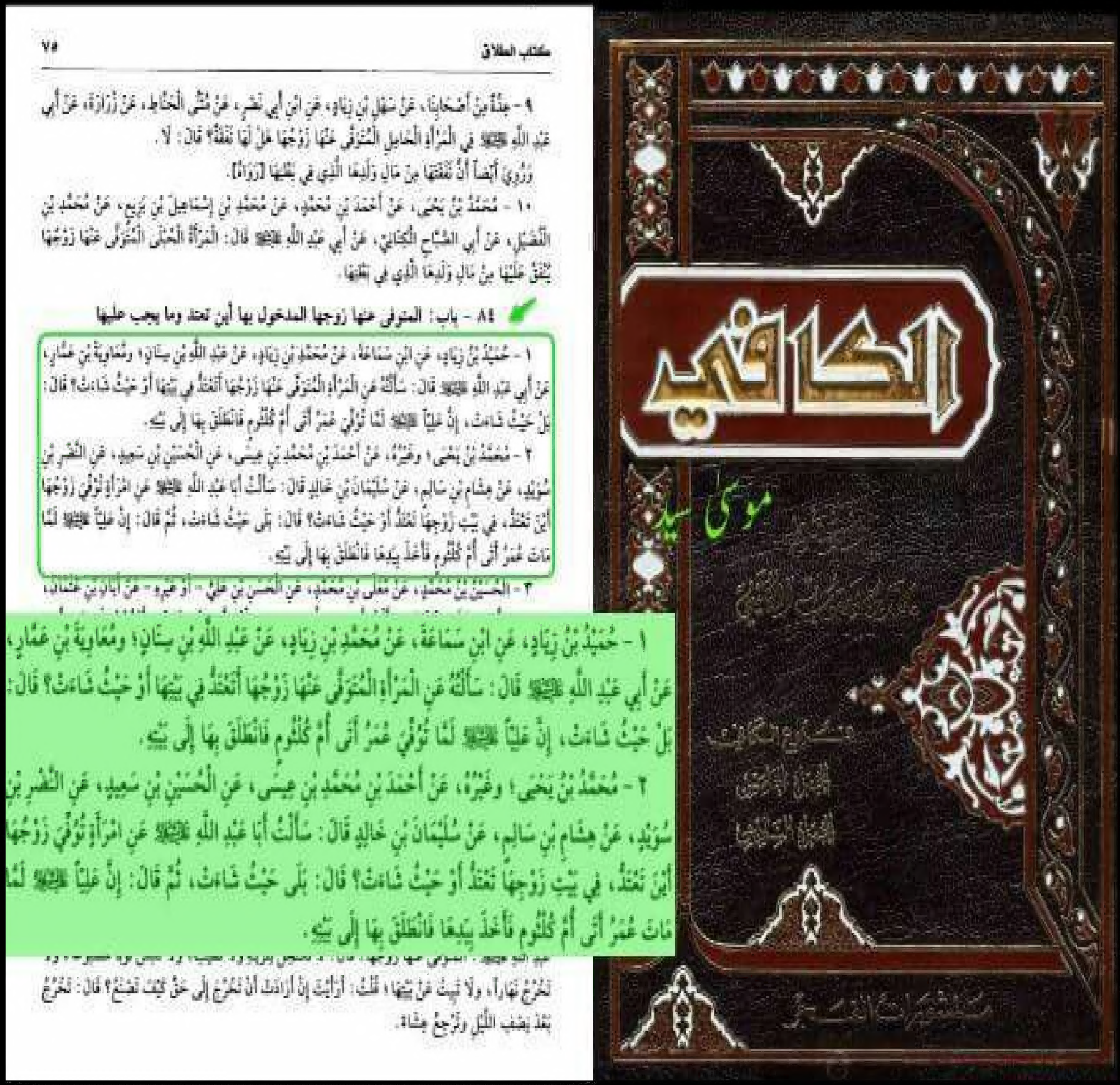

كتاب الطلاق ٧٥

٩ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ مُثَنًّى الْحَنَّاطِ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي الْمَرْأَةِ الْحَامِلِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا هَلْ لَهَا نَفَقَةٌ؟ قَالَ: لَا.

وَرُوِيَ أَيْضاً أَنَّ نَفَقَتَهَا مِنْ مَالِ وَلَدِهَا الَّذِي فِي بَطْنِهَا [رَوَاهُ].

١٠ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: الْمَرْأَةُ الْحُبْلَى الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا يُنْفَقُ عَلَيْهَا مِنْ مَالِ وَلَدِهَا الَّذِي فِي بَطْنِهَا.

٨٤ - باب: المتوفى عنها زوجها المدخول بها أين تعتد وما يجب عليها

١ - حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنِ ابْنِ سَمَاعَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ، وَمُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْمَرْأَةِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا أَتَعْتَدُّ فِي بَيْتِهَا أَوْ حَيْثُ شَاءَتْ؟ قَالَ: بَلْ حَيْثُ شَاءَتْ، إِنَّ عَلِيّاً عليه السلام لَمَّا تُوُفِّيَ عُمَرُ أَتَى أُمَّ كُلْثُومٍ فَانْطَلَقَ بِهَا إِلَى بَيْتِهِ.

٢ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، وَغَيْرُهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنِ امْرَأَةٍ تُوُفِّيَ زَوْجُهَا أَيْنَ تَعْتَدُّ، فِي بَيْتِ زَوْجِهَا تَعْتَدُّ أَوْ حَيْثُ شَاءَتْ؟ قَالَ: بَلَى حَيْثُ شَاءَتْ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ عَلِيّاً عليه السلام لَمَّا مَاتَ عُمَرُ أَتَى أُمَّ كُلْثُومٍ فَأَخَذَ بِيَدِهَا فَانْطَلَقَ بِهَا إِلَى بَيْتِهِ.

٣ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ - أَوْ غَيْرِهِ - عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ،

١ - حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنِ ابْنِ سَمَاعَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ، وَمُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْمَرْأَةِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا أَتَعْتَدُّ فِي بَيْتِهَا أَوْ حَيْثُ شَاءَتْ؟ قَالَ: بَلْ حَيْثُ شَاءَتْ، إِنَّ عَلِيّاً عليه السلام لَمَّا تُوُفِّيَ عُمَرُ أَتَى أُمَّ كُلْثُومٍ فَانْطَلَقَ بِهَا إِلَى بَيْتِهِ.

٢ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، وَغَيْرُهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنِ امْرَأَةٍ تُوُفِّيَ زَوْجُهَا أَيْنَ تَعْتَدُّ، فِي بَيْتِ زَوْجِهَا تَعْتَدُّ أَوْ حَيْثُ شَاءَتْ؟ قَالَ: بَلَى حَيْثُ شَاءَتْ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ عَلِيّاً عليه السلام لَمَّا مَاتَ عُمَرُ أَتَى أُمَّ كُلْثُومٍ فَأَخَذَ بِيَدِهَا فَانْطَلَقَ بِهَا إِلَى بَيْتِهِ.

تَخْرُجُ نَهَاراً، وَلَا تَبِيتُ عَنْ بَيْتِهَا، قُلْتُ: أَرَأَيْتَ إِنْ أَرَادَتْ أَنْ تَخْرُجَ إِلَى حَجٍّ كَيْفَ تَصْنَعُ؟ قَالَ: تَخْرُجُ بَعْدَ نِصْفِ اللَّيْلِ وَتَرْجِعُ عِشَاءً.

والاصل الجواب ہوان ذلک وقع علی سبیل التقیۃ والاضطرار

کتاب مراۃ العقول فی شرح اخبار آل الرسول علامہ المجلسی ج ۲۰ صفحہ ۴۵

اصل جواب یہ ہے کہ یہ (نکاح ام کلثوم بنت علی) تقیہ اور مجبوری کی بنا پر

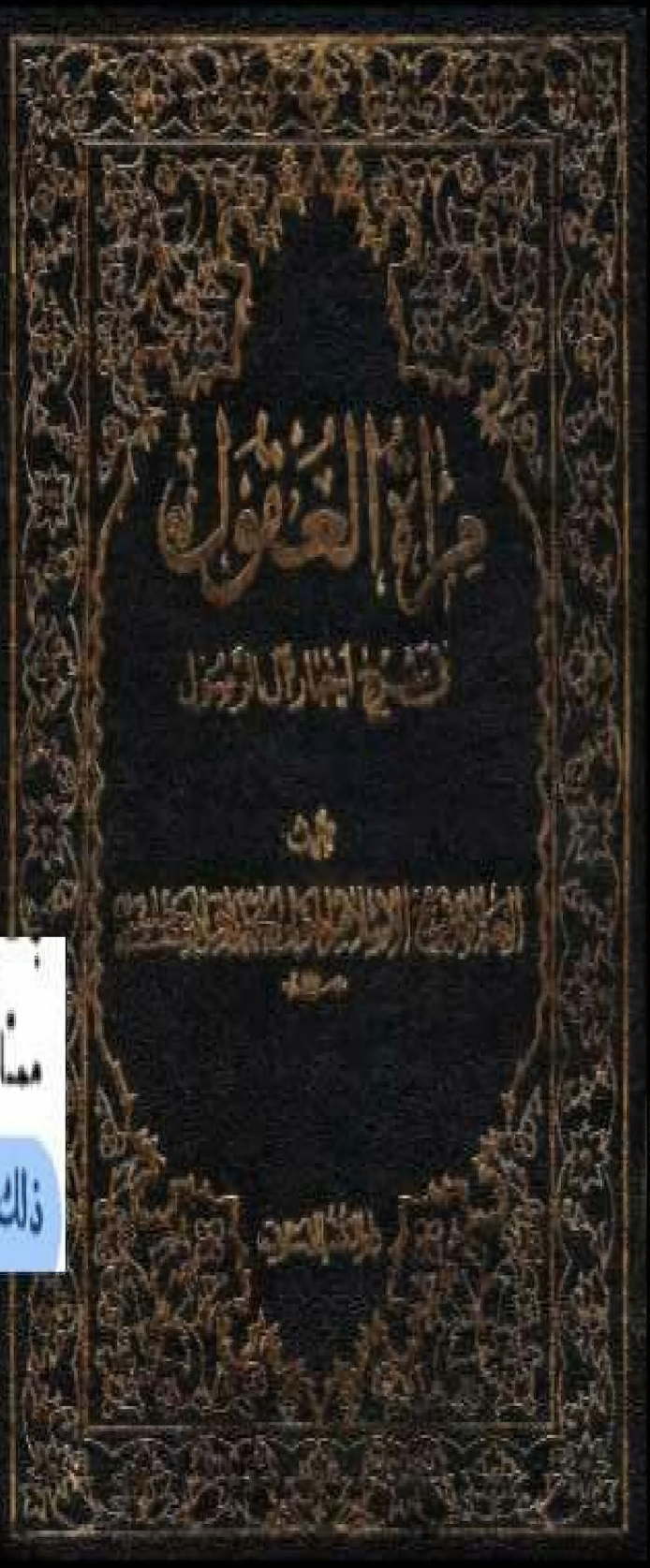

٤٥ باب تزويج أمّ كلثوم ج ٢٠

لأقيمنّ عليه شاهدين بأنّ سرقولا قطّ عن يمينه فأتاه العبّاس فأخبره وسأله أن يجعل الأمر إليه فجعله إليه.

موسیٰ سید

أصلاً في جواز مناكحة من ذكروه، وليس لهم أن يلزموا على ذلك مناكحة اليهود والنصارى وعبّاد الأوثان، لأنّهم إن سألوا عن جوازه في العقل فهو جائز، و إن سألوا عنه في الشرع فالإجماع بخلافه و يمنع منه انتهى كلامه رفع الله مقامه.

أقول: بعد إنكار عمر النصّ الجليّ وظهور نصبه و عداوته لأهل البيت عليهم السلام يشكل القول بجواز مناكحته من غير ضرورة ولا تقيّة، إلّا أن يقال بجواز مناكحة كلّ مرتدّ عن الإسلام، ولم يقل به أحد من أصحابنا، و لعلّ الفاضلين إنّما ذكرا ذلك استظهاراً على الخصم، و كذا إنكار المفيد (ره) أصل الواقعة إنّما هو لبيان أنّه لم يثبت ذلك من طرقهم، و إلّا فبعد ورود تلك الأخبار وما سيأتي بأسانيد أنّ عليّاً عليه السلام لمّا توفّي عمر أتى أمّ كلثوم فانطلق بها إلى بيته وغير ذلك ممّا أوردته في كتاب بحار الأنوار إنكار ذلك عجيب، والأصل في الجواب هو أنّ ذلك وقع على سبيل التقيّة والاضطرار، ولا استبعاد في ذلك، فإنّ كثيراً من المحرّمات تنقلب عنها إلى ضدّها وترك أحياناً بعض الواجبات. على أنّه قد ثبتت بالأخبار

ممّا أوردته في كتاب بحار الأنوار إنكار ذلك عجيب، والأصل في الجواب هو أنّ
ذلك وقع على سبيل التقيّة والاضطرار، ولا استبعاد في ذلك، فإنّ كثيراً من المحرّمات

ترجمہ؛ اسی سال عمر فاروق نے حضرت علی ام کلثوم جنکی ماں فاطمہ بنت رسول ہیں کا رشتہ طلب کیا حضرت علی نے فرمایا وہ چھوٹی ہیں حضرت عمر نے کہا میں اس چیز کا ارادہ نہیں رکھتا جسکا آپ خیال فرما رہے ہیں تمام نسبتیں اور سبب قیامت کے روز منقطع ہو جائیں گیں مگر میرا نسب اور صہریت منقطع نا ہو گی پس میں نے ارادہ کیا ہے میرے لیے رسول اللہ سے داماوی کا تعلق پیدا ہو جاے اس پر حضرت علی نے آپنی بیٹی کا عقد ان سے کیا اور دس ہزار دینا انکا حق مہر باندھا

کتاب تاریخ العقوبی ۔احمد بن یعقوب۔ ج۲ صفحہ ۴۰

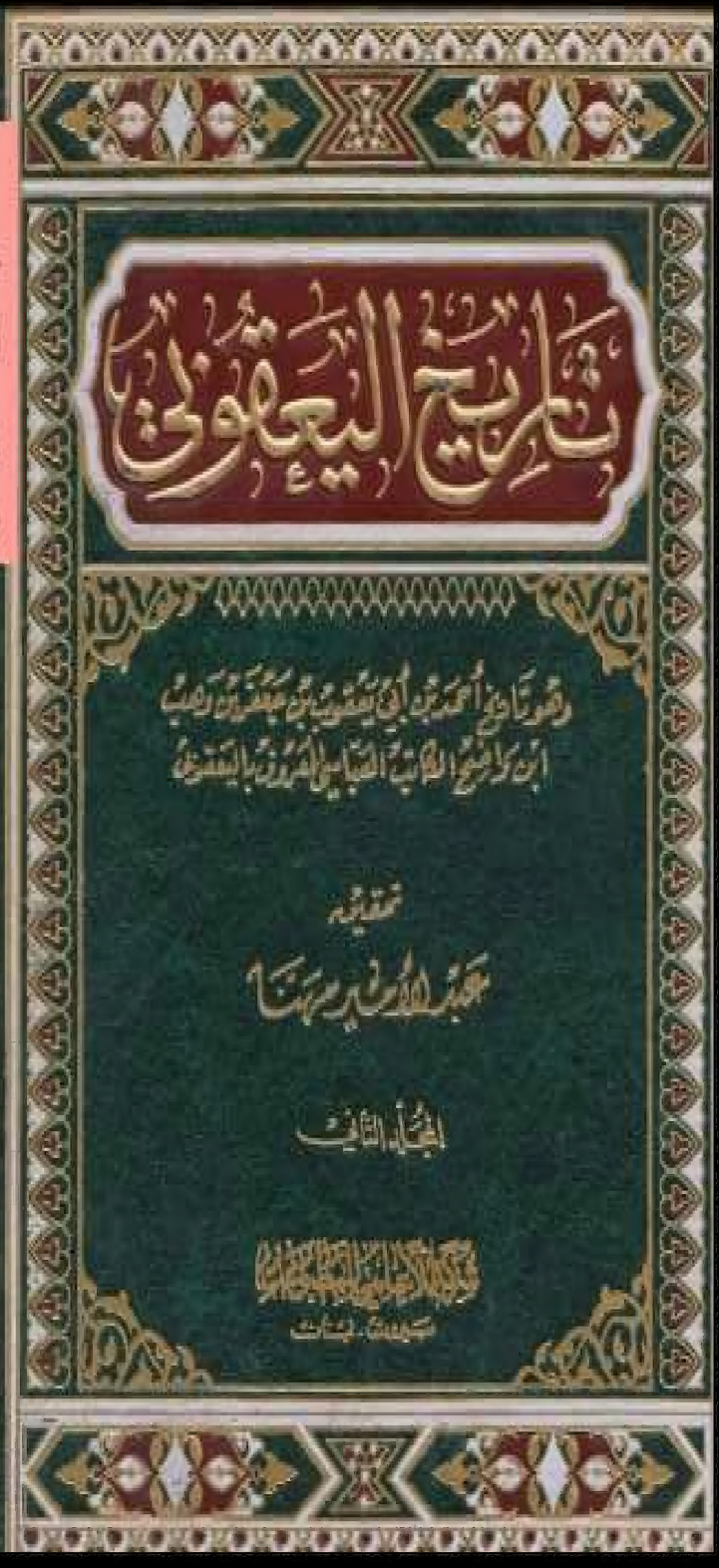

وفي هذه السنة خطب عمر إلى عليّ بن أبي طالب أمّ كلثوم[3] بنت عليّ ، وأمّها فاطمة بنت رسول الله، فقال عليّ : إنّها صغيرة ! فقال : إنّي لم أردْ حيث ذهبتَ. لكني سمعت رسول الله يقول :كلّ نسب وسبب ينقطع يوم القيامة إلاّ سببي ونسبي وصهري ، فأردت أن يكون لي سبب وصهر برسول الله . فتزوّجها ، وأمهرها عشرة آلاف دينار .

وفي هذه السنة خطب عمر إلى عليّ بن أبي طالب أمّ كلثوم[3] بنت عليّ ، وأمّها فاطمة بنت رسول الله، فقال عليّ : إنّها صغيرة ! فقال : إنّي لم أردْ حيث ذهبتَ. لكني سمعت رسول الله يقول :كلّ نسب وسبب ينقطع يوم القيامة إلاّ سببي ونسبي وصهري ، فأردت أن يكون لي سبب وصهر برسول الله . فتزوّجها ، وأمهرها عشرة آلاف دينار .

وفي هذه السنة نزل المسلمون الكوفة ، واختطّوا بها الخطط ، وبنوا المنازل . وقيل كان ذلك في أوّل سنة ١٨ .ونزلها من أصحاب رسول الله ثمانون رجلاً .

موسیٰ سید

(١) بياض في الأصل .

(٢) مسرع : قرية بوادي تبوك ، وهي آخر عمل الحجاز الأول .
[ياقوت : معجم البلدان]

(٣) هي بنت علي بن أبي طالب ، رضي الله عنه، وأمّها فاطمة الزهراء ، رضي الله عنها ، تزوجها الإمام عمر ، رضي الله عنه، في السنة السابعة عشرة وأصدقها أربعين ألف درهم ، فولدت له زيد الأكبر ، ورقية ، وتوفي عنها .
[أسد الغابة ج ٥ ص ٦١٤]

حضرت عمر فاروقؓ کا اُمّ کلثوم بنت فاطمہؓ سے نکاح

مشہور شیعہ ابن شہر آشوب المازندرانی لکھتا ہے: حضرت فاطمہ علیہ السلام سے حسن، حسین، محسن، زینت الکبریٰ اور ام کلثوم پیدا ہوئیں۔ ام کلثوم سے عمر نے شادی کی۔ (مناقب آل ابی طالب ج ۳ ص ۱۶۲)

في اولاده واقربائه وخدامه صلوات الله عليه

١٤٢

وكل واحد منهم اكبر من اخيه بعشر سنين بعد الترتيب فاسلموا كلهم واعتقوا الا طالب فانه اسلم ولم يعقب
اخته امرهاني واسمها فاخته وجمانه بخالد حنين بن اسد بن هاشم وخالته خالدة بنت اسد زوجه
محمد بن ابي بكر ابن اخته جعدة بن هبيرة قال الشيخ المفيد في الارشاد اولاده ثمانية وعشرون ورباب بزيادة
على ذلك الى خمسة وثلاثين ذكره النسابة العمري في الشافي وصاحب الانوار البنون خمسة عشر والبنات
ثمانية عشر فولد امير المؤمنين فاطمة عليها السلام الحسن والحسين والمحسن بسقط وزينب الكبرى وام كلثوم الكبرى تزوجها
عمر وذكر ابو محمد النوبختي في كتاب الامامة ان ام كلثوم كانت صغيرة ومات عمر قبل ان يدخل بها وانه خلف على
ام كلثوم بعد عمر عون بن جعفر ثم محمد بن جعفر ثم عبد الله بن جعفر ومن خولة بنت جعفر بن قيس الحنفية محمدا ومن
امامة البنين ابنة حوار وخالد الكلابية عبد الله وجعفر الاكبر والعباس وعثمان ومن ام البنين بنت حزام الكلابية عبد
الله وجعفر الاصغر وعونا ومحمدا ومن ليلى بنت مسعود النهشلية عبيد الله وابا بكر ومن اسماء بنت عميس الخثعمية يحيى ومحمدا الاصغر ومن ام ولد اخرى
بن مسعود الثقفية نفيسة ورقية الصغرى ومن ام شعيب الحميرية عبيد الله والحسن ورملة وام
الحسن بنت سراج النهشلية ابو بكر وعبد الله ومن امامة بنت ابي العاص بن الربيع وامها زينب بنت
رسول الله محمدا الاوسط ومن محياة بنت امرئ القيس الكلبية جارية هلكت وهي صغيرة وكان له خديجة وام
وجميعه وعبيده وفاطمة لامهات اولاد وتوفي قبله يحيى وام كلثوم الصغرى من كثير بن العباس بن عبد المطلب
ورملة من ابي الحاج عبد الله بن ابي سفيان بن الحارث بن عبد المطلب ورملة من الصلت بن عبد الله بن نوفل
بن الحارث فاطمة من محمد بن عقيل وفي الاحكام الشرعية على المختار الفي انه نظر النبي عليه السلام الى اولاد علي وجعفر
فقال بنانا لبنا وبنونا لبنائنا واعقب الاخمسة الحسن والحسين ومحمد بن الحنفية والعباس الاكبر وعمر وكان
النبي لم يتزوج بحرة ولا امة في حياة خديجة وكذلك كان علي مع فاطمة عليها السلام وفي قوت القلوب انه تزوج
بعشرة نسوة وتوفي عن اربعة امامة وامها زينب بنت النبي واسماء بنت عميس ليلى التميمية وام البنين الكلابية
ولم يتزوج بعدها وخطب المغيرة بن نوفل امامة ثم ابو الحاج بن ابي سفيان بن الحارث فردت عن علي انه لا يجمع
الازواج النبي والوصي ان يتزوج بعده فلم يتزوج امرأة ولا امر ولد بهذه الترتيب وتوفي عن ثمانية عشر
امر ولد فقال جميع امهات اولادي الان محجوبات على اولادهن بما اتبعتهن به من ثمانهن فقال من كان
من امائه غير ذوات اولاد فهن حرائر من ثلثة وكاتبه عبد الله بن ابي رافع وسعيد بن عثمان الهلالي وعبد الله
بن جعفر وعبيد الله بن عبد الله بن مسعود وكان يولد سلمان ميلان وموذنه جويرية بن مسهر العبدي
وابن النساء وهمدان الذي قتله الحجاج وخادمه ابو نيزر من ابناء ملوك الحيرة رغب في الاسلام وهو صغير
فاتى رسول الله وكان معه فلما توفي علي صار مع فاطمة وولديها وكان عبد الله مسعود في سبي فوهبه النبي لفاطمة عليها السلام فكان بعد ذلك مع معوية وكان له الف نسمة منهم فتزوجهم قتلهم الحجاج
وسعد ونصر قتلا مع الحسين واحمر قتل في صفين ومنهم عمران وثبيت محبون خادمته فضة وزيد
وسلامة وكان له بغلة يقال له الشهباء ودلدل اهداها اليه النجاشي كشاجم ودالدهم سيفا وصياه

كاتبه
بوابه
مؤذنه
خادمه